BEDD 212DST

حیاتیاتی سائنس کی تدریس

Pedagogy of Biological Sciences

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(سال دوم)

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

C مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سلسلہ مطبوعات نمبر-31

ISBN: 978-93-80322-37-7

Second Edition: July, 2019

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	جولائی 2019
تعداد	:	1000
مطبع	:	پرنٹ ٹائم اینڈ بزنس انٹرپرائزز، حیدرآباد

Pedagogy of Biological Sciences

Edited by:

Dr. Ansarul Hasan

Assistant Professor, MANUU College of Teacher Education, Nuh, Mewat

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Distance Education

In collaboration with:

Directorate of Translation and Publications

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS)

E-mail: directordtp@manuu.edu.in

فاصلاتی تعلیم کے طلبا و طالبات مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں:

ڈائرکٹر

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد-500032

Phone No.: 1800-425-2958, website: www.manuu.ac.in

فہرست

اکائی نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
	پیغام	وائس چانسلر	5
	پیش لفظ	ڈائرکٹر	6
	کورس کا تعارف		7
اکائی :6	اسکولی نصاب میں حیاتیاتی سائنس	ڈاکٹر محمد افروز عالم اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ تعلیم وتربیت، حیدرآباد، مانو	9
اکائی :7	حیاتیاتی سائنس کے لیے تدریسی وسائل	ڈاکٹر خان شہناز بانو اسسٹنٹ پروفیسر مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد	28
اکائی :8	تاعمر حیاتیاتی سائنس کا اکتساب	ڈاکٹر انصار الحسن اسسٹنٹ پروفیسر مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح ڈاکٹر خان شہناز بانو	61
اکائی :9	حیاتیاتی سائنس کے معلم کا پیشہ وارانہ ارتقا	ڈاکٹر ظفر اقبال زیدی ڈاکٹر خان شہناز بانو	89
اکائی :10	حیاتیاتی سائنس میں تعین قدر	ڈاکٹر ثمینہ بسو اسسٹنٹ پروفیسر مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سری نگر	122

ایڈیٹر:

ڈاکٹر انصار الحسن

اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح، میوات

لینگویج ایڈیٹر: ڈاکٹر نجم السحر

اسوسی ایٹ پروفیسر و پروگرام کوآرڈینیٹر بی ایڈ (فاصلاتی طرز)

نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

پیغام

وائس چانسلر

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد ومنشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کردیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل واخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کوملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق ومحبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت وبقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزارر ہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گردوپیش اور ماحول کے مسائل..... وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر اِن اصناف کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کردی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چونکہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ اِسی مقصد کے تحت ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں آیا ہے اور احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اپنے قیام کے محض ایک سال کے اندر ہی یہ برگِ نو، ثمر آور ہوگیا ہے۔ اس کے ذمہ داران کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں نصابی اور ہم نصابی کتب کی اشاعت کے بعد اِس کے ذمہ داران، اُردو عوام کے واسطے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر عام فہم کتابوں اور رسائل کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تاکہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کرسکیں۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

خادمِ اوّل

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پیش لفظ

ہندوستان میں اُردو ذریعہ تعلیم کی خاطر خواہ ترقی نہ ہو پانے کے اسباب میں ایک اہم سبب اُردو میں نصابی کتابوں کی کمی ہے۔اس کے متعدد دیگر عوامل بھی ہیں لیکن اُردو طلبہ کو نصابی اور معاون کتب نہ ملنے کی شکایت ہمیشہ رہی ہے۔1998ء میں جب مرکزی حکومت کی طرف سے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو اعلیٰ سطح پر کتابوں کی کمی کا احساس شدید ہوگیا۔اعلیٰ تعلیمی سطح پر صرف نصابی کتابوں کی نہیں بلکہ حوالہ جاتی اور مختلف مضامین کی بنیادی نوعیت کی کتابوں کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔فاصلاتی طریقہ تعلیم کے تحت چونکہ طلبہ کو نصابی مواد کی فراہمی ضروری ہے لہٰذا اُردو یونیورسٹی نے مختلف طریقوں سے اُردو میں مواد کا نظم کیا۔کچھ مواد یہاں بھی تیار کیا گیا مگر علمی کتابوں کی منظم اور مستقل اشاعت کا سلسلہ شروع نہیں کیا جاسکا۔

موجودہ شیخ الجامعہ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنی آمد کے ساتھ ہی اُردو کتابوں کی اشاعت کے تعلق سے انقلاب آفریں فیصلہ کرتے ہوئے ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں لایا۔اس ڈائرکٹوریٹ میں بڑے پیمانے پر نصابی اور دیگر علمی کتب کی تیاری کا کام جاری ہے۔کوشش یہ کی جارہی ہے کہ تمام کورسز کی کتابیں متعلقہ مضامین کے ماہرین سے راست طور پر اُردو میں ہی لکھوائی جائیں۔اہم اور معروف کتابوں کے تراجم کی جانب بھی پیش قدمی کی گئی ہے۔توقع ہے کہ مذکورہ ڈائرکٹوریٹ ملک میں اشاعتی سرگرمیوں کا ایک بڑا مرکز ثابت ہوگا اور یہاں سے کثیر تعداد میں اُردو کتابیں شائع ہوں گی۔نصابی اور علمی کتابوں کے ساتھ مختلف مضامین کی وضاحتی فرہنگ کی ضرورت بھی محسوس کی جاتی رہی ہے۔لہٰذا یونیورسٹی نے فیصلہ کیا کہ اولاً سائنسی مضامین کی فرہنگیں اس طرح تیار کی جائیں جن کی مدد سے طلبہ اور اساتذہ مضمون کی باریکیوں کو خود اپنی زبان میں سمجھ سکیں۔ڈائرکٹوریٹ کی پہلی اشاعت وضاحتی فرہنگ (حیوانیات و حشریات) کا اجرا فروری 2018ء میں عمل میں آیا۔

زیرنظر کتاب اُن 34 کتابوں میں سے ایک ہے جو بی ایڈ کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہیں۔یہ کتابیں بنیادی طور پر فاصلاتی طریقہ تعلیم کے طلبہ کے لیے ہیں تاہم اس سے روایتی طریقہ تعلیم کے طلبہ بھی استفادہ کرسکیں گے۔اس کے علاوہ یہ کتابیں تعلیم و تدریس کے عام طلبہ، اساتذہ اور شائقین کے لیے بھی دستیاب ہیں۔

یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ زیرنظر کتاب کی تیاری میں شیخ الجامعہ کی راست سرپرستی اور نگرانی شامل ہے۔اُن کی خصوصی دلچسپی کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔نظامت فاصلاتی تعلیم اور اسکول برائے تعلیم و تربیت کے اساتذہ اور عہدیداران کا بھی عملی تعاون شاملِ حال رہا ہے جس کے لیے اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔

اُمید ہے کہ قارئین اور ماہرین اپنے مشوروں سے نوازیں گے۔

پروفیسر محمد ظفرالدین
ڈائرکٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

کورس کا تعارف

حیاتیاتی سائنس دو مختلف علوم پر مشتمل ہوتی ہے۔

نباتیات (Botany) اور حیوانیات

حیاتیاتی سائنس اسکولی نصاب کا ایک لازمی حصہ ہے اور اس مضمون کے مطالعہ کا مقصد فطرت کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے تاکہ طالب علم میں فطرت کے تئیں حساسیت ہو، مظاہر فطرت سے آگاہی حاصل کرے اور فطرت کی گود کو اپنا مسکن سمجھے اور اس سے لطف اندوز ہو۔ حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے ضمن میں آپ نے بی ایڈ کے سال اوّل کے کورس میں مختلف معلومات حاصل کی ہیں۔ سال دوم کے اس کورس میں آپ مزید معلومات، تفہیم اور ان کے دوران تدریس اطلاعات کے بارے میں واقف ہوں گے۔

اکائی (6) حیاتیاتی سائنس کے نصاب سے متعلق ہے۔ اس اکائی میں نصاب کے تصور، نصاب کی تدوین کی اہم طرز رسائیوں اور قومیاتی درستیاتی خاکہ 2005 کے تعلق سے معلومات پیش کی گئی ہیں۔

اکائی (7) حیاتیاتی سائنس کی تدریس میں استعمال ہونے والے اہم تدریسی وسائل کے بارے میں جس میں امدادی اشیاء، سائنس کی تجربہ گاہ، ICT کی اہمیت اور تدریس میں ملٹی میڈیا کے استعمال کے فائدے وغیرہ شامل کئے گئے ہیں۔

اکائی (8) کا عنوان، تاعمر حیاتیاتی سائنس کا اکتساب ہے۔ اس کے تحت سائنس کی ترقی و ترویج میں حکومتی و غیر حکومتی اداروں کے کردار، آن لائن ذرائع اور دیگر ذرائع جیسے سائنس کلب، سائنسی عجائب گھر اور سائنس اولمپیاڈ وغیرہ کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔

اکائی (9) ''حیاتیاتی سائنس کے اساتذہ کی پیشہ وارانہ ترقی'' ہے۔ اس اکائی میں حیاتیاتی سائنس کے اساتذہ کے لیے پیشہ وارانہ ترقی کے سلسلے میں رہنمایانہ خطوط اور ہدایتیں دی گئی ہیں۔

اکائی (10) کا عنوان ''حیاتیاتی سائنس میں تعین قدر'' ہے۔

اس اکائی کے تحت CCE کے تصور، احتساب اور تعین قدر، پیمائش اور دیگر متعلقہ امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حیاتیاتی سائنس کی تدریس

اکائی۔6: اسکولی نصاب میں حیاتیاتی سائنس

Unit 6: School Curriculum in Biological Sciences

ساخت (Stucture)

6.1 مقاصد (Objectives)

6.2 تمہید (Introduction)

6.3 نصاب کے معنی اور تصور (Meaning and Concept of Curriculum)

6.4 تدوین نصاب کے اصول (Principles of Curriculum Construction)

6.4.1 طفل مرکزیت کا اصول (Principle of Child Centredness)

6.4.2 یکجہتی کا اصول (Principle of Integration)

6.4.3 تجربات کی کلیت کا اصول (Principle of totality of Experience)

6.4.4 تنوع کا اصول (Principle of Variety)

6.4.5 لچک کا اصول (Principle of Flexibility)

6.4.6 ہم آہنگی کا اصول (Principle of Harmony)

6.4.7 کمیونٹی مرکزیت کا اصول (Principle of Community Centredness)

6.4.8 سرگرمی مرکزیت کا اصول(Principle of Activity Centredness)

6.4.9 جمہوری اقدار کے فروغ کا اصول (Principle of developing democrative values)

6.4.10 افادیت کا اصول (Principle of Utility)

6.4.11 تخلیقیت کا اصول (Principle of Creativity)

6.4.12 ثقافت کی تحفظ کا اصول (Principle of preservation of Culture)

6.5 نصاب کی تنظیم کے مختلف طریقے (Different approaches of Curriculum Organization)

6.5.1 ہم مرکزیت طریقہ (Concentric Approach)

6.5.2 موضوعاتی طریقہ (Topical Approach)

6.5.3 نفسیاتی طریقہ (Psychological Approach)

6.5.4 منطقی طریقہ (Logical Approach)

6.5.5 متعلم مرکوز طریقہ (Learner Centered Approach)

6.6 حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں جدید رجحانات
(Current Trends in Biological Sciences Curriculum Development)

6.6.1 مضمون مرکوز طریقہ (Subject Centered Approach)

6.6.2 کرداریت طریقہ (Behaviourist Approach)

6.6.3 تعمیراتی طریقہ (Constructivist Approach)

6.7 قومی نصاب کا خاکہ۔2005 کا سائنس کے نصاب کے متعلق سفارشات
(Recommendations of NCF-2005: Related to Science Curriculum)

6.8 قومی نصابی خاکہ برائے تعلیم اساتذہ۔2009 میں سائنس کے معلم سے متعلق سفارشات
(Recommendations of NCFTE-2009 on Science Teachers)

6.9 معلم بطور نصاب ساز (Teacher as Curriculum Developer)

6.9.1 حیاتیاتی سائنس میں مقامی نصاب (Localised Curriculum in Biological Sciences)

6.9.2 حیاتیاتی سائنس میں فنکاری اور دست کاری کا مقام (Place of Artisans in Biological Sciences)

6.9.3 نصاب میں علم کا نظام (Knowledge Systems in Curriculum)

6.9.4 حیاتیاتی سائنس میں مقامی اختراعی عمل (Local Innovative Practices in Biological Sciences)

6.10 یادرکھنے کے نکات (Points to remember)

6.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

6.12 فرہنگ (Glossary)

6.13 مجوزہ مطالعہ جات (Suggested Readings)

6.1 تمہید

تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے نصاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے مقاصد کے حصول کے لئے جو کہ متعلم کے برتاؤ میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔اگر ہمارے پاس اچھا ترتیب دیا ہوا نصاب نہ ہو تو ممکن ہے کہ متعلم اور معلم تعلیمی مقاصد سے انحراف کر جائیں۔اگر نصاب مخصوص کر دیا جائے تو تعلیمی مقاصد سے بھٹکنے کا خدشہ کم رہ جاتا ہے اور ہمیں تعلیمی بنیادوں، سمتوں، مقاصد اور اس کے تمام عمل کو عملی جامہ پہنانے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔تعلیم کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد متعلم معاشی طور پر بہتر زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں تا کہ معاشرے کے خود کفیل اور مفید فرد بن سکیں۔لہٰذا نصاب کا یہ اہم فریضہ ہے کہ وہ متعلم کو بہتر زندگی گزارنے کے لئے تیار کرے۔اسے ایسے فن، ہنر اور سائنسی علم کی تربیت دے جو ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔لہٰذا آپ

اس اکائی میں اسکولی نصاب میں حیاتیاتی سائنس کے متعلق معلومات حاصل کرسکیں گے۔ اس میں نصاب کے معنی اور تصور، تدوین نصاب کے اصول، تنظیم نصاب کے مختلف طریقے، قومی نصابی خاکہ۔2005 کے سفارشات وغیرہ سے واقفیت حاصل کریں گے۔

6.2 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- ☆ نصاب کے معنی اور تصور کو سمجھ جائیں گے۔
- ☆ تدوین نصاب کے اصولوں سے واقف ہوجائیں گے۔
- ☆ نصاب کی تنظیم کے مختلف طریقوں سے واقف ہوجائیں گے۔
- ☆ تنظیم نصاب کے ہم مرکزیت طریقہ، موضوعاتی طریقہ، نفسیاتی طریقہ، منطقی طریقہ اور متعلم مرکوز طریقہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں جدید اور موجودہ رجحانات سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس میں مضمون مرکوز نصاب سے برتاؤ پسند نصاب اور پھر تعمیری طریقہ تدوین نصاب سے واقف ہوجائیں گے۔
- ☆ قومی نصابی خاکہ۔2005 کے سائنس کے نصاب کے متعلق سفارشات کو جان سکیں گے۔
- ☆ قومی نصابی خاکہ برائے تعلیم اساتذہ۔2009 میں سائنس کے اساتذہ سے متعلق سفارشات سے واقف ہوں گے۔
- ☆ معلم بطور نصاب ساز سے واقف ہوں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس میں مقامی نصاب کے تصور سے واقف ہوں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس میں فنکاری اور دستکاری کے مقام سے واقف ہوں گے۔
- ☆ نصاب میں علم کے نظام سے واقف ہوں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس میں مقامی اختراعی عمل سے واقفیت حاصل کریں گے۔

6.3 نصاب کے معنی اور تصور

نصاب کے لیے انگریزی زبان کی کریکولم لاطینی لفظ کیوریر سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں دوڑ کا میدان۔ تعلیم میں اس کا معنی ہیں ''وہ میدان جس کو طلبا تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کریں گے''۔ لہٰذا نصاب کے معنی وہ تمام تجربات ہیں جو طلبا تعلیم و تدریس کے دوران حاصل کریں گے۔ جن کے ذریعہ تعلیم کے مقررہ مقاصد یا اہداف حاصل ہوسکیں گے۔

نصاب کے معنی اور تصور کو آپ یوں بھی بیان کرسکتے ہیں کہ نصاب سے مراد صرف وہ مضامین نہیں ہیں جو اسکولوں میں روایتی طور پر پڑھائے جاتے ہیں بلکہ اس میں وہ سارے تجربات شامل ہیں جو اسکولوں میں طلبا کو حاصل ہوتے ہیں۔ اسکول کی پوری زندگی نصاب ہے جو طلبا کی زندگی کے ہر پہلو کو چھوتی ہے اور اس کی متوازن شخصیت کی تعمیر میں مدد فراہم کرتی ہے۔

باالفاظ دیگر نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں، تجربات اور ماحول شامل ہے جو کہ طلبا اساتذہ کی رہنمائی میں تعلیمی عمل کے دوران سیکھتے ہیں۔ لہٰذا نصاب ان تمام سرگرمیوں کا نام ہے جو اسکول کی کوششوں سے وجود میں آتی ہے چاہے وہ سرگرمیاں کمرہ جماعت کے اندر ہوں یا کمرہ جماعت سے باہر۔ وہ تمام سرگرمیاں تعلیمی عمل میں مربوط ہوتی ہیں۔

کریکولم یعنی نصاب تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ کریکولم یعنی نصاب کا مطلب ہے وہ تمام سرگرمیاں جو تعلیم و تدریس کے عمل میں تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہیں جن میں تدریس، نصاب کی کتابیں، ہم نصابی سرگرمیاں طلبا کا ذاتی مشاہدہ اور مطالعات، طریقہ تدریس اور امتحان وغیرہ سبھی شامل ہوتے ہیں۔

نصاب کے معنی اور تصور کو تفہیم کے لیے چند تعریفات حسب ذیل ہیں۔

☆ کننگھم (Cunningham) نے نصاب کی تعریف یوں بیان کیا ہے''کریکولم (نصاب) ایک آرٹسٹ (استاد) کے ہاتھوں میں اپنے اسٹوڈیو (اسکول) میں اپنے مواد (طلبا) کو اپنے فکری معیارات (مقاصد) کے مطابق ڈھالنے کا ایک اوزار (آلہ) ہوتا ہے''۔

☆ جارج پائنے (George Pyne) کے مطابق ''کریکولم (نصاب) ان حالات اور سرگرمیوں پر مشتمل لائحہ عمل ہے جن کو اسکول منتخب کرتا ہے اور شعوری طور پر جن کی تنظیم شخصیت کی نشو و نما اور افراد کے کردار کی تبدیلی کے لیے ہوتی ہے''۔

☆ کرو اور کرو (Crow & Crow) کے مطابق ''کریکولم (نصاب) سیکھنے والوں کے داخلی و خارجی تجربات پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ تعلیمی پروگرام میں شامل ہوتے ہیں اور انکی ذہنی، جسمانی، جذباتی، سماجی، روحانی اور اخلاقی نشو و نما میں مدد دیتے ہیں''۔

☆ کیسویل (Casewell) کے مطابق ''کریکولم (نصاب) تعلیمی عمل میں وہ ذریعہ ہے جو طلبا کی ضروریات کی تکمیل اور معاشرہ کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے فرد کو تیار کرتا ہے''۔

☆ جے۔ایف۔کیس (J. F. Kess) کے مطابق ''اسکول کی رہنمائی میں حاصل کردہ تمام متعین علوم چاہے وہ انفرادی طور پر حاصل کیے گئے ہوں یا اجتماعی طور پر، اسکول کے اندر ہوں یا باہر تعلیمی علم میں نصاب کہلاتا ہے''۔

تدوین نصاب ایک گردشی عمل ہے۔تدوین نصاب کے مختلف اقسام ہیں۔ان میں ہر ایک تعلیمی فلسفہ اور نفسیات سے متاثر ہے۔ہر فلسفہ اور نفسیات ایک مواد، مقصد اور طریقہ کو پیش کرتا ہے۔ہر ایک تعلیمی فلسفہ اور نفسیات کی تدوین نصاب میں اہمیت کی حامل ہے۔ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔

نصاب کے متعلق مختلف ماہرین نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔ارسطو کا قول ہے''جو چیزیں'ہیں' انھیں پڑھائے جانے کے بارے میں انسان کسی طریقے سے راضی نہیں ہے اور پھر یہ کس طریقے سے پڑھایا جائے اس پر بھی کوئی اتفاق نہیں ہے''۔لہٰذا نصاب تعلیم میں کیا شامل کیا جائے؟ اس کی بنیادیں کیا ہوں؟ اسے کس طرح منظم و مرتب کیا جائے؟ یہ تمام سوالات ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ماہرین نے نصاب سازی کے عمل کو کسی نہ کسی مخصوص نقطہ نظر کے تحت مختلف طرز رسائی پر بحث کیے ہیں جن سے نصاب کی تدوین و ترکیب کی جا سکے۔لہٰذا تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے حیاتیاتی سائنس میں جو بھی مواد اور سرگرمیاں پیش کی جاتی ہیں وہ نصاب کا حصہ تصور کیا جاتا ہے اس ضمن میں حسب ذیل امور شامل ہوتے ہیں:

☆ نصابی کتابیں اور مواد مضمون۔

☆ تجربہ گاہ (Laboratory) کا کام اور اکتساب بذریعہ عمل۔

☆ طلبا اور اساتذہ کے باہمی روابط کے ذریعہ اکتساب۔

☆ طلبا کا آپس میں باہمی تعلقات کے ذریعہ اکتساب۔

☆ کمرہ جماعت سے باہر دوستوں اور مقامی تعلقات سے حاصل اکتسابی تجربات۔

☆ سائنس کلب، سائنس فیر، سائنس میوزیم وغیرہ کی سیر سے حاصل شدہ اکتسابی تجربات۔

☆ کھیل کے میدان میں باہمی روابط کے ذریعہ اکتساب۔

اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ نصاب اکتسابی تجربات کا مجموعہ ہے جس میں متعلم کا کمرہ جماعت کی سرگرمیوں، تجربہ گاہ کی سرگرمیوں، اساتذہ کے باہمی ربط، کھیل کے میدان میں دوستوں سے باہمی ربط اور دیگر تعلیمی ثقافتی سرگرمیاں شامل ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. نصاب کے معنی اور تصور بیان کیجیے۔

6.4 تدوین نصاب کے اصول

جدید نظریہ تعلیم میں تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے۔ اس لئے تدوین نصاب میں معاشرے کے تقاضوں اور اقدار کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جان ڈیوی کے مطابق نصاب میں معاشرے کی تمام سرگرمیوں کو شامل کرنا چاہیئے تاکہ متعلم معاشرے میں بہتر مطابقت حاصل کرسکیں۔ ان میں ثقافتی اور تمدنی شعور اجاگر ہو۔ ساتھ ہی نصاب متعلم کے نفسیات کے مطابق ترتیب دی جائے۔ ماہرین تعلیم نے تدوین نصاب کے مندرجہ ذیل اصول وضع کیے ہیں۔

6.4.1 طفل مرکزیت کا اصول

اس اصول کے تحت نصاب کی تیاری کے وقت بچوں کی ضروریات، دلچسپیوں، صلاحیتوں اور اس کے عمر کو بنیادی اہمیت دینی چاہیئے۔ طلبا کی شخصیت کی مکمل نشوونما کے لئے طبعی، جذباتی، ذہنی، اخلاقی اور سماجی امور کے اہم تجربات کو نصاب میں پیش کرنا چاہیے۔ طلبا کی سمجھ اور ان کی نفسیات کی نشوونما اس کی عمر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے نصاب میں ایسا کوئی مواد شامل نہیں کرنا چاہیئے جو طلبا کے ذہنی معیار سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

6.4.2 یکجہتی کا اصول

نصاب مکمل طور پر مربوط اور علم و معلومات میں اضافہ کرنے والا ہونا چاہیئے۔ اساتذہ اور طلبا کی سرگرمیوں میں بھی کلیت کا عنصر موجود ہونا چاہیے۔ آموزش کے اسباق کا طلبا کی زندگی اور ماحول سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔

6.4.3 تجربات کی کلیت کا اصول

نصاب کی بنیاد تجربات کے مجموعے پر رکھی جانی چاہیئے۔ نصاب صرف ان مضامین پر ہی مشتمل نہیں ہونا چاہیئے جو اسکولوں میں روایتی طریقے سے پڑھائے جاتے ہیں بلکہ یہ ان تجربات کے مجموعے کا نام ہے جو کہ طلبا اسکول میں ہونے والی دوسری سرگرمیوں سے حاصل کرتا ہے۔ یہ سرگرمیاں کمرہ جماعت، کتب خانہ، تجربہ گاہ، کارگاہ، کھیل کے میدان، دوستوں اور اساتذہ سے باہمی روابط وغیرہ ہوسکتی ہے۔

6.4.4 تنوع کا اصول

نصاب کی تشکیل کا کام وسعت کا حامل ہونا چاہیئے کیونکہ محدود نصاب طلبا کی مختلف صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ ہر سطح پر نصاب میں انفرادی اختلافات، انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کو پیش نظر رکھنے اور ان پر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔

6.4.5 لچک کا اصول

نصاب سازی کے عمل میں ہر سطح پر طلبا کی ضروریات کے پیش نظر کم کرنے اور اضافہ کرنے کی گنجائش ہونی چاہیئے۔ بدلتے ہوئے سماجی حالات کو منظر پر لانا چاہیئے۔ تعلیمی فلسفہ اور تعلیمی نفسیات میں ہونے والی پیش رفت کا عکس پیش کرنا چاہیئے۔ ہمارے معاشرے کی سماجی و معاشی صورتحال، جغرافیائی حالات اور ثقافت سے مطابقت کرتے ہوئے نصاب کو تغیر پذیر ہونا چاہیئے۔

6.4.6 ہم آہنگی کا اصول:

ہمارا معاشرہ مختلف مذاہب، نسل اور ذاتوں سے مل کر بنا ہے۔ لہٰذا نصاب تعلیم میں انفرادی اور سماجی مقاصد میں مکمل ہم آہنگی ہونی چاہیئے۔

6.4.7 کمیونٹی مرکزیت کا اصول:

درحقیقت نصاب کمیونٹی کی زندگی سے مطابقت رکھنے والا ہو اور اس کی بنیاد کمیونٹی کے اراکین کے مسائل اور ضروریات پر رکھنی چاہیئے۔ نصاب کے مضامین کا انتخاب تمدنی زندگی کی ضروریات اور مطالبات کو پیش نظر رکھ کر کرنا چاہیئے۔ اس کی ترتیب میں معاشرے کو درکار انسانی وسائل مثلاً اساتذہ، ڈاکٹر، انجینئر، تکنیکی ماہرین وغیرہ کا خیال رکھنا چاہیئے۔

6.4.8 سرگرمی مرکزیت کا اصول:

نصاب کی بنیاد طلبا کی سرگرمیوں مثلاً کھیل کود، تعمیری اور تخلیقی سرگرمیاں، پروجکٹ وغیرہ کے مواقع فراہم کرنا ہونا چاہیئے۔ یعنی آموزش بہ عمل ہونا چاہیئے۔ یعنی اس کے اصول کے تحت نصاب کے ذریعہ ایسا ماحول فراہم کیا جائے جس کی بنیاد پر طلبا عمل کے ذریعہ علم حاصل کر سکے۔ حیاتیاتی سائنس میں تجربہ گاہ اس اصول کے تحت کام کرتا ہے اور طلبا کو انفرادی کام کی طرف زیادہ توجہ کے ساتھ اکتسابی عمل میں شامل کر سکتا ہے۔ اس طرح عملی کام سے طلبا میں مشاہدہ کی عادت اور قوت استدلال کی تربیت ممکن ہو سکتی ہے۔

6.4.9 جمہوری اقدار کے فروغ کا اصول:

نصاب کو جمہوری اقدار کو فروغ دینے والا ہونا چاہیئے۔ ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے نصاب کی تشکیل میں خاص طور پر دنیا کے جمہوری ممالک میں اس کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

6.4.10 افادیت کا اصول:

نصاب میں وہ مضامین شامل کئے جائیں جو کہ طلبا کے لئے فائدہ منداور نفع بخش ہوں تا کہ طلبا اس کے ذریعہ جو کچھ تعلیمی ادارے میں سیکھتا ہے اس کو اپنی زندگی میں استعمال کر سکے۔

6.4.11 تخلیقیت کا اصول:

فطری طور سے ہر ایک طلبا مختلف خوبیوں اور توانائیوں سے بھر پور ہوتا ہے۔ طلبا کے ان قابلیتوں کو فروغ دینے کے لئے نصاب کے منصوبہ سازوں کو تخلیقیت مرکوز نصاب بنانا چاہیئے۔ اس کے ذریعہ طلبا اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے مفید اکتسابی سرگرمیاں کرے گا۔ نصاب میں ایسے مضامین اور سرگرمیاں شامل کرنا چاہیئے جس سے طلبا کا انداز فکر سائنٹفک ہو جائے اور ان میں غور وفکر کی غیر معمولی قوت پیدا ہو جائے۔ جس کی بنیاد پر وہ نئے انکشافات کرنے کے قابل بن سکے۔

6.4.12 ثقافت کی تحفظ کا اصول:

آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان ثقافتی اعتبار سے بہت ہی انوکھا ملک ہے۔ اس اصول کے تحت نصاب کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ وہ معاشرے کے روایات اور ثقافتوں کو نہ صرف محفوظ رکھیں بلکہ اس کو منتقل بھی کر سکیں۔ کیونکہ تعلیم کے ذریعہ ہی یہ ممکن ہے کہ مستقبل کی نسلیں تاریخی ثقافت کو دیکھ سکیں اقدار، اخلاقیات اور روایات کا تحفظ تدوین نصاب کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. تدوینِ نصاب کے اصول تحریر کیجیے۔

6.5 نصاب کی تنظیم کے مختلف طریقے

نصاب کی تنظیم کے متعلق مختلف طریقہ کار کے بارے میں معلومات نصاب سازی کے عمل کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ تدوین نصاب میں نصاب کی تنظیم بھی شامل ہے۔ نصاب کی تنظیم میں تعلیمی و اکتسابی عمل کے وہ تمام اجزاء شامل ہوتے ہیں جو طلبا کے لئے کارآمد ہوں۔ نصاب کے اجزاء کی ترتیب کو نصاب کی تنظیم کہتے ہیں۔ وہ طریقے جو نصاب کی تنظیم میں استعمال ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

6.5.1 ہم مرکزیت طریقہ:

ہم مرکزیت طریقہ کو ایک مرکز رکھنے والے دائرے بھی کہتے ہیں۔ نصاب کی تنظیم کے اس طریقہ میں معلومات اور علم میں بنیادی سطح سے اعلیٰ سطح تک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ اس طریقہ کار میں مختلف عنوانات جو پڑھنا ہے دھیرے دھیرے آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ یعنی آپ کہہ سکتے ہیں کہ آسان سے مشکل کی طرف بڑھتے ہیں۔ مواد مضمون آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیا جاتا ہے۔ یعنی مواد مضمون کو ترتیب دیتے وقت آسان او رسادہ معلومات، نظریات، کلیات کو پہلے رکھا جاتا ہے اور بتدریج آسان سے مشکل کی طرف بڑھا جاتا ہے۔ مثلاً حیاتیاتی سائنس کے طلبا کو پہلے خلیہ (Cell) کے تصور کو سمجھایا جائے گا پھر جانور اور پودے کے خلیہ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائے گی۔ اسی طرح سادہ خلیے (Uni Cellular) والے جانداروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد کثیر خلیے (Multi Cellular) والے جانداروں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ یعنی ایک ہی مضمون کو اگلی جماعتوں میں بھی پڑھایا جائے گا لیکن نصاب کی تنظیم اس طرح ہوگی کہ عنوانات میں گہرائی آتی چلی جائے گی۔ اس طرح طلب علم بنیادی معلومات سے اعلیٰ معلومات تک آسانی سے پہنچ سکے گا۔ جس طرح بچوں کی طبعی عمر بڑھتی جاتی ہے اسی طرح مواد مضمون بھی ہم مرکزیت دائرے (Concentric Circles) میں بڑھتا جاتا ہے۔

حیاتیاتی سائنس کے مشکل تصورات، اصولوں اور کلیات کو طلبا ابتدائی جماعتوں میں نہیں سمجھتے اس لئے پہلے بنیادی تصورات کو ابتدائی جماعتوں کے نصاب میں رکھا جاتا ہے اور بتدریج آگے کی طرف اعلیٰ جماعتوں میں مشکل تصورات کو نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔

ہم مرکزیت طریقہ میں منتخب مواد مضمون میں تدریج کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ تدریج سے مراد یہ ہے کہ اکتسابی تجربات، مضمون، مواد، سرگرمیاں، مشغلے، گہرائی اور مشکل میں درجہ بہ درجہ بڑھتا جائے۔ تدریج مندرجہ ذیل تین پہلو پر منحصر ہوتا ہے۔

(i) کسی مواد مضمون کو نصاب میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ آسان اور سادہ معلومات ابتدائی جماعت کے نصاب میں شامل ہوں اور مشکل، پیچیدہ اور نامعلوم تصورات اس سے اگلی جماعتوں میں آتی چلی جائیں۔

(ii) اس بات کو ہر اکتسابی تجربات، مضمون، مواد اور جماعت کے لئے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(iii) تدریج کو ایک جماعت میں طلبا کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق بھی ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

اس طریقہ کی خامی یہ ہے کہ اس میں ایک ہی مضمون اور مواد مضمون بار بار دہراتا رہتا ہے۔

6.5.2 موضوعاتی طریقہ:

تنظیم نصاب کے تمام طریقوں میں موضوعاتی طریقہ سب سے آسان اور سادہ طریقہ ہے۔ اس میں مضمون کے عنوانات کو اس کی اہمیت کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے اور اسے تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی اس طرز رسائی میں یہ طے کرنا مقصود ہوتا ہے کہ نصاب تعلیم اس طرح مرتب و منظّم کیا جائے کہ

ایک تجربہ دوسرے تجربہ کے لئے اور ایک علم دوسرے علم کے لئے مددگاہ ثابت ہو۔یعنی نصاب میں ربط اور تسلسل موجودہ ہو۔اس میں نصاب کے تنظیم کی بنیاد موضوع اور عنوانات ہوتے ہیں۔لہٰذا نصاب کی ترتیب اس طرح کی جاتی ہے کہ ابتدائی تعلیم ثانوی تعلیم کے لئے اور ثانوی تعلیم اعلیٰ تعلیم کے لئے اس مخصوص موضوع اور عنوان پر بنیاد فراہم کرے۔

اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس قسم کا نصاب مضمون،عنوانات اور موضوعات کے حوالے سے منظّم کیا جاتا ہے۔اس میں مختلف مضامین کے مواد اور موضوع بھی مختلف جماعتوں کے طلبا کی افہام وتفہیم کے معیار کے لحاظ سے شامل کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک مضمون اور عنوان ایک اندرونی ترتیب رکھتا ہے جو کہ ایک تسلسل کے ساتھ نصاب میں پیش کیا جاتا ہے۔

نصاب کا مواد تدریسی و اکتسابی عمل کا بنیادی عنصر ہے۔اس میں علم،صلاحیت اور اس مضمون سے متعلق مقاصد بھی شامل ہیں۔علم میں حقائق، تصورات،عمومی اصول وغیرہ شامل ہے۔بہرحال مواد مضمون کا انتخاب ایک پیچیدہ اور مشکل کام ہے۔اس لئے موضوعاتی طریقہ میں مواد مضمون،موضوعات اور عنوانات کو تعلیمی وتدریسی مقاصد کے مطابق ہونا چاہئے۔کیونکہ یہ مضامین تعلیم کا ٹھوس فہم عطا کرتے ہیں۔

6.5.3 نفسیاتی طریقہ:

موجودہ دور میں نصاب کی تنظیم کی اہم بنیاد نفسیات ہے۔زمانہ قدیم میں نفسیات پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی تھی لیکن عصری نصاب تعلیم میں نفسیات اور اس کے اصولوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔یعنی متعلم کے نفسیاتی تقاضوں اور خواہشات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نصاب کی تنظیم کی جاتی ہے۔نصاب سازی کے عمل میں متعلم کی بالیدگی اور اس کے نشوونما کے مختلف ادوار کی خصوصیات کا جاننا ضروری ہے۔نصاب کی تنظیم کے نفسیاتی طریقہ کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ تعلیمی مقاصد کی تکمیل میں متعلم کی نفسیات کو بنیادی مقام دیا جائے۔کیونکہ نفسیات انسان کے کردار،اس کے تقاضے،اس کی بالیدگی کے مختلف ادوار کی خصوصیات،حیاتیاتی،جذباتی اور معاشرتی نشوونما پر روشنی ڈالتی ہے۔عصر حاضر میں ماہرین تعلیم اس بات کی پرزور تلقین کرتے ہیں کہ نصاب میں طلبا کی انفرادیت اور نفسیات کا مکمل خیال رکھنا چاہئے اور ان کے تقاضوں کی آسودگی کو پروان چڑھانے کی ہرممکن کوشش کرنی چاہیے۔

طلبا نصاب میں شامل شدہ موضوعات،عنوانات،کتب اور دیگر حقائق کا مطالعہ تبھی کرسکیں گے جب وہ ان کی نفسیات کے عین مطابق ہو۔ایسا نصاب جو نفسیاتی اصولوں کو مدِنظر رکھ کر مرتب نہیں کیا جاتا وہ قابل فہم نہیں ہوسکتا۔اکتسابی اصولوں کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے اور مضامین کا انتخاب اس کی صلاحیتوں،تقاضوں اور ضروریات کے مطابق کرنا چاہئے۔جان ڈیوی کے مطابق ''نصاب میں اہم ترین مضامین اور دلچسپ سبق آموز تجربات اور سرگرمیاں شامل کی جائیں اور ان کو طلبا کی نفسیات سے مربوط کیا جائے تاکہ ان سے طلبا اسکول کی بیرونی اقدار سے بھی واقف ہوجائیں''۔

Killpatrick کے مطابق ''نصابی سرگرمیوں یعنی اکتساب شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔لہٰذا نصاب میں وہ تمام سرگرمیوں کو طلبا کی مجموعی شخصیت سے مربوط کرنا چاہئے''۔

مائیکل کے مطابق ''نصاب بذات خود اکتساب کو شخصیت میں منتقل کرتا ہے''۔

نفسیات کی وجہ سے قدیم تعلیمی نقطہ نظر یکسر تبدیل ہوگیا۔تعلیم تصورات سے نکل کر ٹھوس شکل میں سامنے آئی۔نفسیات میں نئی تحقیقات کے نتائج کا نصاب کی تنظیم میں بھی اطلاق ہوا ہے۔جس میں چند حسب ذیل ہیں۔

i. برتاؤ پسند یا کرداری نظریات مثلاً Thorndike،Pavlove،Watson،Skinner،Bandura اور Gagne کے نفسیاتی نظریات۔

ii. وقوفی نظریات مثلاً Piaget،Bruner،Guilford اور Howard Gardner کے نظریات۔

iii. انسانیت مرکوز نظریات مثلاً Gestalt،Maslow،Roger،Louis Ruth کے نظریات۔

6.5.4 منطقی طریقہ:

حیاتیاتی سائنس وہ عمومی سائنس ہے جس میں تمام سائنسی علوم کے وہ عنوانات شامل ہوتے ہیں جن کا مقصد طلبا کی روزمرہ زندگی سے متعلق آگاہ کرنا ہوتا ہے۔اطراف واکناف کی اشیاء کے متعلق جاننا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔سائنس علم کا تسلسل مجموعہ ہے۔اس لئے سائنس کی معلومات معنی خیز تبھی ہوسکتے ہیں جب اسے منطقی طور پر تسلسل کے ساتھ پیش کیا جائے۔یہ طریقہ نصاب کے اندر موجود منطقی تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔یہ روابط تنظیم نصاب کے اجزاء کے درمیان اوراندر پائے جاسکتے ہیں۔وہ سوالات جو اصولوں کے منطق ہوسکتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(i) کیا نصاب کی ترتیب منطقی طور پر ہے؟

(ii) کیا نصاب کے وسعت کے مسائل کا حل منطقی طور پر گہرائی سے کیا گیا ہے؟

(iii) کیا مواد مضمون اور تعلیمی مقاصد کے درمیان منطقی تعلقات ہیں؟

(iv) کیا تنظیم نصاب میں کیے جانے والے فیصلے منطقی اور دلیل کے مطابق حق بجانب ہے؟

(v) کیا تنظیم نصاب میں منطقی طور پر اصول مناسبت،معروضیت،تدریج اور تسلسل کا خیال رکھا گیا ہے؟

6.5.5 متعلم مرکوز طریقہ:

اس نصاب میں متعلم پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔تدوین نصاب میں متعلم کی ضروریات،دلچسپیوں،صلاحیتوں اوراس کے عمر کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے۔نصاب میں متعلم کی ذہنی نشوونما کے لیے اہم تجربات کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔طلبا کی تفہیم اوران کی نفسیات کی نشوونما اس کی عمر کے ساتھ ہوتی ہے۔اس لیے نصاب میں ایسی کوئی چیز شامل نہیں کیا جانا چاہئے جو طلبا کے ذہنی معیار سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

تدوین نصاب کسی نظریہ کے تحت مرتب کیا جاتا ہے۔نظریہ تعلیم کا براہ راست تعلق نظریہ حیات سے ہوتا ہے۔موجودہ دور میں نصاب سازی کی ایک اہم بنیاد متعلم کی نفسیات ہے۔قدیم زمانے میں نصاب میں متعلم کی نفسیات پر بالکل توجہ نہیں دی جاتی تھی۔لیکن آج تعلیم اور تدوین نصاب میں متعلم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔نصاب سازی کے عمل میں طلبا کی بالیدگی اوراس کے مختلف ادوار کی خصوصیات کا جاننا ضروری ہے۔طلبا نصاب میں شامل شدہ مضامین،عنوانات،کتب اور دیگر چیزوں کا مطالعہ جب ہی کرسکیں گے جب وہ ان کی نفسیات کے مطابق ہو۔

جان ڈیوی کے مطابق نصاب میں اہم ترین مضامین اور دلچسپ سبق آموز تجربات اور سرگرمیاں شامل کی جائیں اوران کو متعلم کی نفسیات سے مربوط کیا جائے تاکہ ان سے متعلم اسکول کی بیرونی اقدار سے واقف ہوجائیں۔

Killpatrick کے مطابق نصابی سرگرمیوں یعنی آموزش شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔لہٰذا نصاب میں تمام سرگرمیوں کو بچوں کی مجموعی شخصیت سے مربوط کرنا چاہیے۔

Michale کے مطابق نصاب بذات خود آموزش کو شخصیت میں منتقل کرتا ہے۔

لہٰذا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم وتدریس کے عمل میں نصاب سازی کی حکمت عملیوں میں متعلم مرکوز نصاب جدید طریقہ تدریس پر منحصر ہے کیونکہ اس میں اکتساب کی بنیاد متعلم کے نفسیاتی اساس پر مبنی ہوتا ہے۔ساتھ ہی اس طرح کے نصاب میں تدریس واکتساب کا مقصد متعلم کی ضروریات،دلچسپی اور نفسیات ہوتا ہے۔اس کا مقصد متعلم کی مکمل ذہنی نشوونما کرنا بھی ہے۔دور جدید میں ماہرین تعلیم اس بات کی پرزور تلقین کرتے ہیں کہ نصاب میں متعلم کی انفرادیت کا مکمل خیال رکھنا چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. نصاب کی تنظیم کے متعلم مرکوز طریقہ کا جائزہ لیجیے۔

6.6 حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں جدید رجحانات

نصاب تعلیم کے قدیم تصورات کے مطابق اسے صرف مضامین کا مجموعہ سمجھا جاتا تھا اور اسی طرح ان مخصوص مضامین کی تدریس نصاب کی تکمیل سمجھی جاتی تھی۔ کتاب اور معلم کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ذہنی نشوونما پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔ طلبا کی نفسیات، رویہ، رجحان، ذہنی استعداد وغیرہ کو غیر ضروری سمجھا جاتا تھا۔ لیکن نصاب تعلیم کے جدید تصورات کے مطابق نصاب کو صرف مضامین کا مجموعہ نہیں تصور کیا جاتا ہے بلکہ اسے ہمہ گیر تعلیمی سرگرمیوں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ جیسے جیسے تعلیم کے مختلف شعبوں میں تحقیق کا عمل دخل بڑھتا گیا تو نصاب کی تنظیم کے تمام قدیم تصورات فرسودہ ہوگئے اور جدید تصورات پر مبنی نصاب کی تنظیم ہونے لگی۔

جدید تحقیق کی روشنی میں حیاتیاتی سائنس کے نصاب میں بھی مختلف تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جس میں مضمون مرکوز نصاب سے تبدیل ہوکر برتاؤ پسند نصاب یا کرداری نصاب کی تدوین کی گئی۔ موجودہ وقت میں تعمیری طریقے سے تدوین کی گئی نصاب کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں قدیم سے جدید رجحانات کس طرح وقوع پذیر ہوئی ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

6.6.1 مضمون مرکوز طرز رسائی:

تعلیم وتدریس کے عمل میں مضمون مرکوز نصاب سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ کار ہے۔ جس میں مخصوص مضمون کو بنیاد بنا کر مختلف تعلیمی و تدریسی تجربات کو منظّم کرتے ہیں اور مواد مضمون پر مہارت حاصل کرنا تعلیمی مقاصد کے حصول کی بنیاد ہوتا ہے۔ مضمون مرکوز طریقہ کار میں نصاب کے منصوبہ سازوں کی خصوصی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اسکول کی طرف سے تجویز ہونے والے معلومات کے اصل جزو کا تعین کرے۔ مثلاً مضامین میں اردو، ہندی، انگریزی، سائنس، سماجی علوم، ریاضی، معاشیات وغیرہ میں تقسیم کرتے ہیں۔

لہٰذا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مضمون مرکوز نصاب وہ ہے جس میں تدریسی مضامین کو الگ الگ حیثیت سے نصاب میں شامل کرتے ہیں۔ یہ نصاب سازی کا قدیم طریقہ کار ہے۔ اس لیے اسے روایتی نصاب کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس نصاب کے موجد قدیم گریک اور روم کے اسکولوں کو مانا جاتا ہے۔ اس نصاب میں مضمون پر زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے اسے مضمون مرکوز نصاب کہتے ہیں۔

بالفاظ دیگر:

اس طرح کے نصاب کو مضمون کی بنیاد پر منظّم کیا جاتا ہے۔ یہ نصاب علم کی مختلف شعبوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو مضامین کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں۔ مضامین کو مختلف معیارات کے مطابق نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔ جب مضمون مرکوز نصاب منظّم کیا جاتا ہے تو حسب ذیل تصورات بنائے جاتے ہیں۔

- ☆ اسکول ایک نسل سے دوسری نسل تک مختلف مضامین کے ذریعے سماجی ورثہ منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- ☆ مختلف مضامین علم کی وسعت کے لیے مزید جگہ فراہم کرتے ہیں۔
- ☆ ہر ایک مضمون کو ترتیب اور تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔
- ☆ مضامین کی ترتیب اور تنظیم جمہوری طرز عمل سے ہوتی ہے۔
- ☆ مضامین کو موزوں اجزاء اور ذیلی شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

6.6.2 کرداری طرز رسائی:

نصاب مرتب کرنا ایک بہت ہی سنجیدہ عمل ہے۔ اس کے لئے مختلف اصول وضوابط درکار ہوتے ہیں۔ نصاب کی تدوین کے مختلف تناظر اور نظریات ہوتے ہیں اور مختلف طرز رسائی اور طریقے بھی ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی سائنس کی تدوین نصاب میں بھی قدیم مضمون مرکوز طریقے سے آگے بڑھتے ہوئے کرداری طریقہ کو اپنایا گیا۔ آیئے جانتے ہیں کہ کرداری طرز رسائی کیا ہے؟ کرداریت کا نظریہ عام طور پر نفسیات کی جدید تحقیقات اور اصولوں پر مبنی ہے۔ جس میں Pavlov، Thorndike، Watson اور Skinner کے نظریات اہم ہیں۔ بیسویں صدی میں تعلیم پر کرداری کے نظریہ کا غلبہ رہا ہے۔ اس میں مضمون کی مہارت پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا ہے بلکہ طلبا کے کردار یا برتاؤ یا طرز عمل پر زیادہ توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ اس لئے اکتسابی عمل کو مرحلہ وار منظم کیا جاتا ہے۔ اس میں مشقیں اور تکرار عام ہے۔ اس نقطہ نظر میں خود اساتذہ کو مواد مضمون پر توجہ مرکوز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے طلبا کے طرز عمل پر توجہ مرکوز کرنا چاہئے۔ جس کی ضروریات نہ صرف اسکول میں ہوتی ہے بلکہ اس کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔

تعلیمی واکتسابی عمل میں نصاب کی تدوین کرداریت طریقہ سے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں استاد کا غلبہ رہتا ہے جس کے ذریعہ طلبا کے رویہ میں تبدیلی ممکن ہوتا ہے۔ طلبا کی کردار سازی اور شخصیت سازی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ حیاتیاتی تجزیہ کی رو سے دیکھا جائے تو ہر اس شئے جس سے کمرہ جماعت میں طلبا کے مثبت رویے کو تقویت ملتی ہے اسے اسی نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس طریقے کے تحت نصاب مرتب کرتے وقت اس نظریہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس میں ایسے مضامین یا مواد شامل کیا جاتا ہے جس سے طلبا کے اندر مثبت رویہ کا فروغ ہو، طلبا کی بہتر کردار سازی کو تقویت حاصل ہو، سماج میں بہتر مطابقت پیدا کر سکے اور ملک وقوم کی خدمت بہتر طور پر کر سکے۔

کرداریت کے تناظر کا احاطہ کرتے ہوئے قومی نصابی خاکہ 2005 میں کہا گیا ہے کہ ''نصاب تعلیم کی ترتیب وتدوین میں طلبا کی مکمل نشو ونما پر توجہ دی جائے تا کہ جسمانی، ذہنی نشو ونما کے ساتھ ساتھ انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر طلبا کے رویوں، کردار اور طرز عمل میں نکھار پیدا ہو'۔ اس طرح آپ دیکھتے ہیں کہ تدوین نصاب کے جدید رجحانات میں یہ نظریہ بھی اہم ہے۔

6.6.3 تعمیراتی طریقہ:

حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں تعمیراتی طریقہ جدید رجحانات کا اہم ترین مثال ہے۔ تعمیری نصاب سے مراد یہ ہے کہ نصاب ایسا ہو کہ سیکھنے والا معلومات کو حاصل کرنے سے زیادہ سیاق وسباق کے مطابق معلومات اور علم کو تعمیر کرنے پر زور دینے والا ہو، کیونکہ معلومات، ذاتی تجربات اور ماحول کے مفروضات کی بنیاد پر تعمیر کیے جاتے ہیں۔ تعمیری نصاب کے حاملین میں John Dewey، Vygotskey، Bruner اور Jean Piaget اہم ماہرین نفسیات ہیں۔

پیاجے نے تعمیری نصاب کے متعلق بیان کیا ہے ''جو طلبا کو نئی چیزیں کرنے کے لائق بنائے، یہ نہیں کہ وہی کام کرے جو سابقہ نسلیں کرتی آئی ہیں، کیونکہ تعلیم کا مقصد ایسے انسان کی تعمیر ہے جو تخلیق کرنے، ایجاد اور دریافت کرنے کے لائق ہو'۔

Vygotskey نے جدید دور کے نصاب کی تعمیر اور تدریسی واکتسابی عمل میں ایک انقلاب لانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مطابق نصاب کی تعمیر میں طلبا کی صلاحیت، رجحانات اور دلچسپیوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ ان کے مطابق نصاب میں مندرجہ ذیل تصورات ہونے چاہئے۔

i. انعکاسی سوچ (Reflective Thinking) یعنی سائنسی طریقہ کار پر مبنی عقلی ومنطقی، تنقیدی اور مسائل کے حل پر زور دینے والے ہوں۔

ii. علم کی تعمیر کرنے والے ہوں (Constructive Knowledge)

iii. دماغی آموزش پر مبنی (Brain Storming)

iv. تصوراتی خاکہ پرمبنی(Concept Mapping)

v. مسئلہ کاحل کرنے والا ہو(Problem Solving)

vi. تخلیقی فکر پیدا کرنے والا ہو(Creative Thinking)

تعمیری نصاب کی خصوصیات

i. طلبا گروپ میں کام کرتے ہیں۔

ii. طلبا کومفکر(Thinker) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

iii. اساتذہ کا کردار ماحول کوسازگار بنانے اورمل کرکام کرنے کا ہوتا ہے۔

iv. طلبا کواکتساب کے لئے زیادہ وقت دیا جاتا ہے۔

v. طلبا میں باہمی ربط اورطلبا کا اساتذہ سے باہمی ربط میں اضافہ ہوتا ہے۔

vi. طلبا کے اندر تنقیدی سوچ بڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے سوال پوچھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. حیاتیاتی سائنس کے جدید رجحانات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ کرداری طرز رسائی کے بارے میں مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔
2. تعمیراتی نصاب کی خصوصیات بیان کیجیے۔

6.7 قومی نصاب کا خاکہ 2005 کا سائنس کے نصاب کے متعلق سفارشات

قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق اورتربیت(NCERT) کے ذریعہ تیارشدہ قومی نصاب کا خاکہ(NCF-2005) نے رٹنے کے بجائے اکتساب بذریعہ تفہیم کی سفارش کی ہے۔اس میں یہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے کہ اسکول طلبا کے لئے تعمیر علم کے ذرائع فراہم کرائے اورآزادانہ طور پرغوروفکر کی صلاحیت پیدا کرنے میں ان کی مدد کرے تاکہ وہ روزمرہ کی زندگی کے مسائل کوحل کرنے کے قابل بن سکیں۔نئے نصاب میں اساتذہ کوتبدیلی کا سب سے اہم ذریعہ شمار کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی ہدایت دی گئی ہے کہ طلبا کومعلومات کے انبار سے گراں بار کرنے اوران کے ذہن ودماغ کوصرف حقائق سے پُر کرنے کے بجائے ان کے اندر تعمیری صلاحیت کوفروغ دینے پرخصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔

NCF-2005 کے مطابق ''بچوں کے لئے سچ'' کا مطلب ہے جوسائنس ہم پڑھائیں وہ بچوں کی فہم کے مطابق ہونا چاہئے۔معنی خیز اورخوشگوار اکتساب کے لئے بچوں میں تحریک پیدا ہونا چاہئے۔

''زندگی کے لئے سچ'' سے مراد ہے کہ جوسائنس ہم پڑھائیں وہ بچوں کے ماحول سے تعلق رکھتا ہواوراپنے ماحول کے تحفظ کے متعلق بیداری پیدا کرنے والا ہو۔

''سائنس کے لئے سچ'' کا مطلب یہ ہے کہ جوسائنس ہم بچوں کو پڑھائیں وہ سائنس کی اہمیت اورافادیت کی پہلوکواُجاگر کرنے والا ہو۔سائنس کے موادکوبچوں کی سطح کے مطابق تیار کیا گیا ہواوروہ اس قابل بنیں کہ سائنسی معلومات کوعمل کے ذریعہ سیکھے اوراس کی معقولیت اورمعتبریت کوسمجھے۔

قومی نصاب کا خاکہ 2005 کا سائنس کے نصاب کے متعلق مندرجہ ذیل چھ اہم معقولیت کی سفارش کی گئی ہے۔

1. وقوفی معقولیت (Cognitive Validity)
2. موادکی معقولیت (Content Validity)

3. طریقۂ عمل کی معقولیت (Process Validity)

4. تاریخی معقولیت (Historical Validity)

5. ماحولیاتی معقولیت (Environmental Validity)

6. اخلاقی معقولیت (Ethical Validity)

6.7.1 وقوفی معقولیت:

وقوفی معقولیت کا تقاضہ ہے کہ نصاب تعلیم کے مواد مضمون، ذہنی طریقۂ عمل، زبان اور تدریسی سرگرمیاں بچوں کی عمر کے مطابق ہوں اور ذہنی رسائی کے اندر ہوں۔

6.7.2 مواد کی معقولیت:

اس کا تقاضہ ہے کہ نصاب تعلیم اہم اور صحیح سائنسی معلومات فراہم کرے۔ مواد کی سادگی ضروری ہے تا کہ نصاب تعلیم متعلم کی وقوفی سطح کے مطابق ہوں۔ یہ اس قدر آسان اور غیر اہم نہیں ہونی چاہئے کہ بنیادی طور پر نامناسب اور بے معنی چیزوں کی ترسیل کرے۔

6.7.3 طریقۂ عمل کی معقولیت:

اس سے مراد یہ ہے کہ نصاب تعلیم متعلم کو ایسے طریقہ کار اور مراحل میں مشغول کردے جو اسے سائنسی معلومات کے حصول اور جواز تک پہنچائیں، فطری تجسس کو ابھاریں اور سائنس میں تخلیقی کام کو آگے بڑھائیں۔ طریقۂ عمل کی معقولیت نصاب تعلیم کا ایسا معیار ہے جو متعلم کو سائنس کی اکتساب میں امداد فراہم کرتی ہے۔

6.7.4 تاریخی معقولیت:

اس کا تقاضہ ہے کہ سائنس کا نصاب تاریخی پس منظر سے آگاہ کرنے والا ہو تا کہ متعلم کو فہم حاصل ہو کہ وقت کے ساتھ ساتھ سائنس کے تصورات کس طرح فروغ پائے۔ یہ سائنس کو سماجی عوامل کے طور پر دیکھنے اور سائنس کو ترقی پر سماجی عوامل کے اثر پذیری کو سمجھنے میں بھی طلبا کو مدد کرتی ہے۔

6.7.5 ماحولیاتی معقولیت:

ماحولیاتی معقولیت کا تقاضہ ہے کہ سائنس کو طلبا کے مقامی اور عالمی ماحول کے وسیع سیاق وسباق میں جگہ دی جائے تا کہ وہ سائنس، ٹکنالوجی اور سماج کے باہمی رشتوں سے متعلق مسائل کو سمجھ سکیں اور انھیں کام کی دنیا میں داخل ہونے کے لئے ضروری معلومات اور مہارتوں سے آراستہ کیا جا سکے۔

6.7.6 اخلاقی معقولیت:

اس کے لئے ضروری ہے کہ نصاب تعلیم ایمانداری، معروضیت، تعاون، خوف سے آزادی جیسے اقدار کی حوصلہ افزائی کرے اور طلبا میں ماحول اور زندگی کے تحفظ کے تئیں بیداری پیدا کرے۔

6.7.7 سائنس کے نصاب تعلیم کے مختلف مراحل سے متعلق سفارشات

NCF-2005 کے مطابق ابتدائی سطح پر طلبا کو قدرتی ماحول، مصنوعات اور لوگوں کے تئیں تجسس پیدا کرنا، مشاہدے، درجہ بندی اور ربط کے ذریعہ مشغول رکھنا چاہئے۔ سائنس اور سماجی سائنس کو صحت کے اہم اجزاء کے ساتھ ماحولیاتی مطالعہ میں ضم کر دینا چاہئے۔

اعلیٰ ابتدائی سطح پر طلبا کو سادہ تکنیکی اکائیوں اور ماڈیول فراہم کرنا چاہئے۔ سائنسی نظریات کو تجربات اور سرگرمیوں کے ذریعہ ہی سمجھانا چاہئے۔

ثانوی سطح پر طلبا کو مشترک مضمون کے طور پر سائنس کی اکتساب میں بہتر مواد، تکنیکی ماڈیول، ماحولیات، صحت، تولیدی اور جنسی صحت سے متعلق اسباق اور سرگرمیوں میں مشغول رکھنا چاہئے۔

اعلیٰ ثانوی سطح پر سائنس کو الگ مضمون کے طور پر متعارف کرانا چاہئے۔ جس میں تجربات، تکنیک اور مسائل حل کرنے پر زور دیا جائے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. قومی نصاب کا خاکہ 2005 کے ذریعہ سائنس کے نصاب کے متعلق کی گئی سفارشات بیان کیجیے۔

6.8 قومی نصاب کا خاکہ برائے تعلیم اساتذہ۔ 2009 میں سائنس کے معلم سے متعلق سفارشات

قومی نصاب کا خاکہ برائے تعلیم اساتذہ (NCFTE-2009) ہندوستان میں تعلیم اساتذہ کو بہتر، جدید، انسانی اور اقداری بنانے کے لئے پیش کیا گیا رپورٹ ہے۔ اس رپورٹ کو قومی کونسل برائے تعلیم اساتذہ (NCTE) نے تیار کیا ہے۔ اس میں سائنس کے معلم سے متعلق جو سفارشات کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں:

- ☆ روایتی طور پر تعلیم اساتذہ اور سائنسی مضامین بھی نظریاتی معلومات پر مبنی رہا ہے اس لئے اس کو تخلیقی وتعمیری طرز عمل پر مرتب کیا جائے جس میں سائنس کے اساتذہ کی بھرپور شمولیت ہو۔
- ☆ سماجی وسیاسی شعبوں میں شراکت کرنا چاہئے۔
- ☆ طلبا کے اسکولی عملی تدریس مشق میں سائنس کے اساتذہ کے مکمل شراکت۔
- ☆ اساتذہ میں پیشہ وارانہ رویہ کو فروغ دیا جائے۔
- ☆ سائنس کے معلم کے لئے درکار بنیادی سہولتیں اور تجربہ گاہ فراہم کی جائے تاکہ طلبا علمی اکتساب میں حصہ لے سکیں۔
- ☆ ابتدائی تعلیم میں معیاری تبدیلی کے لئے اساتذہ کے تربیتی پروگرام میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔
- ☆ اساتذہ مثبت سوچ کے ساتھ اکتسابی عمل میں حصہ لیں اور طلبا کو، ترغیب دیں نہ کہ صرف علم کے ذرائع کے طور پر استعمال ہو۔
- ☆ اساتذہ کو Professionalization کی ترغیب دی جائے۔
- ☆ تحقیقی کام کی طرف تحریک پیدا کی جائے۔
- ☆ تعلیم صحت اور ووکیشنل تربیت دی جائے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. قومی نصاب کا خاکہ برائے تعلیم اساتذہ 2009 کے ذریعہ سائنس کے اساتذہ سے متعلق کی گئی سفارشات بیان کیجیے۔

6.9 معلم بطور نصاب ساز

معلم کو جماعت میں طلبا کی بہتری کے لئے تعلیم کی طرف اس کی پیش رفت، اس کا طریقہ کار اور طلبا کی تعمیر علم کے حصول کے ذرائع کے لئے مسلسل اور مشکل کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ اساتذہ ہمیشہ تعلیمی واکتسابی عمل کی مرکزی حصہ کو انجام دیتا ہے۔ جہاں تک نصاب سازی کے عمل میں اساتذہ کے کردار کا تعلق ہے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی تعمیری کام اساتذہ کی شمولیت کے بغیر ناممکن ہے۔ نصاب کی تدوین میں اساتذہ کی شمولیت نصاب کے ارتقا میں ایک ایسا خیال ہے جو صرف کچھ عرصہ پہلے وجود میں آیا۔ تعلیم کے مقاصد کے مجموعی فیصلے، عمومی مقاصد اور نصابی خاکہ کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ اب اساتذہ کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

6.9.1 حیاتیاتی سائنس میں مقامی نصاب

معلم بطور نصاب ساز اپنی انفرادی اکتسابی تجربات اور مقامی وسائل کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ معلم کو ہی کرنا ہوتا ہے کہ کب، کیا اور کیسے پڑھانا ہے؟ مواد کا انتخاب، منصوبہ بندی اور تدریسی امداد کی شناخت اور استعمال اساتذہ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ صرف نصابی کتابیں اور کورس مواد پر ہی انحصار نہیں ہوتا ہے بلکہ مقامی طور پر موجود تمام وسائل اور سہولتیں اساتذہ ہی نصاب میں شامل کرتا ہے۔ اساتذہ کی انفرادی صلاحیتوں اور ذرائع علم کے استعمال سے مقامی نصاب طلبا کے لئے مفید ہوتی ہے۔

6.9.2 حیاتیاتی سائنس میں فنکاری اور دستکاری کا مقام

حیاتیاتی سائنس میں ڈرائنگ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اس کی تربیت میں معلم کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ ڈرائنگ عام طور سے ابتدائی جماعتوں میں شامل ہوتا ہے لیکن اسے اہم تصور نہیں کیا جاتا۔ طلبا کو ڈرائنگ سکھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے پیشہ میں ہی داخل کیا جائے بلکہ اس کا اطلاق حیاتیاتی سائنس جیسے مضمون کو پڑھنے میں ہوتا ہے۔ لہٰذا قومی نصاب کا خاکہ 2005 میں بھی فنکاری اور دستکاری کو اہمیت دی گئی ہے۔

حیاتیاتی سائنس کے اکتساب میں دستکاری، ڈرائنگ اور فنکاری کی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاتھ سے کام کرنا، مواد کے ساتھ تکنیک سے سرگرمیوں کو انجام دینا اور مسئلہ کو حل کرنا شامل ہے۔ دستکاری کو عملی طور پر اور جمالیاتی کام کی شکل میں پڑھائی جانی چاہئے۔ دستکاری اور فن ڈرائنگ کو نصاب تعلیم میں تخلیقی اور جمالیاتی پہلوؤں پر زور دیتے ہوئے جوڑے جاسکتے ہیں۔ اس کی تعلیم دینے والے خود استاد کو ہونا چاہئے کہ جز وقتی کام کرکے یہ پروجیکٹ کی شکل میں بھی اساتذہ طلبا سے کام کراسکتے ہیں۔ مناسب مواد اور آلات کے ساتھ دست کاری تجربہ گاہوں کو ترقی دینے کی ضرورت ہے۔

6.9.3 نصاب میں علم کا نظام

معلم بطور نصاب ساز ہمیشہ تعلیمی وتدریسی عمل کے علمی نظام کا بہتر استعمال کرسکتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی تجربات، اکتسابی تجربات، تعلیمی سرگرمیاں اور طریقہ کار کو نصاب میں بھی معلم استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں کے ذریعہ معلم طلبا کو تعلیمی واکتسابی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح کی سبھی مشغلے اور سرگرمیاں نصاب تعلیم سے متعلق ہوتے ہیں۔ سماجی تبدیلیاں اور ٹکنالوجی کی ترقی نصاب کو متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا معلم ان اکتسابی تجربات کو بھی جوڑتے ہوئے تدریس، کردار سازی اور سماجی مطابقت کو بھی نصاب کے تئیں پڑھاتے ہیں۔ تعلیمی نصاب تیار کرنا ایک منظم کوشش ہے لیکن معلم بطور نصاب ساز ہمیشہ طلبا کے برتاؤ، رویہ اور کردار میں تبدیلی لانے کے لئے مواد مضمون اور دیگر اکتسابی تجربات کو پیش کرتے رہتے ہیں۔

ٹکنالوجی کے صحیح استعمال سے تعلیمی واکتسابی عمل میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال علم کے حصول میں معلم کی رہنمائی کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ جس طرح انٹرنیٹ کے استعمال سے معلومات کی فراہمی آسان ہوگئی ہے اس میں اساتذہ کا مزید ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مختلف امور پر اکتسابی عمل بھی آسان ہوگیا ہے۔

6.9.4 حیاتیاتی سائنس میں مقامی اختراعی عمل

عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ صرف نصابی کتابیں ہی تعلیم واکتساب کا ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تمام وہ اکتسابی ذرائع جو طلبا کے لئے مفید ہوں نصاب کے دائرہ عمل میں آتا ہے۔ جس میں طبعی ماحول، مقامی ذرائع وغیرہ۔ حیاتیاتی سائنس کی اکتسابی عمل میں مقامی پودے، درخت، جانور، حیاتیاتی اشیاء، سائنسی میلے، سائنس کلب وغیرہ طلبا میں تحقیقی تجسس پیدا کرتا ہے اور اسے اختراعی عمل کی طرف راغب کرتا ہے۔ لہٰذا کتابوں کے علاوہ اطراف واکناف کی مقامی ماحول پر توجہ مرکوز کرنا چاہئے تاکہ طلبا کا تعارف پودوں، پرندوں اور فطری زندگی سے کرایا جاسکے۔ مقامی یادگاریں، عجائب خانے، قدرتی مظاہر مثلاً ندیاں، پہاڑ، روزمرہ کے مقامات، بازار، ڈاک خانے، بینک سبھی کا مشاہدہ طلبا کرتے رہتے ہیں۔

لٰہذا ہمارے ملک میں درسی کتابوں کے علاوہ طلبا کو دیگر امدادی اشیاء بھی فراہم کی جائے یا مقامی طور پر اسے سیر کرایا جائے تا کہ طلبا میں اختراعی وتخلیقی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔

معلومات کی جانچ

1. معلم نصاب سازی میں کس طرح معاون ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

6.10 یادرکھنے کے نکات

☆ نصاب کے لیے انگریزی زبان کی کریکولم لاطینی لفظ کیوریر سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں دوڑ کا میدان۔ تعلیم میں اس کا معنی ہیں ''وہ میدان جس کو طلبا تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کریں گے''۔ لٰہذا نصاب کے معنی وہ تمام تجربات ہیں جو طلبا تعلیم وتدریس کے دوران حاصل کریں گے۔ جن کے ذریعہ تعلیم کے مقررہ مقاصد یا اہداف حاصل ہوسکیں گے۔

☆ کریکولم یعنی نصاب تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ کریکولم یعنی نصاب کا مطلب ہے وہ تمام سرگرمیاں جو تعلیم وتدریس کے عمل میں تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہیں جن میں تدریس، نصاب کی کتابیں، ہم نصاب سرگرمیاں طلبا کا ذاتی مشاہدہ اور مطالعات، طریقہ تدریس اور امتحان وغیرہ سبھی شامل ہوتے ہیں۔

☆ نصاب کی تنظیم کے متعلق مختلف طریقہ کار کے بارے میں معلومات نصاب سازی کے عمل کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ تدوین نصاب میں نصاب کی تنظیم بھی شامل ہے۔ نصاب کی تنظیم میں تعلیمی واکتسابی عمل کے وہ تمام اجزاء شامل ہوتے ہیں جو طلبا کے لئے کارآمد ہوں۔ نصاب کے اجزاء کی ترتیب کو نصاب کی تنظیم کہتے ہیں۔

☆ مرکزیت طریقہ کو ایک مرکز رکھنے والے دائرے بھی کہتے ہیں۔ نصاب کی تنظیم کے اس طریقہ میں معلومات اور علم میں بنیادی سطح سے اعلیٰ سطح تک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ اس طریقہ کار میں مختلف عنوانات جو پڑھنا ہے دھیرے دھیرے آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

☆ تنظیم نصاب کے تمام طریقوں میں موضوعاتی طریقہ سب سے آسان اور سادہ طریقہ ہے۔ اس میں مضمون کے عنوانات کو اس کی اہمیت کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے اور اسے تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

☆ موجودہ دور میں نصاب کی تنظیم کی اہم بنیاد نفسیات ہے۔ زمانہ قدیم میں نفسیات پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی تھی لیکن عصری نصاب تعلیم میں نفسیات اور اس کے اصولوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی متعلم کے نفسیاتی تقاضوں اور خواہشات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نصاب کی تنظیم کی جاتی ہے۔

☆ حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں تعمیراتی طریقہ جدید رجحانات کا اہم ترین مثال ہے۔ تعمیری نصاب سے مراد یہ ہے کہ نصاب ایسا ہو کہ سیکھنے والا معلومات کو حاصل کرنے سے زیادہ سیاق وسباق کے مطابق معلومات اور علم کو تعمیر کرنے پر زور دینے والا ہو، کیونکہ معلومات، ذاتی تجربات اور ماحول کے مفروضات کی بنیاد پر تعمیر کیے جاتے ہیں۔

6.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

(A) مختصر جواب والے سوالات

1. نصاب کے معنی ومفہوم واضح کیجیے۔

2. حیاتیاتی سائنس کی تدوین نصاب کے کسی چار اصولوں کو بیان کیجیے۔

3. نصاب کی تنظیم کے ہم مرکزیت طریقہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔

4. نصاب کے تعمیراتی طریقہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

5. حیاتیاتی سائنس میں فنکاری اور دستکاری کی کیا اہمیت ہے؟

(B) طویل جواب والے سوالات

1. حیاتیاتی سائنس کے تنظیم نصاب کے مختلف طریقے کی وضاحت کیجیے۔

2. حیاتیاتی سائنس کے تدوین نصاب میں جدید اور موجودہ رجحانات پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

3. سائنس کے نصاب کے متعلق قومی نصابی خاکہ 2005 کی اہم سفارشات کا جائزہ پیش کیجیے۔

4. قومی نصابی خاکہ برائے تعلیم اساتذہ 2009 میں سائنس کے اساتذہ سے متعلق اہم سفارشات بیان کیجیے۔

5 حیاتیاتی سائنس میں مقامی نصاب اور مقامی اختراعی عمل کے تصور کو واضح کیجیے۔

6.12 فرہنگ

طفل مرکزیت اصول	Principle of chlid centredness
یکجہتی کا اصول	Principle of Integration
تجربات کی کلیت کا اصول	Principle of totality of experience
تنوع کا اصول	Principle of variety
لچک کا اصول	Principle of flexibility
ہم آہنگی کا اصول	Principle of harmony
کمیونٹی مرکزیت کا اصول	Principle of child centredness
سرگرمی مرکزیت کا اصول	Principle of activity centredness
جمہوری اقدار کے فروغ کا اصول	Principle of dveloping democratic values
افادیت کا اصول	Principle of utility
تخلیقیت کا اصول	Principle of creativity
ثقافت کی تحفظ کا اصول	Principle of preservation of culture
ہم مرکزیت طریقہ	Concentric Approach
موضوعاتی طریقہ	Topical Approach
نفسیاتی طریقہ	Psychological Approach
منطقی طریقہ	Logical Approach

Learner centred Approach	متعلم مرکوز طریقہ
Subject centred Approach	مضمون مرکوز طریقہ
Behaviourist Approach	کرداریت طریقہ
Constructivist Approach	تعمیر طریقہ
Reflective Thinking	انعکاسی سوچ
Cognitive validity	وقوفی معقولیت
Content validity	موادکی معقولیت
Process validity	طریقہ عمل کی معقولیت
Historical validity	تاریخی معقولیت
Environment validity	ماحولیاتی معقولیت
Moral validity	اخلاقی معقولیت

1.13 مجوزہ مطالعہ جات

☆ Agarwal, D. D. (2001). Modern methods of Teaching Biology, New Delhi: Sarup & Sons.

☆ Aggarwal, J. C. (1990), Curriculum Reforms in India, Delhi, Doaba House.

☆ Ahmad, Jasim (2011). Teaching of Biological Science, New Delhi: PHI Learning Pvt. Ltd.

☆ Eisner, E. W. (1979), The Educational Imagination, New York, Millan.

☆ John, Dewey (1996), The Child and the Curriculum: the School and Society, Phoenix, USA.

☆ Murunalini, T. (2007), Curriculum Development, Neelkamal Publications Pvt. Ltd., Hyderabad.

☆ Ministry of Education (1966), Education and National Development, Report of the Education Commission 1964-66. Reprinted in 1971 by NCERT, New Delhi.

☆ Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.

☆ Navneet Bhalla (2007), Curriculum Development, Author Press, Delhi.

☆ NCERT (1975), The Curriculum for the Ten-year School: A Framework, NCERT, New Delhi.

☆ NCERT (1988), National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, NCERT, New Delhi.

☆ NCERT (2000), National Curriculum Framework for School Education, NCERT, New Delhi.

☆ NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi.

☆ P. Ameetha (2006). Methods of Teaching Biological Science, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

☆ قومی درسیات کا خاکہ -2005، اردو ایڈیشن (2008)، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی۔

☆ ملک محمد موسیٰ، شازیہ رشید (2003)، نایاب تعلیم کی جہتیں، جدران پبلی کیشنز، لاہور۔

☆ ملک محمد موسیٰ، شازیہ رشید (2007)، سکنڈری ایجوکیشن، جدران پبلی کیشنز، لاہور۔

☆ ملک محمد موسیٰ، شازیہ رشید (2008)، تدوین نصاب اور تدریس، جدران پبلی کیشنز، لاہور۔

☆ ڈی۔این۔شرما، آر۔ایس۔شرما (1980)، سائنس کی تدریس، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی۔

☆ وزارت حسین، ودودالحق صدیقی (2007)، سائنس کی تدریس، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

☆ سائنس کی تدریس، سائنس میں تدریسی منصوبہ بندی اور تعین قدر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور IGNOU کورس مواد۔

اکائی 7 : حیاتیاتی سائنس کے لیے تدریسی وسائل اور حکمت عملیاں
Instructional Resources & Strategies for Biological Sciencs

ساخت

7.1: تمہید (Introduction)

7.2: مقاصد (Objectives)

7.3: نصاب کی اضافی اور امدادی اشیا (Curriculum Accesories and Support Materials)

7.3.1: درسی کتب (Text Books)

7.3.2: جرائد (Journals)

7.3.3: ہدایتی کتابچے (Hand Books)

7.3.4: طلبا کی مشقوں کی کتب (Student'sWork Books)

7.3.5: نمائشی اور تجربہ گاہ کے سامان (Display and Laboratory Material)

7.3.5.1: نمائشی سامان

7.3.5.2: تجربہ گاہ کے سامان

7.4: ایڈگرڈیل کے اکتسابی تجربات کا مخروط (Edgardale Cone of Experience)

7.5: تدریسی امدادی اشیا کی اہمیت اور قسمیں (Importance and Types of Teaching Aids)

7.5.1: تدریسی امدادی اشیا کی درجہ بندی (Classification of Teaching Aids)

7.5.2: حرکت کی بنیاد پر امدادی اشیا کی درجہ بندی (Classification of Teaching Aids on the Basis of Motion)

7.5.3: ابعادی اعتبار سے امدادی اشیا کی درجہ بندی

(Classification of Teaching Aids on the Basis of Dimensions)

7.5.4: تظلیل کے اعتبار سے تدریسی امدادی اشیا کی درجہ بندی

(Classification of Teaching Aids on the Basis of Projection)

7.6: معلوماتی اورترسیلی ٹکنالوجی (Information and Communication Technology)
7.6.1: ICT کی تعریف
7.6.2: ICT کے تعلیمی فوائد
7.6.3: تعلیم میں ICT کے استعمال کے دیگر فوائد
7.6.4: تعلیم میں ICT کی وسعت
7.6.5: تدریسی واکتسابی عمل میں ICT کا استعمال
7.6.6: ملٹی میڈیا کے وسائل
7.7: علم نباتات وعلم حیوانات میں عملی کام کی اہمیت (Importance of Practical Work in Botony and Zoology)
7.7.1: حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ
7.7.2: ابتدائی طبی امداد
7.7.3: تجربہ گاہ میں تجربہ کرنے کا طرز عمل
7.7.4: تجربہ گاہ سے متعلق ہدایتی کارڈ تیار کرنا
7.8: ٹھوس اور مجرد تصورات کے لیے بہتر شدہ آلات
(Development of Improvised Apparatus for Concrete and Abstract Concepts)
7.9: یادرکھنے کے نکات (Points to Remember)
7.10: اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)
7.11: مجوزہ کتب (Suggested Books)

7.1: تمہید:

کسی بھی مضمون کی تدریس ایک پیچیدہ عمل ہوتا ہے۔اس عمل میں معلم ،متعلم ،تدریسی نصاب ،تدریسی طریقہ اورتدریسی وسائل سبھی اپنا اپنا کردارادا کرتے ہیں۔پچھلی اکائیوں میں آپ نے حیاتیاتی سائنس کے نصاب اوراس کی تدوین کی مختلف طرز رسانیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔اس اکائی میں آپ تدریس کوموثر بنانے کے لیے مختلف تدریسی وسائل اوران کے استعمال کے بارے میں واقفیت حاصل کریں گے۔

7.2: مقاصد:

اس یونٹ کی تدریس کے بعدآپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

1. درسی کتب کے علاوہ تدریس کے اضافی اورامدادی مواد کے بارے میں جانیں۔
2. ایڈگرڈیل کے امدادی اشیاءاورتجربات کے مخروط کوسمجھیں۔
3. امدادی اشیاءکی اہمیت نیزملٹی میڈیااورICT کے تعلیمی میدان میں فوائدتحریرکرسکیں۔
4. حیاتیاتی سائنس میں عملی کام کی اہمیت سمجھ سکیں اورتجربہ گاہ میں سامان کی حفاظت کے اقدامات بتاسکیں۔
5. مختلف تصورات کی تفہیم کے لیے متبادل آلات خودتیارکرسکیں۔

.6 اکتساب میں مختلف امدادی اشیاء اور تجربات کی اہمیت بتا سکیں۔

.7 تجربہ گاہ کے تئیں ذمہ داریاں تحریر کرسکیں۔

7.3: نصاب کی اضافی اور امدادی اشیا (Curriculum Accesories and Support Materials)

کسی بھی مضمون کی تدریس کے مقاصد کے حصول میں نصابی کام اور سرگرمیاں ایک آلہ یا اوزار (tool) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بات حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے لئے بھی صادق ہے حیاتیاتی سائنس کا استاد بھی حیاتیاتی سائنس کے نصاب کو استعمال کر کے کسی بھی درجۂ جماعت اور تعلیمی سطح کے مقاصد کو حاصل کرسکتا ہے۔ دراصل کافی حد تک کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ نصاب کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔ حیاتیاتی سائنس کی تدریس میں نصابی کاوشوں کو مؤثر بنانے میں تدریسی طریقے اور تراکیب کی بہت اہمیت ہے۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استاد کو ہم نصابی اور غیر رسمی طریقوں سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔ کئی اضافی اور امدادی اشیاء استاد کو کمرہ جماعت، ورکشاپ اور تجربہ گاہ میں کامیاب تدریس میں مددگار ہوتی ہیں۔ ان اضافی امدادی اشیاء میں درسی کتب (text book) وجرائد (Journals)؛ ہدایتی کتابچہ (handbooks)؛ اخبار؛ میگزین، ماڈل، گراف، چارٹ، نقشے، نمائشی بورڈ (display board) وغیرہ شامل ہیں۔

7.3.1 درسی کتب۔(text books)

کسی بھی مضمون کے مطالعہ یا علم کے لئے درسی کتب کی نمایاں اور مرکزی اہمیت ہے۔ استاد کو تدریس کے لئے اور طلباء کو اکتساب کے لئے ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو مضمون کی وسعت اور حدود کا علم ہوجاتا ہے۔ مخصوص مضمون کا مواد تجربہ کار اساتذہ اور مشہور مصنفین تیار کرتے ہیں جو درسی کتب کی شکل میں طلباء اور اساتذہ کو فوری طور سے دستیاب ہوجاتا ہے۔ اس طرح درسی کتب کی وجہ سے طلباء اور اساتذہ کے وقت اور ان کی محنت کی بچت ہوتی ہے۔

درسی کتب قدیم ترین اکتسابی مواد ہے جن کا استعمال آج بھی ہوتا ہے۔ یہ درسی کتب تعلیمی اداروں میں مطالعہ کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ درسی کتب میں ہدایتی خطوط اور مضمون کے بنیادی اصول شامل ہوتے ہیں۔ انگریز مضمون نگار بیکن (Bacon) کا کہنا ہے کہ درسی کتاب ''اس میدان کے ماہرین لکھتے ہیں اور جس کو کمرۂ جماعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جس میں تدریسی تراکیب بھی دی جاتی ہیں''۔ تعلیمی ڈکشنری درسی کتاب کو استاد کے لئے ایک اوزار بتاتی ہے۔ ایجوکیشنل ریسرچ کے انسائیکلوپیڈیا کے مطابق:

> ''ایک درسی کتاب اسکولوں کالجوں میں استعمال ہونے والا ایسا آلہ ہے جس سے تدریسی پروگرام کو مدد ملتی ہے۔ روزانہ کے استعمال کے لئے یہ ایک چھپی ہوئی، سخت جلد میں طالب علم کے لئے ہے''۔

درسی کتب سے مضمون کے معیار کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ذریعہ استاد کو نصاب کی تفصیل معلوم ہوجاتی ہے۔ اس سے کمرۂ جماعت میں تدریس میں مدد ملتی ہے۔ اس میں تدریسی طریقے اور طلباء کے حصول کی تعین قدر کے لئے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ درسی کتب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نہ صرف اسکول کے اندر مختلف درجات میں بلکہ ملک اور اس خطے کے اسکولوں کے درمیان بھی یکسانیت اور ایک معیار قائم رہتا ہے۔

حیاتیاتی سائنس میں درسی کتب سے مزید فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں اختصار اور سائنٹفک حقائق اور عمل پر زور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے ہر مرحلے پر اس کی اہمیت ہے۔

حیاتیاتی سائنس کی تعلیم کو مؤثر بنانے کے لئے حیاتیاتی سائنس کی درسی کتب میں ذیل میں دی گئیں اہم خصوصیات ہونی چاہیے۔

1۔ درسی کتب کو نصاب کے لحاظ سے لکھا جانا چاہیے۔ اس میں جس درجہ کے لئے لکھی گئی ہے اس کے معیار کا خیال رکھنا چاہیے۔

2۔ درسی کتب تجربہ کار اور قابل مصنفین ہی کی لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔ جن کو مضمون پر پورا عبور ہو اور جو تخلیقی تحریر جانتے ہوں۔

3۔ درسی کتب حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے اغراض ومقاصد کے مطابق ہونی چاہیے۔

4۔ مواد کا مناسب انتخاب۔درسی کتب کے لئے موزوں مواد ہی سب سے اہم ہے۔اس میں ذیل میں دیئے گئے نکات کا خیال رکھنا چاہیے:

(i) جس درجہ کے لئے لکھی گئی ہے اس کے لحاظ سے معیار ہو۔

(ii) اس میں تازہ ترین علمی عنوانات شامل ہوں اور مصنفین کے اصل مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہو۔

(iii) درسی کتاب تازہ ترین تدریسی طریقوں پر مبنی ہو۔

(iv) اس میں حیاتیاتی سائنس کے میدان میں جو نئے اور انوکھی دریافتیں، جدید ٹیکنولوجی اور مہارتیں اور ایجادات معلوم ہوتی ہیں اور جو سماج اور قوم کے لئے مفید ہوں شامل کئے جائیں۔

(v) درسی کتب طلباء کی ضرورتوں کے مدنظر ہوں۔مواد کی ماحول سے مناسب مطابقت ہو۔

(vi) درسی کتاب کے مواد کا دوسرے مضامین کے درسی مواد سے تعلق کو ظاہر کرنا چاہیے۔

(vii) درسی کتاب میں استاد اور طالب علم کے لئے مناسب مشورے اور رہنمائی بھی دی جانی چاہیے۔بالخصوص تجربہ گاہ کے کام کے سلسلے میں، سائنسی مواد اور سامان کے بارے میں اور میوزیم اور سائنسی اہمیت کی جگہوں پر گھومنے جانے کے لئے۔

(viii) ہر باب کے بعد اس کا خلاصہ بھی دینا چاہیے۔

(ix) ہر باب کے بعد اہم مسائل، مشق کے لئے کام اور سائنٹفک حقائق اور اصولوں کی نشاندہی کی جانی چاہیے۔

(5) اسلوب اور زبان: اسٹائل اور زبان کے لئے ذیل کے نکات سامنے ہوں:

(a) زبان صاف اور سلیس اور دلچسپ ہو جو بچوں کے عمر اور معیار کے مطابق ہو۔

(b) درسی کتب کی زبان زود فہم اور درجہ کے معیار کے لحاظ سے ہو۔

(c) کتاب میں اشیاء اور اصولوں کو سمجھانے کے لئے کافی تعداد میں تصاویر، چارٹ اور خاکے شامل کرنا چاہیے۔

(d) سائنٹفک حقائق اور اصولوں کی مناسب گروہ بندی اور ترتیب کرنا چاہیے۔نمایاں کرنے کے لئے جلی حروف کا استعمال کرنا چاہیے۔

(e) زبان میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو اور غلطیوں سے پاک ہو۔

(f) کتاب میں استعمال کئے گئے فارمولے، علامتیں (symbols) اور اصطلاحات عام چلن کی اور ہمہ گیر ہوں۔

(6) مواد کی ترتیب: مواد کو مختلف ابواب میں دقت اور دلچسپی کے لحاظ سے ترتیب دینا چاہیے۔ذیل کے نکات کا خیال رکھنا چاہیے۔

(i) مشمولات کی فہرست میں ہر باب کی تفصیلی نکات اور اہم حصوں کی نشاندہی ہو۔

(ii) مختلف ابواب کسی خاص نظریہ سے ترتیب دیئے جانے چاہیے۔ان کا آپسی تعلق ظاہر ہو۔

(iii) عنوانات اور مواد تدریس اور اکتساب کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہوں: مثلاً: ''آسان سے مشکل کی سمت''، مادّی رٹھوس سے مجرد کی طرف (Concrete to abstract) حرکت سے خیال کی طرف (action to thought)۔

(iv) مواد کو ہم مرکز دائرے کے اصول (Principle of Concentric order) کے مطابق ترتیب دینا چاہیے۔یعنی گذشتہ کلاس کی کتاب اور آگے آنے والی کلاس کی کتاب سے تعلق اور رشتہ ظاہر ہو۔

(v) نفسیاتی اور منطقی ترتیب دونوں ہی کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

(7) کتاب کی چھپائی میں اور ظاہری شکل۔

(i) کتاب کی چھپائی میں اچھی روشنائی اور عمدہ کاغذ یعنی معیاری خوبی کا استعمال کرنا چاہیے۔

(ii) کتاب میں شامل تصاویر اور چھپائی میں حروف کا سائز وغیرہ بھی طلباء کی عمر اور ذہنی سطح کے لحاظ سے ہو۔

(iii) کتاب کی ضخامت بھی طالب علم کی عمر اور اہلیت کے لحاظ سے ہو۔

(iv) کتاب کی جلد مناسب اور دلکش و خوبصورت ہو۔

(8) کتاب کا ایڈیشن پرانا نہ ہو۔ جہاں تک ممکن ہو کتاب رواں سال میں چھپی ہو اور گذشتہ ایڈیشن کے مقابلے میں بہتر ہو۔ کتاب بازار میں آسانی سے دستیاب ہو اور اس کی مناسب قیمت ہو۔

درسی کتاب کے فوائد اور خوبیاں:

سائنس کی درسی کتاب کے ذیل میں دئے گئے فائدے ہیں:

(i) درسی کتب کو رسمی اور غیر رسمی دونوں قسم کی تدریس میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(ii) یہ کمرۂ جماعت کے علاوہ گھر پر بھی مطالعہ کے لئے کام آتی ہے۔

(iii) درسی کتب میں اطلاعات و علم کو ایک ترتیب سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کو منظم طور سے اکائیوں میں درجہ بند کیا جا سکتا ہے۔

(iv) جدید علوم اور تصورات کو یکجا کر کے اچھی خوبی کی درسی کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔

(v) اچھی درسی کتاب میں حواشی و مشقوں کے ذریعہ اکتساب کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

(vi) درسی کتاب سے مضمون کے مواد کو ذہن اور بینائی سے بار بار دوہرانے سے یادداشت یا حافظہ اچھا ہو جاتا ہے۔

(vii) فلم اور ٹیلی ویژن کی طرح، درسی کتب بھی فوری ترسیل میں مددگار رہوتی ہیں۔ طالب علم اپنی دلچسپی اور رفتار سے مطالعہ کر سکتا ہے۔

درسی کتب کی تحدیدات یا نقصانات:

(i) روایتی طور سے تیار کردہ درسی کتب سے رٹنے کی عادات بنتی ہیں، تنقیدی تجزیہ اور انوکھے خیالات کا موقع نہیں ملتا۔ اختراعی تخیل اور آزاد تجربہ فروغ نہیں پاتا۔

(ii) درسی کتب اکثر غیر دلچسپ اور خشک معلوم ہوتی ہیں۔ بچوں کو ان کو پڑھنے کی ترغیب نہیں ملتی۔

(iii) اکثر درسی کتب فرسودہ اور تازہ ترین علم سے عاری ہوتی ہیں۔

7.3.2: جرائد (Journals)

آج کل اسکولی نصاب کے ہر مضمون میں روز بروز علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بالخصوص سائنس کے میدانوں میں آئے دن نئی ایجادات اور دریافتیں سامنے آ رہی ہیں۔ اور اسی کے مطابق طریقۂ تدریس میں بھی زمانہ کے تقاضوں کے لحاظ سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ سائنس کے جرائد میں کسی خاص موضوع پر کئی مضامین ایک ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ استاد اپنے آپ کو تازہ ترین واقعات اور ایجادات سے واقف رکھ سکتا ہے۔ چند ذہین طلباء بھی ان جرائد میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کی اس رجحان سے مستقبل کے سائنس داں اور ٹیکنیشین بن سکتے ہیں۔ اسکول کی لائبریری میں ایسے جرائد منگائے جانا چاہیے۔ تاکہ حیاتیاتی سائنس کے اساتذہ کو اپنا علم وسیع کرنے میں مدد ملے۔

جریدہ ایک تعلیمی میگزین ہے جس میں تعلیمی محقق، طلباء اور اساتذہ اپنے تحقیقی مضامین شائع کراتے ہیں۔

جرائد دوطرح کی سطح پر شائع ہوتے ہیں: ایک قومی اور دوسرے بین الاقوامی۔ دونوں کی تعلیمی حلقوں میں اپنی اہمیت ہے۔ بین الاقوامی جرائد کی قومی جرائد کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت ہے ۔ ہر جریدے کا اپنا ایک نمبر ہوتا ہے جس کو ISSN نمبر کہتے ہیں ۔جس کے معنی ہیں International Standard Serial Number۔اسی طرح ہر جریدے کی اہمیت اس کے SJIF یعنی Scientific Journal Impact Factor سے پہچانی جاتی ہے۔آج کے دور میں ہر مضمون کا اپنا ایک یا ایک سے زیادہ جریدہ ہر سال شائع ہوتا ہے۔ جریدے میں تحقیقی مضامین شائع کرانے سے اساتذہ کی پیشہ ورانہ اہلیت قائم ہوتی ہے۔ جرائد میں مضامین شائع ہونے سے اساتذہ ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہوتے ہیں۔ یہ تبادلۂ خیالات اور بحث مباحثہ کا ایک مؤثر ذریعہ (Platform) بن جاتا ہے۔اور یہ کاوشیں اساتذہ کی پیشہ ورانہ ذاتی ترقی میں بھی معاون ہوتی ہیں۔

7.3.3: ہدایتی کتابچے

ہدایتی کتابچے استاد کے لیے کافی کارآمد ہوسکتے ہیں۔اگر اس طرح کے ہدایتی کتابچے درسی کتب کے ساتھ فراہم کی جائیں تو تدریس واکتساب مؤثر ہوسکتا ہے۔اساتذہ کو عموی اور مخصوص مقاصد کو تربیت اور ہدایتی کتب سے آسانی سے سمجھایا جاسکتا ہے۔''ہدایتی کتب'' کو اس طرح تیار کرنا چاہیے کہ وہ استاد کے لئے'' دوست، فلاسفر اور رہنما'' ثابت ہو۔حیاتیاتی سائنس کے استاد کے لیے اس طرح کی ہدایتی کتب کئی طرح سے مفید ہوسکتی ہیں؛ یعنی:

(i) مضمون میں مقررہ نصاب کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

(ii) نصاب کے درس وتجربات کو سالانہ یا ماہانہ اور روزانہ کے کام میں تقسیم کرسکتا ہے۔تاکہ اپنے طلباء کو زیادہ مؤثر اور دلچسپ تدریس کرسکے۔

(iii) کلاس میں تدریس کیے ہوئے مواد کا موزوں تجزیہ کرسکتا ہے۔

(iv) کسی سبق یا عنوان کو پڑھانے کے لئے خاص طریقے، ٹیکنیکس، تراکیب یا امدادی مواد سے واقفیت ہوسکتی ہے۔

(v) کلاس، تجربہ گاہ یا میدان میں علم اور عنوانات کی مؤثر ہدایات دے سکتا ہے۔

(vi) عملی کام میں حیاتیاتی سائنس کا استاد اچھی نگرانی کرسکتا ہے۔

(vii) حیاتیاتی سائنس کا استاد اپنے طلباء کی اکتساب کے مختلف پہلوؤں جیسے ادارتی، حرکی۔ نفسیاتی اور برتاؤوی، کا تعین قدر کرسکتا ہے۔

7.3.4: طلباء کی مشقوں کی کتاب

طلباء کی مشق اور تفہیم کے لئے مشقی کتاب تیار کی جاتی ہے۔حیاتیاتی سائنس کے طلباء کو مشقی کتب سے آزادی سے کام کرنے سے حقائق اور اصولوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ انفرادی طور سے طلباء زبانی یا تحریری، نظریاتی یا عملی کام کی مشق کرسکتے ہیں۔اس عمل سے استاد کو بھی بچوں کے انفرادی فرق کا علم ہوسکتا ہے۔جس سے وہ ان کو بہتر مشورہ اور رہنمائی دے سکتا ہے۔

عموماً یہ مشقی کتب، کتاب کی ہی شکل میں بازار میں دستیاب ہوتی ہیں۔ان کتابوں کے مصنفین عموماً تجربہ کار اور ماہر ہوتے ہیں۔

بہت سے ماہرین تعلیم اور دانشور اس قسم کی مشقی کتب کے خلاف ہیں۔لیکن ان کے زیادہ تر اعتراضات مشقی کتب کا نامناسب استعمال سے نہ کہ ان کتابوں کے مقاصد یا ان کے مواد کے۔ استاد کو ان کتابوں کا اپنے طلباء کو مناسب استعمال سکھانا چاہیے۔حیاتیاتی سائنس کے استاد کو مشقی کتب کے سلسلے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

(1) مشقی کتب تدریس میں ایک امدادی حیثیت رکھتی ہیں نہ کہ یہ ان کی کوئی اور آزاد اہمیت ہے۔

(2) استاد کو مشقی کتاب کافی غور وفکر ومطالعے کے بعد منتخب کرنا چاہیے۔

(3) مشقی کتاب کے ساتھ ساتھ استاد کو چاہیے کہ خود اپنے خیالات اور مشورے کے مطابق نئے کام اور نئی مشقیں طلباء کو دے تا کہ وہ اپنے انفرادی فرق کے مطابق فائدہ اٹھائیں۔

(4) مشقی کتب استاد کے لئے اپنے فرائض سے فرار ہونے کا بہانہ نہیں ہونا چاہیے۔طلباء کو مشقی کتب میں مشغول کر کے اپنے ذاتی کام یا کسی اور کام میں نہیں لگنا چاہیے۔مشقی کتب کا فائدہ جب ہی ہوگا جب استاد مناسب نگرانی کرے اور طلباء کی دقتوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

(5) بچوں کو مناسب مشق دینے کے لئے محض مشقی کتب پر اکتفا نہ کرے۔حیاتیاتی سائنس کے استاد کو اپنے جوش، خوشدلی اور دلچسپی سے مشقی کتب کی سرگرمیوں کو کامیاب بنانا چاہیے۔

(6) جہاں تک ممکن ہو، استاد کو چاہیے طلباء کو اپنی غور وفکر کی سطح اور اپنے تخیل بلند کرنے میں مدد کریں۔وہ اپنی مشقوں میں تخلیقی سطح پیدا کریں۔اور کام کو خود کرنے کی پہل کریں۔وہ اپنی مشقی کتب کے ذریعہ چیزوں کی صحیح نوعیت سے واقف ہونے کی کوشش کریں۔

(7) طلباء کے انفرادی کام استاد کو چاہیے کہ اس کا ریکارڈر کھے تا کہ وقت ضرورت ضروری مشورہ بھی دیا جاسکے اور ان کا تعین قدر بھی ہو سکے۔

(8) طلباء کو اکثر مشقی کتاب کے اندر ہی لکھنا ہوتا ہے۔استاد کو چاہیے کہ وہ دیکھے طلباء مکمل جملوں میں لکھ رہے ہیں اور صحیح جگہ پر لکھ رہے ہیں۔کسی بھی قسم کی لاپرواہی کو جگہ نہیں ملنا چاہیے۔

(9) جہاں بھی ضروری ہو طلباء کی ہر قسم کی مدد کرنا چاہیے۔

7.3.5- نمائشی اور تجربہ گاہ کے سامان

7.3.5.1: نمائشی سامان

سلائڈ پروجیکٹر (Slide projector) کے ذریعہ نمائشی سلائڈ : (Display Slides) کو مخصوص سائز میں (عموماً "4 x "¼ 3 یا "2"x2) دکھایا جاسکتا ہے۔اس میں ڈرائنگ اور تصاویر وغیرہ ہوتی ہیں۔اسکرین (Screen) پر تصاویر اور مواد کو بڑا کر کے دکھایا جاسکتا ہے۔سلائڈز کو تدریس کا کافی مؤثر طریقہ سمجھا جاتا ہے۔جس کے ذریعہ حیاتیاتی سائنس کے مختلف تصورات، اصولوں اور عمل کو طلباء کو سمجھایا جاسکتا ہے۔

ان سلائڈز کو بازار سے خریدا جاسکتا ہے۔اور سمعی ، بصری لائبریری، دوسرے شعبوں اور اداروں سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔تاہم یہ بہتر ہوگا اگر متعلق استاد طلباء کے تعاون سے خود ان سلائڈز کو تیار کرے۔سلائڈز کئی طرح سے بنائے جاسکتے ہیں: ہاتھ سے سادا سلائڈز؛ فوٹوگرافک سلائڈز اور کمپیوٹر کے ذریعہ بنائے گئے سلائڈز۔

کسی خاص سبق کے لئے استاد کو چاہیے کہ پہلے ہی سے سلائڈز تیار کرے۔

پردے پر سلائڈز کو دکھانے کے لئے (slide-cum-filmstrip) پروجیکٹر یا خودکار (automatic) سلائڈ پروجیکٹر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔اول الذکر میں سلائڈز کو ہاتھ کے ذریعہ ایک ایک کر کے سلائڈ کیریر (Slide Carrier) میں ڈالا جاتا ہے۔جب کہ خودکار پروجیکٹر میں ایک ساتھ بہت سے سلائڈز ڈالے جاسکتے ہیں اور بٹن دبا کر ایک ایک کر کے دکھایا جاسکتا ہے۔

تدریس واکتساب میں نمائشی سلائڈز کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں ۔ہم کسی بھی شئے یا عمل کو پردے پر بڑا کر کے دکھا سکتے ہیں جس کو بڑی تعداد میں طلباء کو ایک ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔سلائڈز کو دکھانے کے لئے جو سامان چاہیے وہ زیادہ مہنگا بھی نہیں ہوتا۔ان کی تیاری اور رکھ رکھاؤ بھی آسان ہوتا ہے۔ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ سلائڈز کی بڑی تعداد اور ترتیب سے دکھایا جاسکتا ہے۔اسی لیئے اسکول اور کالجوں میں سلائڈز کا استعمال عام ہوگیا ہے۔
اس کے خاص فائدے یہ ہیں:

(1) بچے پروجیکٹڈ تصویر پر اچھی توجہ دے سکتے ہیں۔

(2) تدریس واکتساب میں کافی دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

(3) کسی بھی عنوان یا سبق کی تدریس میں سلائڈز بہت مددگار ہوتے ہیں۔

(4) سلائڈز سبق کے دوہرانے اور مشق کے لئے اور مہارت کو مضبوط بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

(5) سلائڈز کی مدد سے طلباء کی علمی سطح اور تفہیم کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

(6) سلائڈ زاسکرین پر بہت دیر دکھائی جاسکتی ہیں۔ بحث ومباحثہ کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔

(7) سلائڈز سے کمرہ جماعت میں تنوع پیدا ہوتا ہے جس سے دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے اور ماحول کی خشکی اور سستی و یکسانیت ختم ہوتی ہے۔

(8) کمرۂ جماعت میں سلائڈز کی مدد سے تخلیقی اور تعمیری نظم وضبط قائم ہو جاتا ہے۔اور ماحول فرحت بخش وسازگار بن جاتا ہے۔

(9) سلائڈز کی وجہ سے طلباء میں فعال ہو کر حصہ داری اور ردعمل کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

(10) سلائڈز سے تصاویر کو بڑا کر کے بھی دکھایا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے بڑی تعداد میں طلباء ایک ساتھ تصاویر دیکھ سکتے ہیں۔ نیا پیراگراف نمائشی مواد میں سلائلڈز کے علاوہ کئی طرح کے پودے اور جانور، کیڑے مکوڑ یا پنی اصل شکل میں محفوظ کر کے رکھے جاسکتے ہیں۔ پودوں میں محفوظ رکھے ہوئے (algae)(preserve)، fungi، bry ophytes، pteridophytes؛ gymnosperms (cones وغیرہ)؛ اور (angiosperm) پودوں کے مختلف حصے؛ ان سب کو ہی دکھایا جاسکتا ہے۔

جانوروں میں بھی بہت سے محفوظ رکھے ہوئے نمونے دکھاتے جاسکتے ہیں۔ان میں شامل ہیں: coelentrates,porifera: چپٹے اور گول کیڑے (worms)، malluscums (Snails)؛ annelida (کیچوئے وجونک (Earthworm, Leeches) وپتنگے، تتلی، (moths) مچھلیاں (fish)؛ amphibians (مینڈک ٹوڈ وغیرہ)، reptiles (lizard,snakes)؛ چڑیاں اور مختلف چھوٹے جانور جیسے خرگوش، گلہری وغیرہ۔ انسانی ہڈیوں کے ڈھانچہ یا مختلف بڑے جانوروں کے ڈھانچہ بھی دکھائے جاسکتے ہیں۔آجکل dinasaurs کے ڈھانچہ skeleton یا ان کے جمے ہوئے انڈوں کو دکھانے کی اہمیت زیادہ رہی ہے۔

محفوظ کیے ہوئے نمونوں کے علاوہ بہت چھوٹے یا بہت بڑے جانوروں کے ماڈل کو بھی نمائش کے لئے رکھا جاتا ہے۔جانوروں کو Stuffed کر کے بھی دکھایا جاسکتا ہے ان میں مگر مچھ، چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ شامل ہیں۔ کیڑوں اور میڈک کی زندگی کا دائرہ/دورحیات (lifecycle) کو بھی رنگین ماڈل کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے۔اسکول کے میوزیم میں تنا (stem) وپتے (leaves) اور پھولوں کو ہربیریا (Herbaria) میں رکھا جاتا ہے۔مختلف نظام کے چارٹ مثلاً ہاضمہ کا نظام ودوران خون (circulatory) کا نظام، اعصابی (nervous) نظام، کو دکھایا جاسکتا ہے۔ایسے ماڈل جس میں مختلف اشیا کو بنانے کے مراحل ہوں ان کو بھی دکھایا جاسکتا ہے۔مثلاً ماچس، پنسل وغیرہ۔

7.3.5.2: تجربہ گاہ کے سامان

حیاتیاتی سائنس کی لیب میں موجود مختلف قسم کے سامان سے تدریسی۔اکتسابی کوششوں کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔اسکولوں کی حیاتیاتی سائنس کی لیب میں اس قسم کا تمام ضروری سامان ہونا چاہیے جس سے تدریس واکتساب میں مدد ملے۔حیاتیاتی سائنس کا استاد لیب میں موجود اشیا کا تدریس میں ذیل کے لحاظ سے استعمال کرسکتا ہے:

(1) حیاتیاتی سائنس کے کئی حقائق محض زبانی بتانے سے سمجھانا آسان نہیں ہے۔لیب کے مواد اور سامان سے حقائق کی مناسب تدریس ہو سکتی ہے۔مثلاً جانوروں اور پودوں کے cell structure کو سلائڈز کی مدد سے تشریح کی جا سکتی ہے۔

(2) حیاتیاتی سائنس کے اطلاقی پہلو سے بہت عمل اور اصولوں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔مثلاً کھانے کی اشیاء میں ملاوٹ (adulteration in food stuff) کو دکھانے کے لئے لیب میں موجود سامان جیسے ٹسٹ ٹیوب، ٹسٹ ٹیوب اسٹینڈ، مختلف کیمیکل کے استعمال سے ''ملاوٹ'' کو دکھایا جا سکتا ہے۔

(3) لیب کے مختلف اشیاء کی مدد سے طلباء کو عملی تجربہ دیا جا سکتا ہے۔تاکہ طلباء تنہا یا تعاون سے کام کر سکیں۔مثلاً پانی کو ''خالص'' (purify) بنانا و پانی کی آلودگی یا سختی (hardness) دور کرنا، جانور اور پودوں کے cell میں فرق، مختلف قسم کے چھوٹے اور مہین جانوروں کی مخصوص خاصیتیں۔یہ سب حیاتیاتی سائنس کے استاد کو لیب میں دکھانا چاہیے۔

(4) مختلف سامان کے ذریعہ اصولوں کے اطلاق کو سمجھایا جا سکتا ہے۔مثلاً بیرومیٹر (barometer)؛ تھرمامیٹر (thermameter)، یا ہائیگرومیٹر (hygrometer)؛ لیکٹومیٹر (lactometer)، ٹیلیسکوپ (telescope)، مائیکرواسکوپ (microscope) وغیرہ کا استعمال بتایا اور سکھایا جا سکتا ہے۔

حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ : (The Biological Science Laboratory)

حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ ہر قسم کے مواد اور سامان سے آراستہ ہونا چاہیے۔ذیل میں دیا گیا سامان ضرور ہونا چاہیے۔

1۔ ایک مظاہرہ کی میز (demonstration table)۔
2۔ پانی کے لیے سنک۔
3۔ بیٹھنے کے لئے اسٹول۔
4۔ دیوار جس میں کھڑکیاں ہوں اس کے سہارے مائیکرواسکوپ کے لئے میز۔اس میز میں بھی الماری (shelves) اور sinks لگے ہوں۔
5۔ الماریاں۔
6۔ aquarium اور vivarium وغیرہ کا انتظام (آبی پودوں کا حوض)۔
7۔ تختہ سیاہ۔
8۔ animal house یا گرین ہاؤس (green house)۔
9۔ تیاری کا کمرہ (preparation room)
10۔ ریفریجریٹر (Refrigerator)
11۔ گرم ہوا کا چولھا (Hot air oven)
12۔ گہوارہ (Incubator)
13۔ CentrifugeMachine and Centrifuges
14۔ water-bath
15۔ a mixer
16۔ Autoclave or pressure cooker

17۔ ٹسٹ ٹیوب

18۔ ٹسٹ ٹیوب اسٹینڈ

اپنی معلومات کی جانچ

1۔ درسی کتب اور جرائد کی اہمیت بتائیے۔

2۔ نمائشی و تجربہ گاہی سامان کی فہرست تیار کیجیے۔

7.4۔ ایڈگر ڈیل کے اکتسابی تجربات کا مثلث یا مخروط (Edgar Dale's Cone of Learning Experiences)

ایڈگر ڈیل نے 1960 میں اپنی ایک تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے اکتسابی سطح کا انحصار طلباء کی شراکت پر ہے۔ ایڈگر ڈیل تدریسی امدادی اشیاء کو انسانی حسوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ طلباء کا سیکھنے کا عمل حواس کے ذریعہ ہی تکمیل پاتا ہے۔ ایڈگر ڈیل نے اس اکتسابی عمل میں اشیاء کے کردار کو ایک مخروطی ڈائیگرام میں دکھایا ہے۔

اکتسابی تجربات کے مخروط یا مثلث میں اظہار کیا گیا ہے۔ اس مخروطی شکل کی بنیاد کا تعلق تدریسی طریقوں اور ذرایعوں پر ہے۔

عام طور سے لوگ پڑھ کر 10% یاد رکھتے ہیں؛

سُن کر 20% یاد رکھتے ہیں

دیکھ کر 30% یاد رکھتے ہیں

سن کر اور دیکھ کر 50% یاد رکھتے ہیں

کہہ کر اور لکھ کر 70% یاد رکھتے ہیں

کہہ کر اور کر کے 90% یاد رکھتے ہیں۔

سیکھنے کا زیادہ تر عمل حواس کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے۔ اس لئے حواس کو معلومات کا باب الداخلہ (Gates of knowledge) کہا جاتا ہے۔

(Cobun) نے بھی اپنی تحقیق سے حواس کے ذریعہ ہی اکتسابی عمل کی تشریح کی ہے جو حسب ذیل ہے:

ذائقہ (چکھنا) کے ذریعہ اکتساب 1% ہوتا ہے

لمس (چھونے) کے ذریعہ اکتساب 1.5% ہوتا ہے

سونگھنے (بو) کے ذریعہ اکتساب 3.5% ہوتا ہے

سماع (سننے) کے ذریعہ اکتساب 11% ہوتا ہے

بصر (دیکھنے) کے ذریعہ اکتساب 83% ہوتا ہے

مندرجہ بالا جدول سے یہ ظاہر ہے کہ حواس کی نشو و نما ہی علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کل عموی تجربات حواس پر منحصر ہیں۔ تدریسی اور امدادی آلات اکتسابی عمل میں ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتے ہیں۔

درس و تدریس میں سمعی و بصری وسائل کا استعمال ضروری ہے کیونکہ ان کے ذریعے مختلف حواس کو قوی کیا جا سکتا ہے۔ اور اکتسابی عمل کو دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ ان وسائل کی وجہ سے تجربات زیادہ مضبوط اور دیرپا یادداشت میں رہتے ہیں۔

سمعی و بصری آلات کے استعمال سے طلباء کو ذیل میں بیان کئے گئے فائدے سے حاصل ہوتے ہیں:

(i) طلباء پوری توجہ اور دلچسپی سے تدریسی عمل کو سنتے اور دیکھتے ہیں۔

(ii) طلباء کے مشاہدے کی تربیت ہوتی ہے۔

(iii) طلباء میں واضح اور صحیح تصورات بنتے ہیں۔

(iv) دیکھی ہوئی چیزیں لمبے عرصے تک ذہن نشین رہتی ہیں۔

(v) بچوں کی صلاحیتوں کو قوی بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

تدریسی عمل میں استاد مختلف سمعی وبصری آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ان میں محض الفاظ کے استعمال کے علاوہ اصل تجربات بھی شامل ہیں۔ ایڈگرڈیل نے تمام سمعی وبصری آلات کی درجہ بندی کو ایک ''تجرباتی مخروط'' یا مثلث کی شکل میں پیش کیا ہے۔اس مثلث میں سب سے زیادہ ٹھوس مادی شئے نچلے حصے میں دکھائی گئی ہے اور سب سے زیادہ خیالی شئے اور تجریدی تصورات کو بالائی حصے میں دکھایا گیا ہے۔

عام طور سے انسان تجربات کو تین اہم ذرائع سے حاصل کرتا ہے:

(i) راست لمسی تجربات۔

(ii) تصاویر، ماڈل یا پھر حقیقی اشیاء کا مشاہدہ کر کے۔

(iii) زبانی یا تحریری علامتی الفاظ کو سن کر یا دیکھ کر۔

(i) راست بامقصد تجربات (Direct Purposeful experience): یہ مخروط کے سب سے نچلے حصے سے شروع ہوتا ہے۔ان کے ذریعہ حاصل ہونے والے تجربات راست طور پر تمام حسوں سونگھنا، چکھنا، دیکھنا، سننا اور چھونا سے متعلق ہوتے ہیں راست تجربات کے ذریعہ تدریس بہت مؤثر ہوتی ہے اور اکتساب بھی دیرپا ہوتا ہے۔ جیسے تجربہ گاہ میں آکسیجن کی تیاری کو دیکھ کر طلباء عمدہ اکتساب حاصل کرتے ہیں۔

(ii) اشکالی تجربات/اختراعی تجربات (Contrived experience) یہ حقیقی شئے کی نقل ہوتے ہیں۔ جب کوئی حقیقی شئے بہت بڑی یا بہت چھوٹی ہو یا وہ شئے دستیاب نہ ہو تو ایسے حالات میں متبادل کے طور پر ماڈل کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جیسے تاج محل کو کمرہ جماعت میں لایا نہیں جاسکتا۔ یا جراثیم کو سادہ آنکھ سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ تو ایسے موقع پر ان کے ماڈل کو کام میں لایا جاتا ہے۔

(iii) ڈرامائی تجربات۔بعض واقعات کو آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ جیسے تاریخی واقعات۔تو پھر ان کو ڈراموں، کٹھ پتلی، کھیل وغیرہ کے ذریعہ کرتے ہیں۔اور تجربات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(iv) مظاہرے: (demonstration): معلم کو کام انجام دیتے ہوئے دیکھ کر طلباء تجربات حاصل کرتے ہیں۔مظاہروں کو مختلف طرح سے دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔

(v) تعلیمی سیر۔(field trips) طلباء خود جا کر چیز اور واقعات کا نظارہ کرتے ہیں اور حقیقت سے واقف ہوتے ہیں۔ جیسے آثار قدیمہ، بوٹینیکل گارڈن، چڑیا گھر، جھرنوں یا نہروں کے کناروں کی سیر وغیرہ پر لے جا کر راست تجربات فراہم کئے جاسکتے ہیں۔

(vi) نمائش (Exhibition)۔ایسی اشیاء جو کمیاب ہیں تو ان کو کمرۂ جماعت میں متبادل شکلوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نمونہ، چارٹ، ماڈل وغیرہ کی شکلوں میں ہوتی ہیں۔

(vii) متحرک فلمیں (Motion picture) متحرک فلموں کے ذریعہ تعلیمی اقدار کو دکھا کر طلباء کو دلچسپ و تجربات فراہم کئے جاسکتے ہیں۔

(viii) ریڈیو، ریکارڈنگ، غیر متحرک فلمیں (Radio, Recording,Still Picture) سمعی وبصری تجربات ریڈیو، ریکارڈنگ اور غیر متحرک فلموں سلائڈز وغیرہ کے ذریعہ دیئے جاسکتے ہیں۔ جس سے فہم آسان ہوجاتی ہے۔

(ix) بصری علامتیں (visiual, symbols): چارٹ، گراف، اسکیچ، نقشے خاکے وغیرہ بصری علامتیں ہیں۔ ان کے ذریعہ طلباء تصورات کو سمجھ کر اکتسابی تجربات حاصل کرتے ہیں۔

(x) لفظی علامت (verbal symbols) یہ مخروط کے سب سے بلند جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ اس میں کوئی لفظ، خیال، فارمولا اور اصول تو دکھایا جاسکتا جب معلم کمرۂ جماعت میں لیکچر دیتا ہے تو یہ لفظی علامات ہے۔ جس سے طلباء تجربات حاصل کرتے ہیں۔

مخروط سے یہ واضح ہے کہ راست تجربات سب سے زیادہ موثر اور بنیادی ہوتے ہیں لیکن کلاس میں ہر چیز کو لانا ممکن نہیں ہوتا ایسی صورت میں سمعی وبصری تعلیمی امدادیں استعمال کی جاتی ہیں باہر کی دنیا میں جو تجربات حاصل ہوتے ہیں ان میں نمائیشی اشیا اور متحرک تصاویر شامل ہیں۔ یہ حقیقی اشیاء کی صحیح نمائندگی کرتی ہیں۔

ایڈگر ڈیل کی درجہ بندی کو ذیل میں دیے گئے زمروں میں بھی منقسم کیا جاسکتا ہے۔

(1) اشارتی (Symbolic)

(2) تصویری تجربات (Iconic Expresure)

(3) عمل کے تجربات (Enactive Experiences)

(1) اشارتی (Symbolic)

(i) زبانی اشارات (Verbal): خیالی۔ الفاظ۔ اعداد۔ اظہار

(ii) بصری اشارات (visual): چارٹ۔ تصاویر۔ شکلیں۔ خاکے۔ گراف

(iii) ترسیمی اشارات (Graphic)

(2) تصویری تجربات (Iconic Experiences): اشارتی۔ اکتسابی تجربات

(i) ٹیپ رکارڈ۔ ریڈیو (audio-record- radio): یہ معاون امدادی سامان ہے

(ii) متحرک تصاویر (Motion pictures): ٹی وی۔ فلم

(iii) نمائش اور میوزیم۔

(3) عمل کے تجربات: (Enactive Exprecences): شبہی اکتسابی تجربات

(i) مظاہرے اور تعلیمی تفریح (Demonstration &field trips)

(ii) تمثیلی تجربات (Dramatic)

(iii) اختراعی تجربات (Contrived experiences)

(iv) راست بامقصد تجربات (Direct purposefuel Experecences)

اپنی معلومات کی جانچ

1۔ سمعی وبصری آلات کے استعمال سے طلباء کو کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

2۔ تدریسی امدادی اشیا کی اہمیت بتایئے۔

7.5- تدریسی امدادیاشیا کی اہمیت اور ان کی قسمیں ۔معلوماتی و ترسیلی ٹیکنالوجی(I C T)اور کثیرالابلاغ (multimedia) وسائل

(Importance of teaching aids & types of teaching aids:ICT and multimedia resources)

تدریسی امدادی اشیاء کی اہمیت:

ایک اچھا استاد طلباء کی تفہیم کے لئے مضامین کو وضاحت سے پڑھاتا ہے ۔اچھی وضاحت سے طلباء آسانی سے سمجھ لیتے ہیں اور وہ نکتہ دیر تک یادرہتاہے اور طلباء میں دلچسپی بھی پیدا ہوتی ہے ۔توضیح وتشریح کو مؤثر بنانے اور پیچیدہ اور مشکل تصورات کو آسان بنانے میں مثالوں ،تشبیہات اور سمعی وبصری اشیاء کا بہت اہم کردار ہے ۔طلباء اکتسابی عمل میں اپنے ذہن اور حواس کا استعمال کرتے ہیں ۔ جواس کی تربیت ضروری ہے ۔تدریسی عمل میں امدادی اشیاء کے استعمال سے مختلف حواس کو قوی بنایا جاسکتا ہے ۔ان کی وجہ سے تدریس دلچسپ بھی ہوجاتی ہے اور تجربات بھی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ تعلیمی امدادی وسائل کا استعمال انتہائی اہم ہے ۔اس سے تفہیم آسان اور دیرپا ہوتی ہے ۔طلباء اپنے حواس کے ذریعہ حقایق ومظاہر کو(امدادی اشیاء کی مدد سے) دیکھ کر ۔سن کر ۔چھو کر ۔سونگھ اور چکھ کر مشاہدہ کر سکتے ہیں ۔

ایسی تمام اشیاء کو جو معلم کے تدریسی عمل کو مؤثر اور زود فہم بنائیں ان کو ہم تدریسی امدادی اشیاء (teaching aids) کہتے ہیں ۔

7.5.1: تدریسی امدادی اشیاء کی درجہ بندی (Classification of teaching aids)

تدریسی امدادی اشیاء کو ہم حسب ذیل چار حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

(1) بصری امدادی اشیاء

(2) سمعی امدادی اشیاء

(3) سمعی وبصری امدادی اشیاء

(4) امدادی ومعاون سرگرمیاں ۔

(1) بصری امدادی اشیاء میں دیکھی جانے والی اشیاء شامل ہیں ۔جیسے تصاویر ۔آلات ،گراف ،سلائیڈز ۔

(2) سمعی امدادی اشیاء میں سننے والی اشیاء شامل ہیں ۔جیسے ریڈیو ۔ٹیپ ریکارڈ

(3) سمعی وبصری اشیاء کا تعلق سننے اور دیکھنے سے دونوں سے ہوتا ہے ۔جیسے فلمیں ،ٹی وی ،کمپیوٹر وغیرہ ۔

(4) امدادی ومعاون سرگرمیوں میں ۔عجائب گھر ،بوٹینیکل گارڈن ،چڑیا گھر یا کسی بھی دلچسپی اور تعلیمی اہمیت کی جگہ جانا ۔

امدادی اشیاء کے انتخاب کے لئے حسب ذیل اصولوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(i) تدریسی اشیاء عنوان سے مطابقت رکھتی ہوں ۔

(ii) امدادی اشیاء دلچسپ اور تعلیمی افادیت کی حامل ہوں ۔

(iii) طلباء کی عمر ،ذہنی صلاحیت اور دلچسپی کے مطابق ہوں ۔

(iv) امدادی اشیاء حقیقت پر مبنی ہوں ۔

(v) ان کا طلباء کے طبعی اور ثقافتی ماحول سے ہم آہنگی ہو۔

(vi) امدادی اشیاء آسانی سے دستیاب ہوں۔

امدادی اشیاء کے فوائد۔ان کے ذریعہ ذیل میں دیے فائدے حاصل ہوسکتے ہیں:

(1) سکھائی گئی باتیں دیر تک ذہن نشیں رہتی ہیں۔

(2) بچوں میں ٹھیک اور صاف تصورات بنتے ہیں۔

(3) حواس کی تربیت ہوتی ہے۔

(4) بچوں کی نفسیاتی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

(5) وقت کی بچت ہوتی ہے اور تدریس آسان ہوجاتی ہے۔

(6) بچوں کے مشاہدے کی بھی تربیت ہوتی ہے۔

(7) بچوں میں دلچسپی اور ترغیب پیدا ہوتی ہے۔

7.5.2: حرکت کی بنیاد پر امدادی اشیا کی درجہ بندی

تمام تدریسی امدادی سامان کو متحرک اور غیر متحرک خصوصیات کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(1) متحرک اشیاء ان میں کمرہ جماعت میں لاکر حرکت پیدا کی جاسکتی ہے۔جیسے فلمیں، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر وغیرہ

(2) غیر متحرک اشیاء۔یہ کمرہ جماعت میں متحرک نہیں ہوتے۔جیسے فلاش کارڈز، چارٹس، سلائیڈس، مائیکرواسکوپ۔

7.5.3: ابعادی اعتبار سے تدریسی اشیاء کی درجہ بندی

(1) دوابعادی تدریسی آلات۔(Two Dimensional)۔یہ صرف لمبائی، چوڑائی، یا پھر صرف لمبائی اور اونچائی رکھتے ہیں۔جیسے چارٹس، گراف ،نقشہ، بلٹین بورڈ وغیرہ۔

(2) سہ۔ابعادی تدریسی آلات (3-D aids):ان کے تین رخ ہوتے ہیں: یعنی طول۔عرض، اور گہرائی (یا اونچائی) جیسے گلوب، نمونے وغیرہ

7.5.4 تظلیل کے اعتبار سے تدریسی امدادی اشیا کی درجہ بندی:

(Classification on the basis of projected or non projected aids)

بصری آلات کو تظلیلی یا غیر تظلیلی آلات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) تظلیلی آلات وہ ہیں جن کے عکس پردے پر لیئے جاسکتے ہیں۔جیسے متحرک فلمیں، فلم اسٹرپ، سلائیڈز وغیرہ

(2) غیر تظلیلی آلات وہ ہیں جن کے عکس پردے پر نہیں لئے جاسکتے۔جیسے ماڈل، نقشے، گلوب گراف، تصاویر، نمائشی اشیاء وغیرہ۔

تظلیلی (projected) اور غیر تظلیلی امدادی اشیاء میں فرق:۔

	تظلیلی امداد	غیر تظلیلی امداد (Non projected)
1۔	ان کے عکس کو پردے پر دکھایا جاسکتا ہے	پردہ پر ان کے عکس لینے کی ضرورت نہیں ہوتی
2۔	پردہ پر دکھلانے کے لئے اندھیرا، کمرہ، بجلی اور پردہ کی ضرورت ہوتی ہے	ان کے لئے بجلی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی

3۔	ان کومحفوظ رکھا جاسکتا ہے اور بہ آسانی منتقل کیا جاسکتا ہے	یہ امدادیں نازک ہوتی ہیں۔ان کوایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقل کرنا دشوار ہوتا ہے
4۔	ان کے استعمال کے لئے ٹیکنیکل مہارت کی ضرورت ہوتی ہے	ان کے استعمال کے لئے معمولی سی مہارت کافی ہے
5۔	پردہ پر فرقہ دوجہتی یا دورخی عکس کوحاصل کیا جاسکتا ہے	یہ تعلیمی امدادیں دورخی اور سہ رخی بھی ہوتی ہیں
6۔	یہ آلات نسبتاً قیمتی ہوتے ہیں	یہ نسبتاً سستے ہوتے ہیں۔بہ آسانی خریدا جاسکتا ہے
7۔	ان کو تیار کرنے میں دقت ہوتی ہے	یہ آسانی سے تیار ہوسکتے ہیں
8۔	یہ آلات بہ آسانی دستیاب نہیں ہیں	یہ آلات بہ آسانی دستیاب ہیں۔

☆ تدریسی تظلیلی امدادیں: فلم اسٹرپ یا فلمی پٹیاں۔سلائیڈز۔

اوور ہیڈ پروجیکٹر (OHP)۔اپی ڈیا اسکوپ (Epidia Scope) یہ ایک بصری آلہ ہے۔اس کے ذریعہ راست طور پر کتابوں میں مطبوعہ تصاویر ،خاکوں، گراف وغیرہ کو نمایاں کرکے اور بڑا کرکے دکھایا جاسکتا ہے۔

☆ تدریسی غیر تظلیلی امدادیں: نمائشی تختہ (Display Board) تختہ سیاہ۔

فلانیل بورڈ (Flannel Bd.) :لکڑی کی سطح تختہ پر فلالین کے کپڑے لگا کر تیار کیا جاتا ہے۔کاغذ پر اشکال اتار کر پچھلی جانب Sand paper لگایا جاتا ہے۔بلٹین بورڈز تصاویر، چارٹ،فلو چارت، پائی چارٹ، بار چارٹ، لائن چارٹ، نقشے، کارٹون، ماڈل،گلوب وغیرہ۔

این سی ای آر ٹی (NCERT) نے تدریسی اشیاء کو ۶ قسموں میں درجہ بند کیا ہے:۔

(1) غیر تظلیلی اشیاء وآلات۔

(i) گرافک امدادیں۔کارٹون، چارٹ، خاکہ، کارڈس، گراف، پوسٹرس، پمفلٹ، نقشے تصاویر، اسکیچ وغیرہ۔

(ii) نمائیشی تختے۔(Display Boards): تختہ سیاہ، مقناطیسی بورڈ، بلیٹن بورڈ، دیواری اخبار

(iii) سہ ابعادی آلات: ماڈلس، کٹھ پتلی، حقیقی اشیاء، نمونے (Specimen)

(iv) سمعی وبصری آلات: ریڈیو، ٹیپ رکارڈ، ٹی وی، گراموفون، سی ڈیز (C.D.)

حسی اعضاء کی تعداد پر مبنی تدریسی آلات کی درجہ بندی (Number of senses Involved)

(1) ایک نمونی آلات (Unimodel aids) ان میں کوئی ایک قسم کی حس کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ان میں

سمعی آلات: ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، گراموفون، (C.Ds)

بصری آلات: گلوب، چارٹ، گراف، تصاویر، تختہ سیاہ،

بومحسوس کرنے والے آلات: جیسے ہائیڈروجن سلفائڈ، امونیہ، سلفر

چھوکر محسوس کرنے والے آلات: جیسے سرد، گرم، نرم، سخت

مزہ محسوس کرکے یا چکھ کر، غزائی اجزا۔

(2) نمونی آلات (Bimodel aids): ان میں ایک سے زیادہ حسی اعضاء کو اکتسابی عمل کو فروغ دینے میں استعمال کیا جاتا ہے ان میں سمعی بصری آلات: جیسے ٹی وی، کمپیوٹر، فلمیں ہیں۔

بصری اور لمسی آلات دیکھے اور چھونے سے یا پھر دیکھ کر اور سونگھ کر اکتسابی عمل کیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1۔ تدریسی امدادی اشیاء کی درجہ بندی کیجیے۔

2۔ تظلیلی اور غیر تظلیلی امدادی اشیاء میں فرق واضح کیجیے۔

7.6: معلوماتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی:

سب ہی ذرائع ابلاغ ICTs کی اصطلاح کے تحت آتے ہیں۔ ICT کی وجہ سے دنیا کی صورت ہی بدل گئی ہے۔ آج ہر انسانی سرگرمی ICT سے متاثر ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی تدریس۔ اکتسابی معاملات میں ICT کا اہم کردار ہے۔ شخصیت کو سنوارنے اور پیشہ ورانہ مہارات کو مضبوط بنانے میں بھی ICT کا علم لازمی جزو ہے۔ جب ہم کسی بھی معلومات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتے ہیں تو اس کو ترسیل کہا جاتا ہے۔ معلوماتی ترسیل کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں مثلاً زبانی، تصاویر سے، تحریر سے، مختلف نشانیوں اور علامتوں کے ذریعہ۔ ٹیکنالوجی سے مراد ہے کہ جو ہماری سائنس سے حصولیابی ہوتی ہے اس انسانی بہبود کے اطلاق کرکے فائدے اٹھانا۔ پانی کو اُبالنے سے جو بھاپ بنتی ہے اس بھاپ (Steam) میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ اس علم سے فائدہ اُٹھا کر اسٹیم انجن (Steam Engine) بنایا گیا۔ علم اور ایجادات کو مشین اور آلات میں ڈھالنے کو ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ جسمانی اعضاء میں پینکریز (Pancreas) کے خرابی سے ذیابطیس (Diabetes) بنتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسُلِن (Insulin) ہارمون بننا بند ہوجاتے ہیں۔ یہ حیاتیاتی سائنس کی تحقیق ہے۔ ذیابطیس کے مریضوں کے لئے اِنسُلِن انجکشن بنانا علم کا اطلاق یا ٹیکنالوجی ہے۔ جب اس طرح ٹیکنالوجی کا استعمال معلوماتی اور ترسیلی میدان کہا جائے تو اس کو معلوماتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ تعلیم میں استعمال ہونے والی معلوماتی ٹیکنالوجی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :

(1) کمپیوٹر ٹیکنالوجی :

اس میں کمپیوٹر پر بنائے گئے تدرریسی مواد، کمپیوٹرائزڈ جانچ؛ گرافکس سافٹ ویئرس؛ ڈاٹا بیس (Databasis) وغیرہ شامل ہیں۔

(2) تاربرقی سافٹ ویئرس (Telecommunication Software) :

یہ فاصلاتی کورسیز؛ ای میل، ویڈیو کانفرنس اور چیٹ (Chat) وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔

معلوماتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی میں دراصل سب ہی معلومات کی ترسیل شامل ہے۔ یعنی روایتی ٹیکنالوجی میں شامل ریڈیو، ٹی وی، ٹیلی فون، کے علاوہ نئی ٹیکنالوجی جیسے کمپیوٹرس، سیٹلائٹ، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔ ICTs کی مدد سے معلومات کی تشکیل (produce)، جمع (store)، عمل کرنے (process)، تقسیم کرنے (disttibute) اور تبادلہ (exchange) کرنے کے کام کئے جاتے ہیں۔

اس طرح ICTs میں نہ صرف جدید کمپیوٹر اور انٹرنیٹ شامل ہیں بلکہ آسان سمعی، بصری امداد جیسے کہ (Transparencies)، سلائیڈز؛ ٹیپ ریکارڈ؛ ریڈیو، ویڈیو کیسٹ، ٹی وی اور فلم بھی شامل ہیں۔ پرانی اور روایتی ٹیکنالوجیز کو ہم مماثل ذرائع ابلاغ (Analogue Media) کہتے ہیں جبکہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ٹیکنالوجیز کو ہندسی یا اعدادی ذرائع ابلاغ (Digital Media) کہتے ہیں۔

7.6.1: ICTs کی تعریف :

ٹیکنالوجی سے بنے وہ تمام آلات وسائل جن کا استعمال ترسیل کرنے، معلومات کو تشکیل کرنے، ان کو جمع اور منظم کرنے میں کیا جاتا ہے وہ ICTs

میں شامل ہیں۔ تعلیمی نظریہ سے ICTs کی تعریف یہ ہے کہ اس میں تمام ڈجیٹل آلات، مواد و وسائل شامل ہیں جن کا استعمال تدریس اور اکتساب میں کیا جا سکتا ہے۔

ICT نظام کے پہلو :

ICT کے کامیاب عمل اور نتائج کے لئے ذیل کے پہلو اہم ہیں۔

(1) پیشہ ور اور ماہر افراد (Personnel) :

کسی بھی آئی سی ٹی نظام میں معطیات یا ڈاٹا مہیا کرانے (Input) کے لئے اور حاصل شدہ نتائج (Output) کی تشریح کرنے اور اس کی بنیاد پر فیصلہ لینے کے لئے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

(2) معطیات (Data) :

آئی سی ٹی نظام میں خام مادہ (Raw Material) اور (Input) چاہیئے۔ جس پر عمل (Process) ہو اور نتائج (Output) حاصل ہوں۔

(3) طریقۂ عمل (Procedure) :

کیا اور کیسے عمل کیا جائے۔ انتظامی طریقۂ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(4) ہارڈ ویئر (Hardware) :

یہ طبعی (Physical) اجزاء ہوتے ہیں۔ ہارڈ ویئر کے اجزاء کو ہم چھو سکتے ہیں۔ اس میں داخلی آلات (Keyboard, mouse) خارجی آلات میں مانیٹر، پرنٹر وغیرہ شامل ہیں۔ نیٹ ورک کے درمیان ڈاٹا کو بھیجنے کے لئے ترسیلی آلات (Communication Devices) بھی ہارڈ ویئر کہلاتی ہیں۔

(5) سافٹ ویئر (Software) :

یہ کمپیوٹر پروگرامس ہوتے ہیں جو کمپیوٹر کو کسی مسئلہ کو حل کرنے یا کسی کام کو صحیح طریقے سے کرنے میں ہدایات فراہم کرتے ہیں۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر کی مدد سے ہی Data اور معلومات پر عمل کرتا ہے۔

(6) معلومات (Information) :

ڈاٹا پر عمل کے بعد ہی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ معلومات Output ہے جو آئی سی ٹی نظام سے حاصل ہوتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں ICTs نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ اس کی وجہ سے تعلیم کے میدان میں بھی بہت تبدیلیاں آئی ہیں۔ مستقبل میں ICT تعلیم کا ایک لازمی جزو بن جائے گا۔ کیونکہ طلباء کو اپنے کاموں کو بخوبی انجام دینے کے لئے ICT کی خواندگی لازمی ہوگئی ہے۔ طلباء کو علمی طبقہ (Knowledge Society) اور عالمگیر معاشرے میں جدوجہد کرنے کے لئے ICTs کا علم حاصل کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ تعلیمی نظام میں حسب ذیل اقدام لینا ضروری ہیں :

(1) ICTs کی مدد سے تدریس و اکتساب کو مؤثر بنانا۔

(2) تدریسی طریقوں اور تراکیبوں میں تبدیلیاں لانا۔

(3) تعلیمی وسائل کو آبادی کے لحاظ سے وسیع بنانا۔

(4) تعلیم کے انصرام و انتظام کو بہتر بنانے کے لئے مالی وسائل کا بندوبست کرنا۔

(5) تعلیم کو ملک کی سرحدوں سے آزاد کرنا۔

ہمیں اپنے اسکولی نصاب، کمرہ جماعت کے ماحول، معلم کے کردار، طریقۂ تدریس، تعین قدر کے طور طریقوں۔ غرض یہ کہ ہر سمت میں ICTs کی مدد لے کر تبدیلی اور بہتری لانی ہوگی۔

7.6.2: آئی سی ٹی کے تعلیمی فائدے :

تعلیم کے کئی پہلوؤں میں آئی سی ٹی سے فائدے ہوتے ہیں :

(1) عمومی فائدے : اسکول کے سب ہی پہلوؤں میں بہتری آتی ہے۔ابلاغی یا ترسیلی رابطہ کے ذرائع مثلاً ای میل۔ بحث ومباحثہ کے امکانات، ٹوئٹر (Twitter)وغیرہ سے بڑھ جاتے ہیں۔مختلف اسکولی مضامین میں ICT کا باقاعدہ استعمال تدریس واکتساب کو مؤثر بناتا ہے۔

(2) اساتذہ کے لئے فائدے : ICT سے اساتذہ کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔کام کو کرنے میں لچیلا پن پیدا ہوتا ہے۔یعنی کام کے لئے اپنی مرضی کے مطابق وقت دیا جائے گا۔آئی سی ٹی کی مدد سے اساتذہ خود اعتمادی اور جوش سے کام کرتے ہیں ۔ ICT کی مدد سے اسباق کو دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔تدریسی اشیاء بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔استاد کو پیشہ ورانہ ترقی میں مدد مل سکتی ہے وہ پیچیدہ اور مجرد تصورات کو آسان بنا کر پیش کر سکتے ہیں۔

(3) طلباء کے لئے فائدے : ICTs سے طلباء خود اختیار(Independent)اور اثر انگیز اکتساب کرسکتے ہیں۔اکتسابی سرگرمیوں کو سرانجام دینے کے لئے خود ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔اوراس کے لئے حوصلہ افزائی حاصل ہونا چاہیے ہے۔معلومات، اطلاعات اور دیگر تعلیمی وسائل کی کبھی بھی اور کہیں بھی رسائی ہوسکتی ہے۔یعنی لچیلا پن آتا ہے۔اس کے علاوہ طلباء کی تفہیم، تجزیاتی اور مطالعہ کرنے کی اہلیت میں ترقی ہوتی ہے۔

طلباء ICTs سے لکھنے کے مہارتیں بھی حاصل کرتے ہیں ۔مثلاً ہجے spelling، تخفیف (Editing) اور مسودہ (Drafting) وغیرہ پر اچھی مہارت ہوتی ہے۔

جو طلباء ICTs کا استعمال کرتے ہیں وہ اسکول میں بھی کامیاب ہوتے ہیں۔ان کو سیکھنے کی تحریک ملتی ہے اوران میں خود اعتمادی اور خود اخلاص واحترام (selfesteem) پیدا ہوتا ہے۔

طلباء کو تفویض (assignment) کو مکمل کرنے میں لوگوں کا تعاون ملتا ہے۔اساتذہ کے تعاون سے زیادہ خوبی والے سبق تیار کیے جاسکتے ہیں۔ طلباء جب کمپیوٹر کا استعمال کرتے ہیں تو وہ پہلے کے مقابلے اکتسابی سرگرمیوں میں زیادہ مشغول ہوجاتے ہیں۔تدریس اور اکتسابی عمل میں جدید ٹکنالوجی کے استعمال سے طلباء کمرۂ جماعت کے باہر بھی اکتسابی عمل کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

(4) والدین کے لئے فائدے : والدین اساتذہ کے ساتھ براہ راست گفتگو کرسکتے ہیں۔والدین کو طالب علم کی اعلیٰ خوبی والی رپورٹس ملتی ہیں جو زیادہ واضح اور مفصل ہوتی ہیں۔طالب علم کے تعلق سے بالکل درست اور ضروری معلومات کی رسائی ہوتی ہے۔والدین میں پہلے کے مقابلے اخلاص اور احترام میں قابل غور اضافہ ہوتا ہے۔والدین بھی اسکول کمیونٹی میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

7.6.3: تعلیم میں آئی سی ٹی کے استعمال کے دیگر فوائد :

(1) آئی سی ٹی کے ساتھ تفتیش کرنا :

طلبہ تفتیش(Inquiry) اور تحقیق(research) میں ICT کا استعمال کرسکتے ہیں۔طلباء ضروری معلومات، اطلاعات اور ڈاٹا کی پہچان کرکے معلومات اور ڈاٹا کو دریافت(Locate) کرکے،اس کی رسائی(Access)اوراس کو حاصل کرسکتے ہیں۔طلباء اپنی معلومات کی تشریح(Interpretation) میں اصلاح کے لئے معلومات/ اطلاعات کی تنظیم(Organize) کرسکتے ہیں۔اس پر حکمت عملی کرکے(manipulate)اور منظّم کرکے اس کی تخلیق کرسکتے ہیں۔

(2) آئی سی ٹی کے ساتھ تخلیق کرنا :

طلباء نصاب سے متعلق اکتسابی حل کی تخلیق کرسکتے ہیں۔ان کی تخلیقی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔طلباء مناسب ICT کے انتخاب کے لئے اعمال (processes) کا استعمال کرسکتے ہیں۔اوراپنے اکتسابی عمل پر نظر رکھ سکتے ہیں۔

(3) آئی سی ٹی کے ساتھ ترسیل کرنا (Communicating with ICT): :

طلباء اپنی ترسیل کو بڑھانے کے لئے ICT کا استعمال کرسکتے ہیں۔ اپنی معلومات، اطلاعات، ڈاٹا اور تصورات کو ایک دوسرے سے شیئر کرسکتے ہیں۔ باہمی تعامل (Interact) کرسکتے ہیں۔ اپنے سامعین کے ساتھ مشغول رہ سکتے ہیں اور بامعنی طریقوں سے تعاون (Collaborate) کرسکتے ہیں۔ طلباء انفرادی یا گروہی طور سے دور دراز کے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرسکتے ہیں۔

(4) اخلاقیات، ایشوز اور آئی سی ٹی :

طلباء معاشرہ میں ICT کے بڑھتے کردار اور نمایاں(prominent) کردار اور ICT کے اپنے اور دوسروں کے کاموں پر پڑنے والے اثر کو سمجھیں گے۔ طلباء ان لوگوں کی بھی قدر کرسکیں گے جو ICT کے اخلاقی اور قانونی تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں۔ طلباء نقصان دہ معلومات/ اطلاعات سے خود کو بچا سکیں گے۔ طلباء معلومات کے تحفظ کے لئے حفاظتی طریقے اختیار کرسکیں گے اور غیر مطلوبہ معلومات کو سنبھالنے کے لئے لائحہ عمل (strategies) کو تیار کرسکیں گے۔ وہ اپنی ذمہ داری نبھا سکیں گے۔

(5) آئی سی ٹی کو زیرِ عمل لانا (Operating ICT) : طلباء معلومات/ اطلاعات اور معاطیات کی تشکیل (create) کرنے، انہیں کھوج(Inquiring) کرنے ان کا انتظام(Management) کرنے، جمع(Storage) کرنے اور حاصل کرنے کے لئے باکفایت ICT افعال(Functions) اور اطلاق کو زیرِ عمل لاسکیں گے۔ طلباء ICT آلات کی مدد سے عملی سلسلوں کو پورا کرسکیں گے اور ICT کی خصوصیات کا استعمال نصاب کی ضروریات کو پورا کرنے اور اس کے مقاصد کو حاصل کرنے میں کرسکیں گے۔

(6) آئی سی ٹی کی مدد سے اکتسابی سرگرمیوں کی مثالیں (ICT based learning activities) :

کمرۂ جماعت میں طلباء کے لئے ICT پر مشتمل اکتسابی سرگرمیاں حسب ذیل ہوسکتی ہیں:

(1) معلومات تلاش کرنا(Finding knowledge):

طلباء ICT کے ذریعہ کئی طرح سے معلومات اور اطلاعات حاصل کرسکتے ہیں۔ طلباء انٹرنیٹ پر مشتمل سرچ انجن مثلاً www.google.com کا استعمال کر کے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ Wiki pedia کے ذریعہ من چاہی اطلاعات اور معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اساتذہ اور ماہرین تعلیم کے ذریعۂ تیار کردہ دستاویزات سے ICT کے ذریعۂ حاصل کرسکتے ہیں۔ طلباء MS-Word، MS Excel اور MS- Power Point کے ذریعہ حاصل کیے گیے مواد و معلومات کو اپنی ضرورت کے مطابق دستاویز، نوٹس، تفویضات کی تیاری کرسکتے ہیں اور اپنے اساتذہ کو پیش کرسکتے ہیں۔ طلباء ای۔میل، Chating، Blogs online Forums کے ذریعہ دوسرے اسکولوں کے طلبہ سے رابطہ بنا کرنئی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ طلباء دوسرے ممالک کے اساتذہ اور طلباء کے ساتھ بھی تعلیمی ترسیل بھی کرسکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے طلباء کی اکتسابی سرگرمیوں میں ترقی ہوتی ہے اور اکتساب میں ان کی دلچسپی بڑھتی ہے۔

(2) معلومات پر عمل(Processing Knowledge) :

طلباء ICT کا استعمال تخلیقی طریقۂ عمل Creative process سے اپنے اسکولی مضامین میں کرسکتے ہیں۔ طلباء کو اپنے مضمون سے متعلق اطلاعات پر بہت احتیاط کے ساتھ ICT کی مدد سے مختلف طریقوں سے عمل کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً طلباء MS-Excel کی مدد سے ریاضی کا عمل کرسکتے ہیں۔ لکھے گئے دستاویز میں قواعد اور ہجے کی جانچ کے لئے MS-Word کا استعمال کرسکتے ہیں۔

(3) معلومات کی شرکت (Sharing Knowledge) :

طلباء اپنے اسکولی کام کو بہت پیشہ ورانہ انداز میں کرسکتے ہیں۔ نیا سیکھا ہوا علم ظاہر کرنے کے لیے وہ مختلف دستاویزات اور Slide Shores تیار

کرانے کا مظاہرہ (Presentation) کر سکتے ہیں اور اس کو دوسرے طلباء کے ساتھ share کر سکتے ہیں ۔ طلباء جدید ٹکنالوجی کے ذرائع مثلاً Wiki, Twitter, e-mail, Blog وغیرہ کے ذریعہ اپنے کام کو پوری دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

7.6.4: تعلیم میں آئی سی ٹی کی وسعت :

تعلیم کے میدان میں ICT کے مناسب طریقے استعمال کرنے سے اس کی خوبی اور تعداد دونوں میں مثبت بدلاؤ لایا جاسکتا ہے۔ تعلیم سے متعلق سب ہی میدانوں میں۔ مثلاً درس وتدریس، آموزش، تربیت، تعین قدر، رہنمائی، انتظام وانصرام، اشاعت، تحقیق وغیرہ میں ICT کے استعمال سے من چاہے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

7.6.5: تدریسی اور اکتسابی عمل میں ICT کا استعمال :

تدریسی اور اکتسابی عمل میں ICT کی اہمیت مسلمہ ہے۔ تدریسی عمل کو مؤثر اور اکتسابی عمل کو معنی خیز اور دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان فوائد کو بتایا گیا ہے :

(i) ICT سے اکتسابی عمل کو اثر انگیز اور با مقصد بنایا جاسکتا ہے۔

(ii) ICT سے اکتسابی عمل شرکت کو بڑھاتا ہے۔

(iii) ICT کے مدد سے اساتذہ کو بہتر تعلیمی مواد مل جاتا ہے اور زیادہ مؤثر تدریسی طریقہ کار فراہم ہوتا ہے۔

(iv) ICT سے اساتذہ مستقل تربیت پاتے ہیں۔ ان کی علمی صلاحیت تروتازہ ہوتی ہے۔

(v) آن لائن تدریسی وسائل اور دوسری متعامل (Interactive) تدریسی اشیاء کی مدد سے اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی ہوتی ہے۔

(vi) مختلف ملٹی میڈیا آلات مثلاً ٹی وی، ویڈیوز، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال سب ہی عمر کے طلباء کے لئے ایک آزمائشی اور مشغولی اکتسابی ماحول فراہم کرتا ہے۔

7.6.6: تدریسی عمل میں آئی سی ٹی کی وسعت :

تدریسی عمل کو مؤثر اور بامعنی بنانے کے لئے آئی سی ٹی کا اطلاق ایک استاذ ذیل کے طریقے سے کرسکتا ہے:

(i) مختلف سافٹ ویئرس کا استعمال کرتے ہوئے مختلف لائبریریوں سے ڈکشنریوں سے۔ قاموس اور مواد مضمون سے متعلق مزید جانکاری حاصل کر کے تدریس کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

(ii) تدریسی امداد کو تیار کرنے میں بھی آئی سی ٹی اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ چارٹ، گراف، نقشہ وغیرہ کو بہ آسانی تیار کیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کمپیوٹر اعانتی ہدایات (Compurte Assisted Instructions) کے استعمال سے تدریسی حکمت عملی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

(iii) مسلسل قلمی خاکوں (animation) کا استعمال کرتے ہوئے مشکل تصورات کو آسانی سے سمجھایا جاسکتا ہے۔

(iv) ملٹی میڈیا کی سہولتوں سے استفادہ کرتے ہوئے مختلف تصاویر، خاکوں، گرافکس اور آوازوں کو ایک ساتھ کمپیوٹر پر پیش کر کے کمپیوٹر کی اسکرین پر حقیقی ماحول جیسا منظر پیدا کیا جاسکتا ہے۔

(v) استاد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے جدید ایجادات، حالات حاضرہ سے باخبر ہو کر طلباء کو بھی ان سے روشناس کر سکتے ہیں۔

(vi) کمپیوٹر کے ذریعہ طلباء کو مختلف اقسام کے پروجیکٹس کے بارے میں بتا کر نئے پروجیکٹس دیئے جاسکتے ہیں

(vii) آئی سی ٹی کے اطلاق سے اساتذہ کے تدریسی مہارتوں اور پیشہ ورانہ ترقی میں فروغ ہوتا ہے۔

اشاعت میں آئی سی ٹی کا کردار(Role of ICTs in Publication) :

کسی بھی مضمون سے متعلق علم کو کتابوں ،رسالوں، مقالوں،مواد، دستاویزات کی شکل میں اشاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اشاعت میں ICT کی وسعت ذیل میں بتائی گئی ہے۔

(i) کمپیوٹر اور پرنٹر کا استعمال کر کے دستاویزات اور مضامین کو آسانی سے چھپوایا جاسکتا ہے۔

(ii) جدید ICT ٹکنالوجی کا استعمال کر کے کتابوں اور مضامین کو پل بھر میں دنیا کے کسی حصہ میں بھیجا جاسکتا ہے۔

(iii) اشاعت کے عمل کے دوران کمپیوٹر کی مدد سے من چاہا ڈیزائن تیار کیا جاسکتا ہے اور مواد کی غلطیوں کو آسانی سے درست کیا جاسکتا ہے۔

(iv) اشاعت کے عمل کو آسان اور تیز بنایا جاسکتا ہے۔

(v) ذاتی طور پر ویب سائٹ یا بلاک بنا کر تعلیمی مواد کی اشاعت کی جاسکتی ہے۔

تعین قدر میں ICT کا کردار :

اسکولوں میں مختلف امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں ۔ کمرۂ جماعت میں طلباء کی کثیر تعداد اور تدریسی سرگرمیوں کا بے انتہا بوجھ اساتذہ کے تعین قدر کے کام میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ ICT کی مدد سے اساتذہ تعین قدر کے کام کو بڑی آسانی سے انجام دے سکتے ہیں۔ ICT کی مدد سے ذیل میں دیئے گئے فائدے ہیں :

(1) سوالنامہ کمپیوٹر کی مدد سے تیار کیا جاسکتا ہے اور مستقبل کے لیے انہیں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

(2) کمپیوٹر پر معروضی قسم (Objective type) کے سوالات سے طلباء کی شخصیت اور حصولیابی وغیرہ کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

(3) کمپیوٹر کے ذریعہ امتحان کے سوالات کے پرچوں کے لئے بلو پرنٹ (Blue Print) تیار کیا جاسکتا ہے۔

(4) طباء کے ذریعہ امتحان میں حاصل کئے گئے نمبرات کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے اور ان کا اوسط(mean)، میڈین (وسطانیہ)وغیرہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(5) طلباء اپنی علمی ترقی کی جانچ خود کر سکتے ہیں۔

(6) پرچوں کی تیاری میں کمپیوٹر میں محفوظ سوال بینک (Question Bank) سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(7) سوالات کی اہمیت کے لحاظ سے بھار(Weightage) کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

(8) طلبا کی علمی ترقی کو چارٹ گراف وغیرہ کے ذریعہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

(9) آج آن لائن جانچ بھی کی جاسکتی ہے۔

(10) طلباء اور استاد کو فوراً باز رسائی(Feedback) ہو جاتی ہے۔

تعلیمی انتظام میں آئی سی ٹی کے فوائد :

تعلیمی انتظام میں کمپیوٹر سے گھنٹوں کا کام منٹوں میں صحیح طور سے (Accuracy) سے ہو جاتا ہے۔ ذیل میں مزید فائدے بتائے گئے ہیں :

(1) طلباء کے داخلے سے متعلق معلومات، داخلے کے لسٹ میں حاصل کئے گئے نمبرات اور رینک جیسی اہم معلومات کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

(2) تعلیمی انتظام کی رپورٹس کو عمدہ طرح سے تیار کر کے اعلیٰ عہدیداروں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ بھیجی جاسکتی ہے۔

(3) اسکول میں استعمال کئے جانے والے رجسٹروں، اسکول کی آمدنی، خرچ وغیرہ کی تفصیل کمپیوٹر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(4) طلباء کے مختلف سرٹیفکیٹس کمپیوٹر سے تیار کیے جاسکتے ہیں۔

(5) تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی حاضری، چھٹیاں اور ان کی علمی کارناموں کو آسانی سے تیار کیا جاسکتا ہے۔طلباء کے بایوڈاٹا کا الگ ڈاٹا بیس(Database) تیار کیا جاسکتا ہے۔

7.6.6: ملٹی میڈیا کے وسائل :

ہارڈویراور سافٹ ویئر ایجوکیشنل ٹیکنالوجی کے دو اہم جُز ہیں اور ملٹی میڈیا اس کا اہم پہلو ہے۔جس کا استعمال تدریس واکتسابی عمل کو فروغ دیتا ہے۔

ملٹی میڈیا کے معنی ہیں کثیر طریقے یا کئی تکنیک۔ملٹی میڈیا آوازوں، تصاویر اور متحرک مناظر کا مجموعہ ہے۔

اس کی خصوصیات یہ ہیں :

(1) اس میں متعدد تکنیکوں، آلات کو تدریسی واکتسابی عمل میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(2) تعلیمی ٹکنالوجی میں ملٹی میڈیا کی رسائی(approach) متعدد تجربات اور تحقیق کا نتیجہ ہے۔

(3) ملٹی میڈیا رسائی مطلوبہ حصول کے مقاصد میں معاون ہے۔

(4) ملٹی میڈیا دوسرے میڈیا کے ذریعہ معنی خیز اکتسابی تجربات میں مدد کرتی ہے۔

ملٹی میڈیا کی وجہ سے شعبہ تعلیم نے تدریس میں نئی راہیں اور سمتیں نکالی ہیں۔اس کی وجہ سے درس وتدریس کا عمل دلچسپ ہوگیا ہے۔مختلف عنوانات پر کتابیں CD پر دستیاب ہیں۔جو کہ کمپیوٹر ملٹی میڈیا کی مدد سے تیار کی جاتی ہیں۔کتابوں میں علم تحریر وساکت تصاویر تک محدود تھا۔لیکن ملٹی میڈیا کی وجہ سے CD میں تحریر بولتی ہوئی اور تصاویر متحرک فلموں کی شکل میں نظر آتی ہیں۔

تعلیم کے مقاصد کے حصول کے لئے ملٹی میڈیا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔سلائیڈس تدریسی آلات جو درس وتدریس میں طلباء اور معلم کے درمیان ترسیل کو استوار کرنے کے لئے جن آلات اور طریقوں کی مدد لی جاتی ہے اُسے ملٹی میڈیا پیکیج کہتے ہیں۔ملٹی میڈیا پیکیج کو تدریسی واکتسابی پیکیج بھی کہا جاتا ہے۔

ملٹی میڈیا کے فوائد :

(1) دوران ملازمت اساتذہ کی تربیت کے لیے یہ معاون ہیں۔

(2) اسے انفرادی اکتساب کی مدد میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(3) اصلاحی تدریسی میں مددگار ہے۔

(4) یہ ذہنی اور جذباتی میدانوں پر اثر ڈالتی ہے۔

(5) اس کی مدد سے اکتسابی سطح کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

(6) طلباء میں تحریک پیدا کی جاسکتا ہے۔

کثیر الابلاغ(Multimedia) کی تعریف ومعنیٰ :

کثیر الابلاغ کمپیوٹر ہارڈویئر اور سافٹ ویئر کا جوڑ ہے۔وہ سب کچھ جو ہم دیکھ اور سُن سکتے ہیں مثلاً animation وگرافکس، آڈیو اور ویڈیو وغیرہ۔ کثیر الابلاغ ہیں۔

اس میں ایک سے زائد(multi) طریقے یا ذرائع ابلاغ (media) کا استعمال ہوتا ہے۔ان کے ذریعہ ہم اپنے تفکرات(thoughts) اور اطلاعات کو ظاہر کرتے ہیں۔

کمپیوٹر کے میدان میں کثیر الابلاغ ایک مشہور ٹکنالوجی ہے۔ تعاملی (interactive) کثیر الابلاغ کی سب سے اہم خاصیت ہے۔ اس وقت کثیر الابلاغ کا استعمال انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں کیا جارہا ہے۔ مثلاً کاروبار؛ طب، انجینئرنگ، فیشن ڈیزائن، تعلیم میں، اس سے مدارات (تفریح) کے لئے CD/VCD تیار کئے جاتے ہیں، فلموں میں 3D اثر بنایا جاتا ہے۔ خوبصورت گرافکس و animation اور ویب سائٹ بنائی جاتی ہیں۔

درس و تدریس میں کثیر الابلاغ کے فوائد :

(1) اس سے ایک سے زیادہ انسانی حواس (Senses) کو متحرک (Stimulate) کیا جاسکتا ہے۔ طلباء کی توجہ کو مرکوز کیا جاسکتا ہے۔

(2) طلبا کثیر الابلاغ آلات کا استعمال کر کے پوری دنیا کا جائزہ لے سکتے ہیں اور ان کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

(3) اس سے وہ قیمتی اکتسابی موقع حاصل کر سکتے ہیں۔

(4) رٹ کر سیکھنے کی بجائے کر کے سیکھنے کی اہلیت پیدا ہو سکتی ہے۔

(5) کثیر الابلاغ پروجیکٹس طلباء کی فہم اور اطلاق میں اضافہ کرتے ہیں۔

(6) اس سے انعکاس پذیر (Reflective) سوچ کا فروغ ہوتا ہے۔

ملٹی میڈیا کے اجزاء (Element of multi media) :

کثیر الابلاغ کے مختلف اجزا حسب ذیل ہیں :

(1) متن (Text) : سب ہی کثیر الابلاغ پروڈکٹ کم یا زیادہ متن کا استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کمپیوٹر حرفوں (A-Z) واعداد (O-9) اور خصوصی علامتوں (مثلاً @ # + - & وغیرہ) کا استعمال اطلاع کو متن میں پیش کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ متن مختلف سائز (Font) اور قسم کے ہو سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر بھی متن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر مختلف ویب سائٹس کا ایک بڑا حصہ آرٹیکلس (articles)، ہدایت نامہ (manuals)۔ جریدات (Journels) وغیرہ کی شکل میں ہے۔

(2) شکلیں (Images) : دو الگ الگ طریقوں سے (شکلیات graphics) یا شکلوں (images) کی تفصیلات بیان کی جاسکتی ہیں :

(a) Bit-map امیجز : یہ نقطوں سے بنی تصویریں ہیں۔ بٹ میپ امیج کا استعمال متن کی پیشکش میں بہتری کرتا ہے۔

(b) ویکٹر شکلیں (Vector Images) : وہ شکلیں جو Mathematical Equations کے ذریعہ ظاہر کی جاتی ہیں ویکٹر امیجز کی شکل میں جانی جاتی ہیں۔ یہ نقطوں یا pixels کی بجائے سیدھی یا گھماؤ دار لائنوں کے ایک سیٹ سے بنی ہوتی ہیں۔
ویکٹر امیجز عام طور سے گرافکس ظاہر کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

(3) آواز (audio) : بہت سے لوگ متن کو پڑھنے کی بجائے آواز (audio) کو سننا پسند کرتے ہیں۔ کمپیوٹر میں آواز کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔

(a) اینالاگ آڈیو (Analog Audio) : یہ لہروں یا موجوں کا استعمال کرتا ہے۔ ریکارڈ کی گئی آواز کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے اسے Electrical Voltage کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے۔

(b) ڈیجیٹل آڈیو (Digital audio) : یہ آواز کی ایک بائنری اعداد کی زنجیر کی شکل میں ہوتی ہے۔ جسے کمپیوٹر سمجھ سکتا ہے۔ آواز کو ریکارڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور ڈیجیٹل علامتوں کے استعمال سے دوبارہ پیدا بھی کیا جاسکتا ہے۔

(4) ذی حیات تصاویر (Animation) : کسی چیز یا کیریکٹر کو ذی حیات (active) بنانا ہے۔ اشیاء ایک مسلسل زنجیر کی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ ٹیلی ویژن پر ایک کارٹون ملٹی میڈیا اینیمیشن کی ایک اچھی مثال ہے۔

(5) بصری شبیہوں کے مقناطیسی فیتے یا ویڈیو(Video) : یہ بہت تیز رفتاری سے چلنے والے فریموں کی زنجیر کا مجموعہ ہے۔ غیر فعال تصاویر (Static Pictures) کو برقیاتی طریقے(electronic) سے ایک ایسی شکل میں ظاہر کرنے سے ہے تاکہ انہیں ٹیلی ویژن یا کمپیوٹر اسکرین پر حرکیاتی حالت میں پیش کیا جاسکے۔ animation کی طرح ویڈیو بھی ملٹی میڈیا کا ایک اہم جز ہے۔ اگر ایک ویڈیو 25 یا 30 فریم فی سکنڈ کی شرح سے تصاویر کو ظاہر کرتا ہے تو اس طرح کا ویڈیو فل موشن ویڈیو کہلاتا ہے۔

آڈیو کی طرح ویڈیو بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(i) اینالوگ ویڈیو(Analog Video) : یہ ترنگوں یا لہروں سے مل کر بنا ہوتا ہے۔ جو برقیاتی سگنل (electronic signals) ہوتے ہیں۔ ان لہروں کے ذریعہ ڈاٹا مسلسل بہتا ہے۔

(ii) ڈجیٹل ویڈیو(Digital Video): ڈجیٹل ویڈیو ڈجیٹل سگنل پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے اور کمپیوٹر پر دکھایا جاسکتا ہے۔ دراصل ڈجیٹل ویڈیو کثیر الابلاغ کے playback اور Video recording کا ایک طریقہ ہے۔ اس میں ڈاٹا کی ترنگ یا لہر بائنری عدد سے بنی ہوتی ہے۔ یہ عدد 0 اور 1 ہیں۔ اینالوگ کے برعکس ڈیجیٹل ویڈیو میں ڈاٹا مسلسل نہیں بہتا ہے۔ اس میں ڈاٹا خصوصی نکات (specific points) پر ایک وقفے کے بعد چلتا(dispatch) ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1۔ ICT سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔

2۔ تعلیم میں ICT کے استعمال سے ہونے والے فوائد بیان کیجیے۔

7.7۔ علم نباتات اور علم حیوانات میں عملی کام کی اہمیت
(Importances of Practical work in Botany & Zoology) :

سائنس کی مؤثر تدریس کے لئے ایک تجربہ گاہ ضروری سامان سے لیس ہونی چاہیے۔ تاکہ طلباء میں معلومات کے اطلاق کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ سائنس کی تعلیم میں تجربہ گاہ ایک جز ولازم ہے۔ سائنس کی تعلیم عملی کام کے بنا ادھوری اور ناقص ہے۔ سائنس داں بھی اپنی معلومات کی جانچ تجربہ گاہ ہی میں کرتے ہیں۔ سائنس کی بنیاد ہی تحقیقاتی عمل اور تجرباتی کام ہے۔ طلباء کا اکتساب بنا تجرباتی اور عملی کام کے ادھورا ہے۔ کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے تجربی عمل ضروری ہے۔ عملی کام سے ہی طلباء میں سائنٹیفک اندازِ فکر پیدا ہوسکتا ہے۔ تجربی کام سے ہی طلبا کا علم پائدار/ مستقل ہوسکتا ہے۔ اس سے طلباء میں تحقیق وجستجو کی صلاحیت پروان چڑھ سکتی ہے۔ ان میں تخلیق وتعمیر اور اظہار ذات کی خواہش کو بھی تسکین ملتی ہے۔ طلباء کو تجربہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ سرگرمی یا مشاغل کے مواقع فراہم کئے جانے چاہیئے۔

ذیل میں عملی کام کی اہمیت اور مقاصد بیان کیے گئے ہیں :

(1) طلبا عملی کام ایک خاص مقصد لے کر انجام دیتے ہیں جس سے وہ مقصد ذہن نشین ہوجاتا ہے۔

(2) عملی کام سے طلباء میں خوداعتمادی، تعاون، خودانحصاری وغیرہ اہم عادتیں فروغ پاتی ہیں جن کی اہمیت روزمرہ کی زندگی میں بہت ہے۔

(3) تجربہ گاہ میں طلباء کبھی مخصوص قسم کی دقتوں کا سامنا کرتے ہیں۔ ان مسائل کو سائنٹیفک طریقہ سے حل کرنے میں انہیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوتا ہے۔

(4) طلباء میں سائنٹیفک اندازِ فکر پیدا ہوتا ہے۔

(5) کتاب میں تحریر کردہ معلومات کی تصدیق تجربہ گاہ ہی میں ہوسکتی ہے۔

(6) تجربہ گاہ میں نسبتاً آزادی سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے جس سے ان میں آمادگی اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(7) تجربہ گاہ میں حسیات کے ذریعہ سیکھتے ہیں جس سے آموز شکار آمد اور دیرپا ہوتی ہے۔

(8) عملی کام کے ذریعہ ہی طلباء کو مختلف آلات، سامان، پیمانوں (scales) کو ڈھنگ سے استعمال کرنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔

(9) عملی کام کرنے سے طلباء کو سائنس دانوں کے طرز تحقیق، ان کا سماج میں مقام کا اندازہ ہوتا ہے اوران کے حالات زندگی سے وہ سبق اور تلقین (inspriation) لیتے ہیں۔

(10) طلباء میں تجسس کا مادہ پیدا ہوتا ہے اوران کے تخیل کو تیز کرتا ہے۔

7.7.1 حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ:

سائنسی تجربات کو کامیاب بنانے کے لئے ایک منصوبہ بند تجربہ گاہ ہونا لازمی ہے۔ تاکہ اساتذہ سائنسی تجربات کا طلباء کے سامنے کامیاب مظاہرہ کرسکیں اور طلباء اپنے تجرباتی عمل کو تسکین بخش طرح سے انجام دے سکیں۔ تجربہ گاہ کی ڈیزائن کی تیاری اور سہولتوں کو شامل کرنے کے لئے مختلف ذمہ دار افراد اور پیشہ ور آرکیٹیکٹ اور سائنس ماہرین کے باہمی تعاون ومشوروں سے ایک مکمل تجربہ گاہ کا منصوبہ بنائیں جس میں مستقبل میں توسیع اور ردوبدل کی گنجائش بھی ہو۔

حکومت ہند کی ایک کمیٹی نے ۱۹۶۴ میں سائنس کی تجربہ گاہ کی منصوبہ بندی کے لئے ذیل میں دیے گئے نکات کو پیش نظر رکھنے کے لئے سفارش کی تھی۔

(1) ہر طالب علم کے لئے کم از کم بہ آسانی کام کرنے کی جگہ کا تعین

(2) طلباء کی کل تعداد جو اس تجربہ گاہ میں کام کرے گی۔

(3) سائنس کے سامان کو بہ حفاظت رکھنے کے لئے علیحدہ جگہ یا اسٹور روم۔

(4) تجربہ گاہ کو اس طرح بنایا جائے کہ وہ ہائی اسکول اور مڈل اسکول دونوں کے لئے تدریس وتجربہ کے لئے بیک وقت کام آسکے۔

(5) مدرسہ میں موجود سائنس کے اساتذہ کی تعداد مناسب ہو۔

(6) تجربہ گاہ میں کیمیائی اشیاء اور آلات وغیرہ کا کفایتی طریقے سے استعمال۔

(7) تجربہ گاہ کی تعمیر کے دوران کفایت شعاری کا پہلو بھی ذہن میں رہے۔

سائنسی تجربہ گاہ کی اہم خصوصیات :

جگہ (space) : سائنس کی تجربہ گاہ میں طلباء کو انفرادی طور سے کھڑے ہونے یا نشستوں کے لئے اور بہ آسانی حرکت کرنے کے لئے کافی گنجائش رکھنی چاہیئے تاکہ وہ آرام اور سہولت سے کام کرسکیں۔ آلات اور کیمیائی اور دیگر اشیاء کو محفوظ رکھنے کے لئے کافی الماریاں (Cupboords) اور اسٹور روم کا انتظام ہونا چاہیئے۔

محل وقوع :

سائنس کی تجربہ گاہ کو زمینی منزل (ground floor) پر ہی بنانا چاہیئے۔ تاکہ آلات وسامان کو بہ آسانی رکھا جاسکے۔ لیب کو تدریسی کمروں کے قریب نہیں ہونا چاہیئے۔ تاکہ ایک دوسرے کمروں میں ہورہے کام اور تعلیم میں خلل نہ ہو۔

مظاہراتی میز (Demoustration Table) :

معلم کے لئے مرکز میں پچھلے حصّے میں ایک بڑی میز کا انتظام ہوتا کہ وہاں پر پانی اور بجلی کی سہولت موجود ہو۔ یہ ذرا اونچے مقام پر ہوتا کہ طلباء معلم کی آواز و عمل کا بغور مشاہدہ کرسکیں۔

روشنی اور ہوا کو یقینی بنانا :

سائنس کی لیب اچھی طرح روشن اور ہوادار ہو۔ اس کے لئے بڑی کھڑکیاں، روشندان اور ٹیوب لائٹ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کمرے میں صاف ہوا ہواس کے لیے مناسب Exaust fans اور دروازے وغیرہ صحیح سائز اور مناسب مقام پر نصب کئے جائیں۔

بنیادی سہولتیں (Infrastructure) :

لکچر اور تجربہ کے لیے ایک Common کمرہ ہو جو طلباء کی تعداد کے لحاظ سے بڑا ہو۔ دیواروں پر سفیدی کی بجائے کوئی پینٹ یا ڈسپیمپر کیا جائے تا کہ اگر کیمیائی شئے لگ بھی جائے تو خراب نہ ہوں۔ فرش پکّا اور سیمنٹ کا ہو اور ہلکا ساڈھال ہو تا کہ پانی سے دھونے میں آسانی ہو۔

کم از کم دو دروازے ہوں تا کہ آمد ورفت میں آسانی ہو اور کسی ناگہانی مصیبت یا حادثہ کی صورت میں جلد باہر نکل سکیں آتش فرو آلہ (Fir extinguislier) بھی نصب کرنا چاہیئے۔

مظاہری میزی کے پیچھے ایک بڑا تختۂ سیاہ ضروری ہے۔

طلباء کے بیٹھنے کے لئے دونشستوں والی 20 میزیں اور چالیس کرسیاں (یا اسٹول) رکھے جائیں۔ میزوں میں طلباء کی کتابیں وغیرہ رکھنے کے لئے خانے بنائے جائیں۔ میزیں مناسب اونچائی کی ہوں تا کہ طلباء آرام سے بیٹھ سکیں۔ سائنس کی تجربہ گاہ میں سنک (Sink) ضروری ہیں۔ سنک کے اوپر تختہ نصب کیا جائے تا کہ استوانے بیکر وغیرہ دھوکر اس پر رکھے جاسکیں۔ طبعی ترازو (Physical Balance) کے لئے مناسب جگہ بنائی جائے۔

سامان کے تحفظ کے لئے تجربہ گاہ کے ساتھ ایک کمرہ ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں محدود مالی وسائل کے پیش نظر اسکول میں لیکچر روم اور تجربہ گاہ کے لئے ایک ہی Common Room ہوسکتا ہے۔

7.7.1 حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ :

حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ میں حسب ذیل اشیاء کی موجودگی ضروری ہے۔ ایک عدد ٹیبل اور اس میں درازیں (Drawers) ہوں۔ اس کی ضخامت (6'x2.'.2.5') ہو۔ لیب کے ہر گوشہ میں دو ظروف (Sink) چارٹس اور ماڈل رکھنے کے لئے الماریاں، بیٹھنے کے لئے اسٹول، تختۂ سیاہ، تیاری کا کمرہ۔

ریفرجٹر ٹر: برقی اوون (Oven)، Mixer, Incubator

پریشر کوکر : مختلف کیمیائی اشیاء، مائیکرو اسکوپ (خوردبین) وسلائڈ

پروجیکٹر: نمونے اور سلائڈز

سائنس کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اسکول کی لیب کے لئے ضرورت کے لحاظ سے آلات، کیمیائی اشیاء اور دیگر سامان کی فہرست تیار کرے۔ اور کسی ایک سائنس اسٹور سے خریدے۔ اس سامان کی حسب ذیل درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(i) کانچ کا سامان : امتحانی نلی، بیکرس، بیورٹ (burettes) وغیرہ

(ii) آلات : طول، وزن، حرارت، حجم وغیرہ کی پیائش کے لئے تھرمامیٹر، مائیکرومیٹر، اسکور یوگیج، ورنیر کیلیپر، اسٹاپ واچ وغیرہ

(iii) کیمیائی اشیاء، مثلاً سوڈیم ہائیڈرو آکسائڈ، ہائیڈروکلورک ترشہ، امونیم یا لیڈرو آکسائڈ، وغیرہ۔ اس کے علاوہ دوسری اہم اشیاء جیسے اسپرٹ، گلسرین، ڈسٹلڈ واٹر بھی چاہیئے ہوتا ہے۔

(iv) ذیلی اشیاء: لیمپ، تپائی، ٹسٹ ٹیوب اسٹینڈ، کارک، روئی، قینچی وغیرہ۔

آلات واشیاء کو قرینہ سے رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ

(i) اشیاء کو لیبل چسپاں کیا جائے۔ ہر ایک نمبر دیا جائے اور اس نمبر سے اسٹاک رجسٹر میں درج کیا جائے۔ زہریلی اشیاء کو طلباء کی پہنچ سے دور رکھا جائے۔

(ii) اشیاء کی بہ آسانی حصولیابی، اشیاء کو ترتیب سجا کر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ تلاش میں دشواری نہ ہو۔ زیادہ کام آنے والی اشیاء جیسے لیمپ، بیکر وغیرہ کو کام کرنے کی جگہ کے قریب رکھا جائے۔ بڑے اور شیشے کے بنے آلات الماریوں میں نیچے رکھا جائے۔ تاکہ انہیں ٹوٹنے پھوٹنے سے بچایا جاسکے۔

(iii) حفاظت : اشیاء کی حفاظت کے لئے لیبل لگانا چاہیئے۔ زہریلی اشیاء پر "خطرناک" کا لیبل لگانا چاہیئے۔ بجلی اور گیس کے کنکشن کی روزانہ جانچ کی جائے تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو۔

سامان اور آلات کی صفائی اور نگہداشت ضروری ہے۔ شیشہ کے سامان کو ٹوٹنے پھوٹنے سے بچانے کا معقول انتظام کیا جائے۔ لوہے کے سامان باقاعدگی سے صاف کرکے تیل کی تہہ چڑھائی جائے تاکہ زنگ آلودنہ ہوں۔ اسی طرح پیتل کے سامان براسو پالش سے صاف کیا جائے اور لکڑی کے سامان کو وارنش یا پینٹ کیا جائے۔ ہر عملی کام کے بعد اشیاء صرف (Consumeble) اور اشیاء شکستگی کے رجسٹر میں اندراج کیا جائے۔

رجسٹرس (Registers):

اسٹاک رجسٹرس (Stock Registers) : خریدی ہوئی اشیاء کو اسٹاک رجسٹر میں درج کر لینا چاہیے۔ نوعیت کے اعتبار سے سائنس کے آلات اور دیگر اشیاء کو ان کی نوعیت کے لحاظ سے حسب ذیل رجسٹروں میں درج کیا جانا چاہیئے۔

(1) مستقل اسٹاک رجسٹر : اس رجسٹر میں دھاتی، چوبی یا مستقل نوعیت کی اشیاء جیسے کیمرہ۔ خوردبین، قطب نما لوہے کے اسٹینڈ، جو بہ آسانی ٹوٹ پھوٹ نہیں جاتے اُن کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(2) شکستنی (Breakable): اشیاء کا رجسٹر۔ اس میں ٹوٹنے پھوٹنے والی اشیاء کا اندراج کیا جاتا ہے۔ جیسے بیکر، تھرمامیٹر، تھرماس فلاسک وغیرہ۔

(3) اشیاء صرف کا رجسٹر : اس میں ان اشیاء کا اندراج کیا جاتا ہے جو دوران تجربات استعمال ہوکر خرچ ہوجاتے ہیں۔ جیسے سلفیورک ترشہ، سلفر، نمک۔

(4) آرڈر دیئے جانے والی اشیاء کا رجسٹر : اس رجسٹر میں آرڈر دینے کی تاریخ و فرم کا نام، شئے کا نام، قوت وغیرہ کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(5) ضروریات کا رجسٹر: ضروریات کے رجسٹر میں تجربات کے لئے جن ضروری اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے ان کا اندراج کیا جاتا ہے۔

حفاظت : حافظتی انتظام: سائنس کی لیب میں مختلف ترشے اور دھاکہ پیدا کرنے والے کیمیاوی اشیا موجود ہوتے ہیں اگر ان کی دیکھ بھال، حفاظت اور استعمال میں کوئی لاپرواہی یا کوتاہی ہوتی ہے تو خطرناک حادثات پیش آسکتے ہیں۔ حادثات سے بچنے اور حادثہ ہوجانے پر ان پر قابو پانے کے طریقوں سے معلم اور اسکول کے دیگر ذمہ داران کو واقف ہونا چاہیئے۔ تجربہ گاہ میں حادثات سے بچنے کے لئے حسب ذیل اصولوں اور اقدام پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے :

(1) کسی بھی ناگہانی حادثہ کی اطلاع فوری طور سے معلم اور پرنسپل کو دی جانی چاہیے۔

(2) تجربات کو سائنس کے معلم کی نگرانی ہی میں انجام دینا چاہیے۔

(3) آلات و کیمیائی اشیاء کے استعمال میں انتہائی ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیے۔

(4) کسی بھی شئے کے استعمال سے پہلے معلم کی اجازت لینا ضروری ہے۔

(5) اگر جلد پر یا جسم کے کسی حصے پر ترشہ گر جائے تو فوری صاف پانی سے دھونا چاہیے۔

(6) معلم کی غیر موجودگی میں کوئی طالب علم لیب میں نہ جائے۔

(7) تجربہ گاہ کا سامان اور اشیاء صرف تجربہ گاہ ہی میں استعمال کرنا چاہیئے۔

(8) ترشہ کی بوتلوں کو گردن یا ڈاٹ سے پکڑ کر نہیں اٹھانا چاہیئے۔

(9) بوتلوں کو کھولنے کے بعد کام ختم ہونے پر انہیں فوری طور سے بند کر دینا چاہیئے۔

(10) کوئی چیز اگر اتفاقاً منہ میں چلی جائے تو فوراً تھوک دینا چاہیئے اور منہ کو پانی سے صاف کر لینا چاہیئے۔

(11) معلم کی واضح ہدایت کے بغیر کسی چیز کو چکھنا نہیں چاہیئے۔

(12) تجربہ کے بعد آلات اور دیگر سامان ان کی مخصوص جگہ پر رکھا جائے۔

7.7.2: ابتدائی طبی مدد (First Aid) :

بعض وقت حادثہ ہو ہی جاتا ہے۔ ایسے موقع پر فوری طور پر ابتدائی طبی مدد فراہم کرنا چاہیئے۔ سائنس کے معلم کو پہلی طبّی مدد (Fist Aid) میں تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔ لیب میں بھی طبی امدادی بکس (First Aid Box) بھی ہونا ضروری ہے۔ اس بکس میں وہ تمام ضروری اشیاء ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے متاثرہ شخص کو طبی مدد دی جا سکے۔ اس فرسٹ ایڈ باکس میں حسب ذیل اشیاء ہونا چاہئیں : ایسیٹک ایسڈ (Acetic Acid)، چپکنے والی پٹّی وڈٹول (Dettol)، برنال (Burnol) و بورک ایسڈ، ٹنکچر آیوڈین (Tincture Iodine)، ہائیڈروجن پرآکسائڈ، ملک آف میگنیشیا، گلسرین (Glycerine)، اسپرن (Aspirin)، تھرمامیٹر، لیکوئڈ پیرافن (Liquid Paraffin)، قینچی، روئی، پوٹاشیم پرمیگنیٹ (Potassium Permangnate)، سیفٹی پن (Safety Pins) وغیرہ

ابتدائی طبی امداد کو بکس میں ایک ریک پر رکھنا چاہیئے۔ تا کہ وقت ضرورت بہ آسانی دستیاب ہو سکے۔ عام حادثات اور ان کے علاج کی ایک فہرست ابتدائی طبی مدد کے بکس کی ایک جانب آویزاں کی جانی چاہیئے تا کہ معلم کی غیر موجودگی میں بھی کوئی اور شخص اس بکس کا صحیح استعمال کر سکے۔

تحفظی سازوسامان :

ابتدائی طبی امداد بکس کے علاوہ ذیل میں دیا گیا سامان بھی رکھنا ضروری ہے۔ آتش فرو آلہ (Fire extinguisher)، ربر کے دستانے (Rubber Gloves)، موٹا لحاف (Thick Blanket)، ریت سے بھری بالٹی (Sandf Bucket) وغیرہ

لیب میں عام حادثات اور ان کا علاج معلم کو معلوم ہونا چاہیے :

☆ آتش زدگی (Fire) : اگر کسی شخص کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو اس کو کمبل میں لپیٹ دینا چاہیئے۔ اگر آگ بجلی کی وجہ سے لگی ہے تو سب سے پہلے main suitch کو بند کر دینا چاہیئے۔ تیل، فاسفورس، سوڈیم وغیرہ سے لگی آگ کو بجھانے کے لئے اس پر خشک ریت ڈالنا چاہیئے۔

☆ جلنا (Burns) : خشک حرارت سے جلنے پر، جیسے گرم سلاخ سے، تو جلے ہوئے مقام پر برنال لگائیں۔

کیمیاوی اشیاء سے جلنے پر، جیسے فاسفورس، ترشے یا قلعی سے جلنے پر، متاثرہ حصہ کو تازہ پانی سے دھو کر اس پر برنال یا کوئی جیلی لگائیں۔ اگر جلا زیادہ ہے تو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

☆ آنکھوں کو پیش آنے والے حادثات : اگر آنکھ میں کوئی ٹھوس شئے گر جائے تو سب سے پہلے پپوٹے کو آہستہ سے اُلٹ کر اونٹ کے مہین بالوں والے بُرش کو گلیسرین میں ڈبو کر اس کے ذریعہ اس شئے کو نکالیں اور آنکھ کو تازہ پانی سے دھولیں۔

☆ مختلف قسم کے زہر کا علاج : اگر کوئی شخص نامعلوم قسم کا زہر پی لے تو سب سے پہلے اسے کسی قریبی ہسپتال میں لے جایا جائے۔ اگر زہر پیا نہیں ہے بلکہ منہ میں رکھا ہوا ہے تو اسے قئے کروا کر منھ کو صاف پانی سے دھویا جائے۔

اگر کوئی شخص ترشہ پی لے تو سب سے پہلے اسے خوب پانی پلایا جائے اور پھر چونے کا پانی یا ملک آف میگنیشیا پلایا جائے۔ اس سے ترشے کا اثر کم ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص آرسینک یا پارہ کھالے تو اسے ایک گلاس گرم پانی میں ایک چمچہ کھانے کا نمک ملا کر پلایا جائے۔

☆ کٹ جانا : اگر جسم کے کسی حصے پر کٹنے سے زخم بن جائے تو صاف پانی سے دھو کر ڈریسنگ کی جائے۔ اگر زیادہ خون بہہ رہا ہو تو زخم اور قلب کے درمیان کی شریان پر مناسب دباؤ ڈال کر خون کے بہاؤ کو روکنے کی کوشش کی جائے تو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔ اگر کسی دھاتی آلے سے کٹا ہے تو ٹِٹنس (Titnus) کا انجکشن لگایا جائے۔

7.7.3: تجربہ گاہ میں تجربہ کرنے کا طرز عمل (Conduct of Laboratory Experiment) :

کسی بھی تجربہ کو شروع کرنے سے پہلے تجربہ کے لئے ضروری تیاری کے چند اہم نکات یاد رکھنے چاہیئے۔ معلم جو تجربہ کر رہا ہے یا تجربہ کی نگرانی کر رہا ہے اس کو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ جن اشیاء، آلات اور کیمیائی چیزوں کی ضرورت ہوگی وہ قریب میں اور آسان پہنچ میں ہوں۔ ان سامانوں اور آلات کی عملی عمدگی کو پہلے سے یقینی بنالینا چاہیئے۔ معلم کو چاہیئے کہ اس سلسلے میں متعلقہ لیب اسسٹنٹ سے مدد لے۔ چندہ ہوشیار طلباء کو بھی آلات اور سامان کی حفاظت کی ذمہ داری دی جائے۔ آلات اور سامان کو اس طرح سجا دیا جائے جس صورت میں تجربہ شروع کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اگر تجربہ کرنے کا مقصد طلباء کو تجربہ سکھا تا ہے تو ان کو مناسب طرح سے سامنے بیٹھنے کا انتظام کیا جائے تا کہ وہ قریب سے بغور دیکھ سکیں۔ ان کو تجربہ کے مقاصد سے آگاہ کرنا چاہیئے۔

امکانی مصیبت یا بحران کے لئے بھی مناسب حفاظتی اقدام پہلے سے لئے ہوں۔

7.7.4 تجربہ گاہ سے متعلق ہدایاتی کارڈ تیار کرنا:

درسی کتب کے ساتھ ساتھ طلباء کو لیب کے متعلق طرز عمل، مشاہدہ، احتیاط وغیرہ کے لئے ایک کتابچہ (Manual) بھی دیا جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہر مخصوص تجربہ کے لئے طلباء کی عام رہنمائی کرنا چاہیئے۔ اس رہنمائی کے خطوط اور ضروری مشورے ہر تجربہ کے لئے الگ الگ ایک کارڈ پر چھپوا دینا چاہیئے۔ ان کارڈز کو ہدایتی کارڈ (Instruction Card) کہا جاتا ہے۔ عموماً یہ کارڈ "4"x6 سائز ہونا چاہیئے۔ ان میں اس مخصوص تجربہ کے مقاصد، آلات، طریقہ، احتیاط وغیرہ دیئے ہوں۔ یہ کارڈ ماہر استاد ہی تیار کرے اور ہر تجربہ کے ساتھ طلباء میں تقسیم کرے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1۔ سائنسی تجربہ گاہ کی اہمیت بیان کیجیے۔

2۔ حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ میں کن اشیا کی موجودگی ضروری ہے؟ فہرست تیار کیجیے۔

7.8: ٹھوس اور مجرد تصورات کے لیے خودساختہ آلات کی تیاری :

سائنس کی تعلیم کا ایک اہم مقصد طلباء میں سائنسی انداز فکر پیدا کرنا بھی ہے۔ تجرباتی عمل سے جو سائنسی فکر پیدا ہوتی ہے اس کی مدد سے معلم اور طلباء (معلم کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے) متبادل آلات (Improvised apparatus) کی تیاری کر سکتے ہیں۔ ان معمولی اشیاء اور آلات کے نہ ہونے سے

مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ان معمولی اشیاء اور آلات کو اسکول میں ہی تیار کیا جا سکتا ہے۔متبادل آلات کم خرچیلے ہوتے ہیں۔خودساختہ آلات تیار کرنے میں جو مثبت عادتیں طلباء میں پیدا ہوتی ہیں وہ ان کے روزمرّہ کی زندگی میں بھی کام آتی ہیں۔

خودساختہ آلات سے حسب ذیل فوائد ہیں :

(1) اقتصادی فوائد : یہ بہت کفایتی ہوتے ہیں۔کیونکہ ان متبادل آلات کو متروک اور بیکار کی اشیاء تیار کیا جاتا ہے۔مثلاً ربر کی نلیاں،شیشیاں،ڈبے، ڈھکن،لوہے کی سلاخیں،دھاگہ،بٹن،لکڑی کے تختہ وغیرہ۔اس طرح بیکار اشیاء سے کارآمد اشیا تیار کی جاسکتی ہے۔

(2) تعلیمی فائدے : بہتر فہم اور کارآمد عادات کے لئے ہاتھوں اور دماغ میں تال میل (Coordination) ضروری ہے۔متبادل،آلات تیار کرنے سے طلباء میں خوداعتمادی،تعمیری اور اختراعی جبلتیں پروان چڑھتی ہیں،تعلیمی اصول بھی ہے "learning by doing" طلباء میں سائنسی اندازفکر اور تنقیدی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہیں۔

(3) نفسیاتی فوائد : متبادل آلات کی تیاری سے معلم اور طلباء دونوں نفسیاتی طور سے قوی ہوجاتے ہیں۔طلباء میں تحقیق کا شوق،مشاہدہ اور مختلف اشیاء کو تیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔جس سے طلباء کو خوشی اور محرکہ ملتا ہے۔وہ اپنے فرحت کے اوقات کا بھی سودمند استعمال کر لیتے ہیں۔ان میں نظم وضبط اور پیشوں کی عظمت کا احساس فروغ پاتا ہے۔

یہاں پر چند مثالوں سے متبادل آلات کو تیار کرنے کے طریقوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

(1) اسپرٹ لیمپ : بوٹ پالش کی ایک خالی ڈبی لیجیے۔اس کے اوپری سطح ایک چھوٹا سوراخ بنا کر اس میں ایک ٹین کی نلی کو جوڑ دیجئے جس میں سے لیمپ کی بتی آسانی سے داخل ہوسکے۔آپ کا اسپرٹ لیمپ تیار ہے۔

(2) ڈیوی کا حفاظتی لیمپ : (Davy's safety Lamp) یا محفوظ چراغ :

ایک معمولی اسپرٹ لیمپ یا ایک خالی دوات (ایک بوتل) لیجیے اس کے چاروں طرف تانبے کے تار کی جالی لگا دیجیے ڈیوی کا محفوظ لیمپ تیار ہے۔

تانبے کی جالی

انک بوتل

(3) اسٹھیتسکوپ (Stethoseope) : تیاری کے لئے ضروری اشیاء یہ ہیں : پلاسٹک یا کانچ کی قیف۔تین عدد۔

پلاسٹک یا کانچ کی Y کی شکل کی نلی۔ 1 عدد

"12 لمبی ربر کی نلیاں : 2عدد= "4 لمبی ربر کی نلی : 1عدد

قیف

ربر کی نلیاں

y کے نمونے کی نلی

قیف

"4 لمبی ربی کی نلی

شکل کے مطابق نلیوں کو جوڑا جائے۔اسٹھیتسکوپ تیار رہے۔اس کے ذریعہ دل کی ڈھڑکن سن سکتے ہیں۔

(4) Dropping Funuel : ضروری اشیاء، کانچ کی قیف "8-"6 لمبی کانچ کی نلی Pinchcock ربر کی نلی۔

طریقہ : قیف کی نلی کو ربر کی نلی سے جوڑ دیجئے۔ ربر کی نلی سے کانچ کی نلی کو جوڑ کر ربر کی نلی پر Pinchcock لگا دیجئے۔ ڈراپنگ فنل تیار ہے۔ اس کے ذریعہ کسی بھی رقیق کو قطرہ بہ قطرہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

Glass Funnel

glass tube

(5) وولٹا میٹر : ضروری اشیاء : پلاسٹک کا گلاس۔ تانبہ کے دو عدد تار۔ ترشہ۔ پانی۔ امتحانی نلی 2 عدد۔ بیٹری سیل (Battery cell)

طریقہ : پلاسٹک کا ایک گلاس لیجئے۔ اس کے پیندے میں دو سوراخ بنایئے۔ سوراخ کے ذریعہ تانبہ کا تار داخل کیجئے۔

گلاس کو ترشہ ملے ہوئے پانی سے بھر کر۔ ہر تار پر ترشہ ملے ہوئے پانی سے بھری امتحانی نلیوں (Test tube) کو اُلٹ کر جما دیجئے۔ ان دو تاروں کو سیل کے ذریعہ جوڑ دیجئے۔ پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن میں تحلیل ہو جائے گا اور یہ دونوں گیسیں امتحانی نلیوں میں جمع ہو جائیں گی۔

امتحانی نلی

گیس

گیس

پلاسٹک کا گلاس

تیزابی پانی

تیزابی پانی

تانبہ کا تار جس کو بیٹری سے جوڑا جائے

(6) فلکیاتی دوربین (Astronomical Telescope) : شکل کے مطابق دو نلیاں لیجئے۔ یہ نلیاں کارڈ بورڈ کی ہوں اور ایک دوسرے کے اندر ٹھیک سے حرکت کر سکتی ہوں۔ ان کے سروں پر مختلف ماسکی طول

(focal length) کے عدسے (شیشے) لگا دیجیے۔ کم ماسکی طول کا عدسہ چشمہ (Eye piece) کے طور پر اور زیادہ ماسکی طول کا عدسہ فیلڈ لینس کے طور پر عمل کرتا ہے۔

محدب عدسہ

محدب عدسہ

Convex

7.9 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

☆ تدریس کو مؤثر بنانے کے لئے استاد کو چاہیئے کہ نصابی کتب کے علاوہ ہم نصابی اور اضافی امدادی اشیاء سے بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اضافی امدادی اشیاء میں درسی کتب، جرائد، ہدایتی کتابچہ، اخبار۔ چاک۔ ڈسٹر۔ ماڈل۔ چارٹ۔ نقشے۔ نمائشی بورڈ شامل ہیں۔

☆ اضافی امدادی اشیاء اور مختلف تجربات سے ہونے والے اکتساب کی شرح اور مقدار مختلف ہوتی ہے۔اس بات کو ایڈگر ڈیل کی مخروط نے بخوبی پیش کیا ہے۔

☆ تدریسی امدادی اشیاء وآلات کئی قسم کے ہوتے ہیں اور ان کی کئی طرح سے درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔مثلاً سمعی، بصری، ٹھوس اور خیالی، تظلیلی اور غیر تظلیلی۔

☆ راست بامقصد تجربات سب سے زیادہ حقیقی اور بنیادی ہوتے ہیں۔

☆ کلاس میں ہر چیز کا راست تجربہ ممکن نہیں۔ایسی صورت میں سمعی وبصری تعلیمی امدادیں استعمال کی جاتی ہیں۔

☆ کمپیوٹر اساتذہ اور طلباء کے لئے ایک اہم مدد ہے۔کمپیوٹر سے اکتسابی عمل کو دلچسپ اور لچک دار بنایا جاسکتا ہے اور تدریس کو مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

☆ کمپوٹر سے تدریسی امدادی سامان تیار کیا جاسکتا ہے۔مثلاً چارٹ گراف، نقشے وغیرہ۔یہ سامان صاف اور دلکش بھی ہوتے ہیں۔

☆ کمپیوٹر سے طلباء کی تعین قدر اور اہم ریکارڈ محفوظ رکھنے میں بھی مدد لی جاتی ہے۔

☆ ملٹی میڈیا میں متعدد تکنیکیوں، آلات اور طریقوں کا استعمال کر کے ترسیلی عمل کو طاقتور بنایا جاتا ہے۔

☆ فلم، سلائڈس، تدریسی آلات وغیرہ کی تیاری میں ملٹی میڈیا بہت ایک پُر اثر طریقہ ہے۔

☆ سائنس کی تجربہ گاہ بنانے سے پہلے اس کی پوری منصوبہ بندی اور انتظام کرنا چاہیئے۔اس میں کتنے طلباء ایک ساتھ کام کر سکیں گے۔کن کن سامان وآلات کی ضرورت ہوگی اور سامان کو بہ حفاظت رکھنے کے کیا طریقے ہوں گے۔ان سب کے بارے میں منصوبہ بندی میں پہلے سے سوچ لینا چاہیئے۔

☆ لیب کے مختلف سامان کی الگ الگ رجسٹر بنانا چاہیئے۔جس میں ان کی قیمت، کہاں سے خریدی گئیں، تاریخ وغیرہ کا اندراج ہونا چاہیئے۔

☆ ہر تجربہ کے انجام دہی کے لئے ضروری سامان وہدایات ایک کارڈ پر تحریر کر لینا چاہیئے۔اس میں ضروری احتیاط بھی شامل ہوں۔

☆ لیب میں امکانی حادثات کو بچانے کے لئے مناسب اقدام لینا چاہیئے۔نیز ابتدائی طبی امداد (First Aid) کا بھی انتظام رکھنا چاہیئے۔

☆ بعض اوقات کوئی معمولی اور آسان آلہ یا سامان لیب میں دستیاب نہیں ہوتا۔اساتذہ اور طلباء کو ایسے سامان خود تیار کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔جن کو ہم خود ساختہ آلات (Improvised Apparotus) کہتے ہیں۔مثلاً ڈیوی کا محفوظ چراغ، وولٹا میٹر، ٹیلیسکوپ وغیرہ ایسے آلات ہیں جن کو بہ آسانی خود تیار کیا جاسکتا ہے۔

7.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

طویل جواب والے سوالات : (Long Answer Type Questions)

(1) نصابی اضافی امدادی مواد ووسائل کیا ہیں؟ ان کی اہمیت پر روشنی ڈالیئے۔

(2) ایڈگر ڈیلس کے مخروط کو مفصل بیان کیجئے۔

(3) تدریسی امدادی اشیاء وآلات کیا ہیں؟ ان کی درجہ بندی کیسے کی جاسکتی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

(4) تعلیم کے میدان میں اطلاعاتی، ترسیلی ٹکنالوجی کے کردار کو وضاحت سے بیان کیجیے۔

(5) حیاتیاتی سائنس میں عملی کام کی کیا اہمیت ہے؟ عملی کام کی انجام دہی میں کیا اقدام اور احتیاط ضروری ہیں؟ واضح کیجیے۔

(6) سائنس کی لیب کی منصوبہ بندی اور تنظیم کے اُصولوں کی تفصیل بتایئے۔

(7) حیاتیاتی سائنس کی تجربہ گاہ کے لیے کون کون سے آلات وسامان کی ضرورت ہوتی ہے؟ ان کے تحفظ اور دیکھ بھال کے لئے کیا اقدام ہونے چاہیے۔

(8) ''خودساختہ آلات'' کی کیا اہمیت ہے؟ ان کی تیاری کو مثالوں سے واضح کیجیے۔

مختصر جواب والے سوالات

(Short Answer Type Questions)

(1) زائدازنصاب تدریسی امدادی اشیاء اور مواد کون سے ہیں؟ ان کی اہمیت بتائیے۔

(2) تدریسی عمل میں امدادی اشیاء کی اہمیت بتائیے۔

(3) ملٹی میڈیا وسائل کے فوائد پر روشنی ڈالیے۔

(4) سائنس کے تجربہ گاہ میں موجود آلات وسامان کے انتظام وانصرام کے طریقے بتایے۔

(5) سائنس کی تجربہ گاہ میں امکانی حادثات سے بچاؤ کے کیا اقدام ہوسکتے ہیں؟

(6) تجربہ گاہ میں کو تجربہ شروع کرنے سے پہلے کیا تیاریاں کرنا چاہیے؟

(7) تجربہ کے لئے ''لیب ہدایتی کارڈ'' کی کیا اہمیت ہے؟

(8) ابتدائی طبّی امداد (فرسٹ ایڈ) کی کیا اہمیت ہے؟

(9) سائنس کی لیب کے سامان وآلات کے اندراج کے لئے کون کون سے رجسٹر ہونا چاہیئے؟

7.11 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

(1) سیّد اصغر حسین : طریقۂ تدریس حیاتیاتی سائنس، دکن ٹریڈرس، حیدرآباد

(2) ڈاکٹر شاہ عالم خاں : فزیکل سائنس، دکن ٹریڈرس

(3) سید اصغر حسین : ایجوکیشنل ٹکنالوجی اینڈ کمپیوٹر ایجوکیشن، دکن ٹریڈرس، حیدرآباد

(4) ڈاکٹر نوشاد حسین : معلوماتی اور ترسیلی ٹکنالوجی مبنی تدریس واکتساب، شپرا پبلیکیشنس، دہلی

(5) جسیم احمد : ٹیچنگ آف بیالوجیکل سائنسز (انگریزی میں) پی ایچ آئی لرننگ، نئی دہلی

(6) Jasim Ahmad : Teaching of Biological Science : PHI,N.Delhi

اکائی 8- تاعمر حیاتیاتی سائنس کا اکتساب

Life-Long Learning of Biological Sciences

ساخت

8.1 تمہید: (Introduction)

8.2 مقاصد:(Objectives)

8.3 سائنسی مزاج کی تشکیل میں معاون سرگرمیاں

8.3.1 سائنس کلب (Science Club)

8.3.2 سائنس نمائش(Science Exhibition)

8.3.3 سائنس عجائب گھر(Science Museums)

8.3.4 سائنس میلے(Science Fairs)

8.3.5 سائنس اولمپیاڈ(Science Olympiad)

8.4 سائنس کو فروغ دینے میں حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کا کردار

(Role of Government and NonGovernmental Organizations in the Promotion of Science)

8.5 علم کے ذرائع و وسائل کا استعمال، آن لائن اور آف لائن ذرائع اور ان کے استعمال میں چیلنج

8.6 ہندوستان میں سائنسی ابلاغ و ترسیل

8.7 سائنسی رجحان کی پرورش اور طلباء کو سائنس میں مستقبل بنانے اور سائنسداں بننے کے لیے رہنمائی کرنا۔

8.8 یاد رکھنے کے نکات(Points to Remember)

8.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)

8.10 فرہنگ(Glossary)

8.11 سفارش کردہ کتابیں(Suggested Books)

8.1 تمہید:

آپ پچھلی اکائیوں میں حیاتیاتی سائنس کی اہمیت، وسعت، مختلف حیاتیاتی سائنس دانوں کی خدمات، حیاتیاتی سائنس کے تدریسی طریقوں سے واقف ہوئے۔ سائنس کی تدریس آج صرف کلاس میں رہ کر عام طریقے سے نہیں دی جاسکتی۔ سائنس کے معلم کو کبھی کبھی غیر روایتی تعلیم پر بھی توجہ مرکوز کرنی

پڑتی ہے۔قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء میں مکمل تعلیم کے لیے روایتی اور غیر روایتی تعلیم کے امتزاج پر زور دیا گیا ہے۔طلبا کا ماحولیاتی علم محض کتابوں اور استادوں کے ذریعہ دیے گیے لیکچر سے حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔طلبا کو ماحول سے واقف کرانے کے لیے اس ماحول کے قریب لے جانا ہوگا جس کا علم انہیں حاصل کروانا ہے۔اس طرح سے طلبا کی حسی صلاحیتوں کا استعمال ہوگا اور علم کو حاصل کرنے میں آسانی بھی ہوگی۔طلبہ کو باہری دنیا تک لے جانا کبھی کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔ایسی صورت میں درس گاہ کے اندر کلاس میں سائنس سے متعلق معلومات اور اشیاء کو لاکر طلبا کو جانچنے اور پرکھنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔آج درس گاہوں میں غیر روایتی تعلیم اور سائنس کی غیر رسمی سرگرمیوں کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔

8.2 مقاصد(Objeceives):

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

(1) تا عمر حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کی اہمیت بتا سکیں۔

(2) سائنس کلب کو اسکول میں منظم کرسکیں۔

(3) سائنس نمائش کی اہمیت جان سکیں۔

(4) سائنس عجائب گھر کی اہمیت بیان کرسکیں۔

(5) سائنس کی فروغ میں حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کا کردار جان سکیں۔

8.3 سائنسی مزاج کی تشکیل میں معاون سرگرمیاں:

ماہرین تعلیم اور سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ تدریس کے لیے ہمیں سائنس کلب، سائنس میوزیم اور سائنس کے میلے کا انعقاد اور قیام درس گاہ کے اندر بھی کرنا چاہیے۔ان سرگرمیوں سے طلبہ کے علم میں اضافہ ہوگا اور سائنس میں دلچسپی بھی بڑھے گی۔اس کے علاوہ درس گاہوں اور سائنس کے معلموں کو سیر و سیاحت پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔سائنسی جماعتوں سے متعلق ذرائع کا دورہ کر کے سائنس کو اچھی طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔طلبہ کو ان غیر رسمی سرگرمیوں میں مسرت آمیز تجربہ ہوتا ہے۔یہ سرگرمیاں سائنس کی تدریس کے اہم مقصد، سائنسی مزاج کی تشکیلم کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔اس میں حواس خمسہ کی مدد سے علم کا حصول ہوتا ہے۔سائنس کی غیر رسمی سرگرمیوں میں مندرجہ ذیل اقدامات کرسکتے ہیں:

1۔سائنس کلب 2۔سائنس میوزیم

3۔سائنس میلے 4۔سیر و سیاحت ۵۔سائنس اولمپیاڈ

8.3.1 سائنس کلب(Science Club)

سائنس کی تدریس آج کل درس گاہوں میں روایتی شکل اختیار کرچکی ہے۔سائنس کو روایتی طریقہ سے پڑھانے میں کلاس کے ماحول میں بے مزگی پیدا ہوجاتی ہے۔سائنسی حقائق،نظریات اور اصولوں کو معلم تقریر کے ذریعہ طلبہ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ طلبہ عملی کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔اس کے ذریعے حاصل شدہ علم پائدار ہوتا ہے۔مشکل سے مشکل مضمون بھی طلبہ کو آسان لگنے لگتا ہے۔کلاس میں معلم کے ذریعہ تقریر کے اصول جو علم طلبہ کو دیتے ہیں سائنس کی تعلیم کے مقاصد کی تکمیل نہیں کرپاتے ہیں۔طلبہ میں سائنسی سوچ سائنسی طریقہ کار،تمدنی اقدار،روزمرہ سے متعلق سائنسی امور کا استعمال جیسی خوبیوں کی کمی رہتی ہے۔مضمون مشکل سے مشکل محسوس ہونے لگتا ہے اور طلبہ سائنس کے مضمون سے دور بھاگنے لگتے ہیں۔ایسے وقت میں معلم کے لیے سائنسی امور سے متعلق عملی اقدامات کے ذریعہ طلبا میں سائنسی دلچسپی پیدا کرنا آسان ہوجاتا ہے۔اس عمل میں طلبہ کو ان کی خواہش کے مطابق آزادانہ تخلیقی قوتوں کو استعمال میں لاکر علم کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔اس غیر روایتی ماحول میں طلبا سائنس کے حقائق اور نظریات کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو منظر عام پر لاتے ہیں اور

عمل کے ذریعے طلبا میں تحقیقی وتنقیدی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور سائنسی نقطہ نظر یہ بھی پیدا ہوتا ہے اور شخصیت، کردار اور قیادت جیسی صفات کو بھی فروغ حاصل ہو جاتا ہے۔

ماہرین تعلیم کا ماننا ہے کہ سائنسی منصوبہ بندی کے تحت سائنس کلب، سائنسی میلے، میوزیم، سائنسی ایکوریم اور دوسرے سائنسی کام کرنے والے اداروں کو رکھا جاسکتا ہے۔ یہ سبھی تدریس میں معاون سرگرمیاں غیر روایتی ہوتی ہیں۔ پھر بھی سائنس کی تعلیمی اور تجرباتی اہمیت کو کم نہیں کرتی ہے۔ آج ہر درس گاہ میں ان معاون تعلیمی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیاں درس گاہوں میں ان سرگرمیوں کو کرنے کے لیے حوصلہ افزائی بھی کرتی ہیں اور قرض بھی فراہم کراتی ہیں۔

قومی تعلیمی ادارہ برائے تحقیق وتربیت (NCERT) کے پرچم تلے ہندوستان میں درس گاہوں میں سائنس کلب قائم کیے گئے۔ ۵۸۔۱۹۵۷ء میں کچھ مڈل اور ہائر سکنڈری اسکولوں میں سائنس کلب شروع کیے گئے تھے۔

سائنس کلب کے مقاصد

1۔ سائنس کلب کے ذریعہ طلبا میں سائنسی نقطہ نظر، سائنسی بیداری، سائنسی مہارت، شخصی خوبی، قیادت کے اوصاف، تفکر جیسی مہارت اور خصوصیات کا ارتقا کرنا۔
2۔ سائنسی معلومات کا روزمرہ کی زندگی میں صحیح استعمال کرانا۔
3۔ سائنسی کلب کے ذریعے طلبہ میں تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں کو فطری طور پر استعمال کرنے کا موقع فراہم کرانا۔
4۔ سائنس کلب کا مقصد طلبہ کو تحقیق اور جستجو کی طرف مائل کرنا۔
5۔ سائنس میں طلبا کو ہاتھ سے کام کرنا، صحیح عمل کرنا، خود اعتمادی اور اپنی ذات پر اعتماد بحال کرانا۔
6۔ سائنس کلب کے ذریعہ طلبا کو اپنی دلچسپیوں کے مطابق کام کرنے کا موقع فراہم کرانا۔
7۔ سائنس کلب کا مقصد جدید ایجادات اور ان کے ذریعے سماج پر پڑنے والے اثرات سے واقف کرانا۔
8۔ سائنسی ایجادات سے روشناس کرا کے علم حاصل کرانا۔
9۔ سائنس کلب کے ذریعے سماجی برائیوں کو دور کرنے کے مواقع فراہم کرانا۔
10۔ سائنس کلب میں طلبہ کے ذریعے ماحول کے تحفظ کی معلومات فراہم کرانا۔
11۔ سائنس کلب میں طلبہ کے ذریعے ماڈل، چارٹ، سائنسی رسائل، سائنسی بلیٹن بورڈ، تبادلہ خیالات، سائنسی فلموں کی نمائش، چلنے والے آلات جیسے کاموں کے ذریعے معلومات فراہم کرانا۔

سائنس کلب کی تنظیم

سائنس کلب کی شہرت اور اس کو صحیح طور سے چلانے کے لیے ایک تنظیم کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ کلب کا قیام سے قبل کلب کے مقاصد اور اہمیت پر غور وفکر کر لینا چاہئے۔ کلب کی ایک عبوری کمیٹی کی تشکیل بہت ضروری ہے۔ ساتھ ہی کلب کا آئین، عہدے داروں کا انتخاب اور سائنس کے استاد جن کی رہنمائی میں سائنس کلب کا مکمل کام ہوگا منتخب کر لینا چاہیے۔ کلب کی رکنیت محض سائنس کے طلبا تک ہی محدود نہ رکھ کر دوسرے مضامین کے طلبا کے لیے بھی کھلی رکھنی چاہیے۔ کلب کی تشکیل میں سرپرست، صدر و نائب صدر، سکریٹری (مشیر)، معاون مشیر اور پبلسٹی آفیسر کا انتخاب کرنا چاہیے اور ہو سکے تو اس تنظیم میں کلاس کے نمائندوں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ عہدے داروں کے دائروں کا تعین بھی کرنا چاہیے۔ یہ سبھی عہدے دار طلبا میں سے ہونے چاہیے تا کہ طلبا میں کام کرنے اور کرانے کی عادت پڑے۔ طلبا معینہ حلقہ میں یا تجربہ گار میں سائنس کلب کا دفتر بنا سکتے ہیں اور وہیں پر کلب کے کاموں کو کر سکتے ہیں۔

سائنسی کلب کالائحہ عمل اور منعقدہ سرگرمیاں

سائنس کلب میں طلبا کے ذریعے امکانی سرگرمیاں اور اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مدعو سائنس دانوں، معلموں کے ذریعے تقریر، طویل تقریر کا انعقاد۔

2۔ سائنس کے متعلق تبادلۂ خیال، مباحثے کے مقابلوں کا انعقاد۔

3۔ سائنس کی جدید معلومات کے اظہار کا بورڈ، سائنسی رسالہ، مضمون اور مقالے پڑھنے کا انعقاد۔

4۔ سائنسی فلموں کی نمائش کرانا۔

5۔ چارٹ، ماڈل، تحریری تصاویر اور چلنے والے آلات تیار کرانا۔

6۔ سائنس دانوں کے یوم پیدائش اور ایجادات سے متعلق ایام کو یاد کرنا اور کچھ مخصوص کاموں کا انعقاد کرانا۔

7۔ تجربہ گاہ میں پڑے خراب آلات کو درست کرانا۔

8۔ ابتدائی طبی امداد (First Aid) سے متعلق فوری امداد کے بارے میں بتانا اور اس کی اہمیت کو سمجھانا۔

9۔ ریڈو، روشنائی، موم بتی، شمع، صابن، پالش، جیسی اشیاء کو بنانا۔

10۔ درس گاہوں کے گردونواح میں پیڑ پودے لگانا، صفائی رکھنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔

11۔ جدید ترین سائنسی مضامین کے رسائل کو منگوانا اور سائنس سے متعلق معاون آلات منگوانا۔

12۔ طلبا کے ذریعہ بنائی گئی اشیا، آلات، ماڈلوں کی نمائش کرانا۔ کسی بھی درس گاہ میں قائم سائنسی کلب کی کامیابی وہاں کے طلبا، اساتذہ اور وہاں کام کرنے والے دیگر افراد پر منحصر ہوتی ہے۔ درس گاہ کے اساتذہ قومی تعلیمی ادارہ برائے تحقیق وتربیت (NCERT) سے درس لے سکتے ہیں اور سائنس کلب بنانے کے لیے مشورے بھی لے سکتے ہیں۔

8.3.2 سائنس نمائش

سائنسی نمائش سائنس کے درسیات (Science Curriculum) کا اہم حصہ ہے SCERT. NCERT کیندریے ویدیالے سنگٹھن ریاستی تعلیم مستقل طور پر سائنسی نمائش منعقد کرتے رہتے ہیں، جنکا مقصد سائنسی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

سائنسی نمائش بچوں کو اور ساتھ ہی ساتھ اسکولوں کو سائنسی ہنر کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ سائنسی نمائش ایک بہتر اور خوشگوار مسابقاتی پروگرام کراتے ہیں۔

سائنسی نمائش کے ذریعہ مختلف اسکولوں کے درمیان مقابلے ہوتے ہیں جو سماج کے لوگوں کے درمیان اور معاشرے میں سائنس کی تعلیم کو عام کرتے ہیں۔

سائنسی نمائش ایک سائنس پروجیکٹ کا مسابقاتی مقابلہ ہے جس میں عموماً اسکول کے طلبہ حصہ لیتے ہیں۔

سائنسی نمائش کو منعقد کرنے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

☆ بچوں کے اندر سائنٹیفک اور تکنیکی ہنر کو فروغ دینا۔

☆ بچوں کو سماج، سائنس اور ٹکنالوجی کے درمیان رشتے کا احساس کرانا۔

☆ عوام میں سائنس اور مہارتوں میں دلچسپی کو فروغ دینا۔

☆ طلبا میں صحت مندانہ مسابقتی جذبات کو پیدا کرنا۔

☆ سائنسی اندازِ فکر سے ہونے والی تبدیلیوں سے واقف کرانا۔

☆ طلبا میں توہمات کے خلاف بیداری پیدا کرنا۔

☆ روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کو سائنسی انداز میں حل کرنا۔

سائنسی نمائش کے اقدار:

☆ سائنسی نمائش کے ذریعہ دیانتی فروغ حاصل ہوتا ہے۔

☆ جب کسی ایک پروجیکٹ پر کام کرتے ہیں تو طلبا میں باہمی تعاون اور خوداعتمادی، استحسان کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔جس کا تعلق اقدار سے ہے۔

☆ سائنسی نمائش کے ذریعہ طلبا میں تجسس اور تخلیقی اقداروں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

☆ طلبا کی پوشیدہ صلاحیتوں اور مہارتوں کی شناخت کی جاسکتی ہے۔

☆ سائنسی نمائش طلبا کی صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں جسکی وجہ سے طلباء میں تحریک پیدا کی جاسکتی ہے۔

☆ سائنسی نمائش سائنٹفک تحقیقات اور سائنٹیفک مسائل کے حل کیلئے دلچپی پیدا کرتے ہیں۔

سائنسی نمائش کے تعین قدر کے طریقے (Citeria for Evaluation for Exihibts)

سائنس کے ساتذہ کو سائنسی نمائش میں حصہ لینے والے ادرا کی نہیں بلکہ غیر ادرا کی علاقوں کا بھی تعین قدر کرنا چاہیے۔سائنسی نمائش میں پروجیکٹ اور ماڈل کا تعین قدر پہلے سے طے شدہ طریقہ کار کے تحت کیا جاتا ہے عدلیہ (Judges) سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ طلبا جس پروجیکٹ کا مظاہرہ کررہے ہیں ان کے بارے میں ان کو مکمل جان کاری اور سمجھ ہو۔طلبا سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ انہوں نے جو سائنسی نمائش میں پروجیکٹ ماڈل پیش کیا ہے ان سے متعلق وہ پوری جان کاری رکھتے ہوں۔اور پروجیکٹ ماڈل سے متعلق ناظریں کے سوالوں کا تسلی بخش جواب دے سکتے ہوں نمائش میں شامل کئے گئے پروجیکٹ/ماڈل کا تعین قدر مندرجہ

تعبیرات (Parameters) کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔

(1) تخلیقی صلاحیت:

سائنسی نمائش اس امید کے ساتھ منعقد کی جاتی ہے کہ بچے اپنے اندر موجود تخلیقی قوتوں کا مظاہرہ کرسکیں۔اور عدلیہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ پروجیکٹ کا تعین قدر کرے تو وہ اس کے اندر نیاپن اور اصلیت کی جانچ کریں۔

(2) سائنسی نظریہ/اصول/طرز رسائی:

سائنسی نمائش میں شامل پروجیکٹ/ماڈل کے مقاصد صاف اور واضح ہونے چاہئے۔

(3) تکنیکی مہارت (Technical Skill)

عدلیہ کو چاہئے کہ وہ نمائش میں پیش کردہ ماڈل کو جانچ کرتے وقت پروجیکٹ میں استعمال کی گئی تکنیکی مہارتوں پر بھی غور کریں۔

(4) سماج کے لیے تعلیمی اقدار/افادیت (Educational Values / utilities for Society)

کیا سائنسی نمائش میں پیش کردہ پروجیکٹ یا ماڈل کی صرف تجارتی اہمیت ہے یا اس میں اس کا کوئی تعلیمی مقصد بھی ہے۔کیا یہ مسائل کے حل میں کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔

(5) قیمت اہلکار اور پائیدار (Economic (Low cost) , Portability and durability)

کیا نمائش میں دکھائے گئے پروجیکٹس یا ماڈل ایسے مواد سے بنا ہے جو مقامی طور پر دستیاب ہو اور جو کم قیمت کا رہو۔

(6) مظاہرہ: (Demostration/Presentation)

اس کے اندر نمائش میں پیش ماڈل یا پروجیکٹس سے متعلق بچوں کی تیاری کو ہی نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ اس کے اوپر بھی غور کیا جاتا ہے کہ بچے کس طریقے سے ان ماڈل/پروجیکٹس کو پیش کر رہے ہیں۔ اور ان سے متعلق ریکارڈ اور اطلاعاتی مہارت (Communication Skill) کیسی ہے۔

8.3.3 سائنسی عجائب گھر (Science Museums)

سائنس خود تجربہ کر کے دیکھنے اور سیکھنے والا مضمون ہے۔ اس مضمون کو فقط سن کر نہیں سمجھا جا سکتا۔ طلبہ علم کا حصول فطری طریقے سے کرتے ہیں۔ وہ ہر چیز کو براہ راست شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ سائنس خود کا رتجربہ سے زیادہ سمجھ میں آتا ہے اور اس کے ذریعے حاصل کیا گیا علم مستقل ہوتا ہے۔ ماہرین تعلیم اور سائنس دانوں کا خیال ہے کہ طلبا کو سائنس پڑھانے کے لیے براہ راست تجربہ کرانا چاہیے۔ طلبا کو تجربہ گاہ میں کام کرنے کا موقع دینا چاہیے۔ سائنس کی تدریس کے لیے درس گاہ کے اندر اور درس گاہ کے باہر کی چیزوں اور اشیا کا علم بھی ضروری ہے۔ باہری اشیا کو اکٹھا کر کے درس گاہ میں جمع کیا جا سکتا ہے اور طلبا کو اس کی مدد سے پڑھایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انہیں ان اشیا کا تجربہ کرنے کے موقع بھی دیا جا سکتا ہے۔ ماہرین تعلیم کا یہ خیال ہے کہ درس گاہوں میں سائنسی عجائب گھر سائنس کی تعلیم میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ سائنسی عجائب گھر درس گاہ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جہاں باہری اشیا کو جمع کر کے محفوظ طریقے سے رکھا گیا ہو اور طلبا ان چیزوں کو جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ عجائب گھر ایسی جگہ ہے جہاں پر زیادہ تر ایسی اشیا رکھی جاتی ہیں جنہیں براہ راست شکل میں نہیں دکھایا جا سکتا۔ ان عجائب گھروں میں چارٹ، ماڈل کے آلات، نمونے، پھل، پتیاں اور کیڑے مکوڑے اور دوسرے اشیا جمع کی جا سکتی ہیں۔ طلبا عجائب گھر کا معائنہ کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی دلچسپی بڑھتی ہے اور تجسس کا حل بھی ہو جاتا ہے۔ دکھانے والی اشیا میں طلبا کا تعاون بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ان کے جمع کرنے کے رجحان کی آسودگی ہوتی ہے۔ عجائب گھر درس گاہ میں سائنس کا ماحول تیار کرنے میں مددگار رہتا ہے۔ عجائب گھر ایک ایسا مقام ہے جہاں طلبا نئی چیزوں سے متعارف ہوتے ہیں، جس سے ان کے علم میں حقیقی طور سے اضافہ ہو جاتا ہے۔

عجائب گھر کی تنظیم

سائنس کے عجائب گھر کی تشکیل کس طرح کرنا چاہئے، یہ بھی ایک نہایت اہم کام ہے۔ معلم صدر مدرس اور طلبا کے تعاون سے عجائب گھر بنایا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے درس گاہ میں عجائب گھر کے لیے ایک مناسب مقام کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ جگہ درس گاہ میں ہی ایسے مقام پر ہو جو دوسرے کلاسوں سے الگ ہو اور اس میں کافی جگہ بھی ہو۔ عجائب گھر میں شیشے کی الماریاں اور بڑی بڑی میزیں بھی لگی ہونی چاہئے۔ معلم اور طلبا آپسی مشورے کر کے یہ طے کریں گے کہ عجائب گھر میں کن کن اشیا کو جمع کیا جائے۔ عجائب گھر میں کئی طرح کی چیزیں اور اشیا جمع کی جا سکتی ہے۔ درس گاہ کے طلبا کی ذہنی سطح علم حاصل کرنے کی صلاحیت اور دلچسپیوں کو مدنظر رکھ کر اشیا جمع کی جا سکتی ہیں۔ درس گاہ کے معیار کا بھی دھیان رکھنا چاہئے، تاکہ نصاب میں پڑھایا جانے والا ادب عجائب گھر سے مماثلت رکھتا ہو۔ اس کے لیے مختلف قسم کے کیڑے، مکوڑوں، تتلیاں، مینڈک، مچھلیاں، کچھ ریشم کے کیڑے، پتھر، مختلف قسم کی مٹی، مختلف دھاتیں، کھانے کی اشیا، معدنیات، پرندوں، حیوانوں کے زندہ اور مردہ حالت میں رکھے گئے محفوظ ماڈل، سائنس دانوں کے فوٹو، آلات، انڈے، پھل پھول وغیرہ عجائب گھر میں نمائش کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

تنظیم کا خاص کام یہ ہے کہ ان اشیا کو کہاں سے حاصل کیا جائے۔ معلم طلبا کو پروجیکٹ یا تفویض کے کام کے ذریعے اشیا کو یکجا کرا سکتا ہے۔ اس

کے علاوہ طلبا کو سائنسی نقطہ نظر والے مقامات کا دورہ کر کے چیزوں کو جمع کرایا جا سکتا ہے، جیسے انڈے، پتیاں، پھل، پھول، پنجر (Skeleton)، ان اشیا کو جنگل یا نیشنل پارک کے علاقوں کے دورے کے ذریعے بھی جمع کیا جا سکتا ہے۔ مختلف قسم کی سبزیاں یا پھل، سبزی منڈی سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ ماڈل، تصاویر، آلات، مرمت کیے گئے آلات، بچوں کے ذریعے بنائی گئی مفید اشیا کو بھی عجائب گھر کے لیے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ یہ سبھی اشیاء عجائب گھر میں رکھی جا سکتی ہیں۔ عجائب گھر میں نہایت ضروری کام اشیا کی حفاظت کا ہوتا ہے۔ ان جمع کی گئی اشیا کو درجوں میں تقسیم کرنے کے بعد ان اشیا کو جو وقت کے ساتھ خراب ہو جاتی ہیں، ان کو محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔ اس کام کے لیے کیمیائی سیال کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اشیا کو محفوظ رکھنے کا طریقہ عجائب گھر کے ماہروں سے سیکھا جا سکتا ہے۔ سبھی اشیا کو ترتیب اور منقسم کر کے رکھنا چاہیے، تاکہ طلبا کو ان کا معائنہ کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

عجائب گھر قائم ہو جانے کے بعد سائنس کے معلم کو سبھی اشیا کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہنا چاہیے، تاکہ خراب ہوئی اشیا کا بدل تلاش کر کے رکھا جا سکے۔ عجائب گھر میں معلم طلبا کی مدد سے ماہی خانہ (Acquarium)، نباتات گھر (Terrarium) اور حیوانات گھر (Vivarium) بھی تیار کر کے رکھ سکتے ہیں۔ یہ تینوں اشیا سائنس کی تدریس اور معائنہ کے لیے موثر ہوتی ہیں۔ ان کا مقصد فطرت کے لیے دلچسپی پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔ طلبا اس کو بنانے میں دلچسپی لیتے ہیں اور اس میں موجود کیڑے، مکوڑوں، مچھلیوں اور پیڑ پودوں کے کھانے پینے کا انتظام کرتے ہیں۔ اس عمل سے طلبا میں ماحولیات یا فطرت کے لیے محبت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ ان پودوں کو رکھنے کا خاص مقصد ماہی خانہ میں موجود جاندار مچھلیوں کو غذا اور آکسیجن فراہم کرانا بھی ہے۔ پودے شعاعی ترکیب (Photosynthesis) کرتے وقت آکسیجن نکالتے ہیں۔ اس طرح جانداروں کو پانی میں رہ کر آکسیجن بھی ملتی رہتی ہے۔ ماہی خانہ، نباتات گھر اور حیوانات گھر کو بنانے کے طریقے اور اس کی حفاظت کے بارے میں اختصار سے ذکر اور معلومات اس طرح ہیں۔

1۔ ماہی خانہ (Acquarium): علم حیوانات (Zoology) کے مطالعے کے لیے ایک مناسب ذریعہ ہے۔ عجائب گھر میں ماہی خانہ میں پانی میں رہنے والے جانوروں کو زندہ رکھا جاتا ہے۔ ماہی خانہ ایک شیشے کا چوکور شکل کا تالاب کی شکل کا ڈبہ ہوتا ہے جس کی چھت کھلی رہتی ہے۔ اس کو گھاس یا گتے کی چھت بنا کر وقت وقت پر ڈھکا جا سکتا ہے۔ گھاس کی چھت بنانے کا مقصد جانوروں کو ہوا فراہم کرنا ہے۔ اس بکسے کی تہہ میں ریت، چھوٹے چھوٹے کنکر وغیرہ کی ہلکی سی تہہ بچھائی جاتی ہے۔ اس تہہ کا استعمال ہائیڈریلا، سیجی ٹیریم، ہیلس نیریل یا ہری کائی کو جمع کر کے رکھنا بھی ہوتا ہے۔ اب اس شیشے کے بکس میں تالاب یا ندی کا صاف پانی ڈال کر اس میں چھوٹی مچھلیوں، مینڈک، گھونگے، انڈے اور دوسرے پانی میں رہنے والے چھوٹے جاندار ڈال دیے جاتے ہیں۔ سائنس کلب کے طلبا ماہی خانہ کی دیکھ بھال کرنے کے لیے مقرر کیے جا سکتے ہیں۔ وہ ان میں موجود جانداروں کے کھانے اور ماہی خانہ کا پانی بدلنے کا کام بھی کرتے ہیں۔ سائنس کے طلبہ کو ماہی خانہ کی جانچ کرنے کا کام بھی دیا جا سکتا ہے۔ وہ جانداروں کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور ان کی روزمرہ کی زندگی کے بارے میں مشاہدے کے طریقے سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبا جانداروں کی بناوٹ، سانس لینے کے طریقے، انڈے سے مچھلی کے بننے وغیرہ کو ماہی خانہ کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس طرح طلبا کو ماہی خانہ بنانا بھی آجائے گا اور فطرت کے خوردنی (micro) افعال کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوں گی۔

2۔ نباتات گھر (Terrarium): نباتات گھر بھی عجائب گھر میں بنا کر جانوروں اور پیڑ پودوں کے رہنے سہنے، ان کے کھانے پینے اور خاص اعضا کی شکل کا معائنہ کرنے کے لیے نہایت فائدہ مند شے ہے۔ نباتات گھر بنانے کے لیے ماہی خانہ کی ہی طرح شیشے کا چوکور بکس مناسب ہوتا ہے۔ اس میں کھیت کی مٹی، پتیوں کی کھاد اور چھوٹے چھوٹے کنکروں کی تہہ الگ الگ بچھا دی جاتی ہیں۔ ان مختلف قسم کی تہوں کے بیچ میں کیڑے مکوڑے بھی ڈال دیے جاتے ہیں۔ اس ڈبے میں کیچوے، مینڈک اور دوسرے چھوٹے جاندار ڈال کر محفوظ کیے جا سکتے ہیں۔ اس میں وقت وقت پر پانی بھی ڈالا جاتا ہے۔ کیڑے مکوڑے ان جانداروں کی غذا ہوتے ہیں۔ طلبا ان کے مشاہدے سے ان جانداروں کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور ان کے اعضا

کے کاموں کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔مینڈک کے لیےنباتات خانہ بنانے کے لیےگھاس کی ایک تہہ بٹھائی جاتی ہےاور پانی کی مقدار زیادہ رکھی جاتی ہے۔مینڈک پانی اور خشکی دونوں جگہ آرام سے رہ سکتا ہے۔

3۔ حیوانات گھر (Vivarium): حیوانات گھر بھی عجائب گھر کے لیے ایک ضروری چیز مانی جاتی ہے۔اس آلے کا استعمال ہوا میں رہنے والے جانداروں اور جانوروں کومحفوظ رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس میں ایک پودے کوگلاس کے جار میں ڈھک کر رکھا جاتا ہے یہ جار اوپر سے کھلا ہوتا ہے،تا کہ پودے اور جانوروں کو ہوا ملتی رہے۔وقت وقت پر ان کے منہ پر کپڑے سے ڈھک دیا جاتا ہے۔اس جار کے اندر کیڑے مکوڑے اور کیٹر پیلر کو رکھا جاتا ہے۔ طلبا کو حیوانات گھر کا معائنہ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔وہ مشاہدے کے طریقے سے کیڑے مکوڑوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں۔طلبا کو حیوانات گھر بنانے میں بھی شامل کیا جاسکتا ہےاور ان کو حیوانات گھر کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی دے سکتے ہیں۔طلبا بہت دلچسپی سے اس کام کو کرتے ہیں۔

8.3.4 سائنسی میلے (Science Fairs)

سائنسی میلے طلبا کی سائنس کلب میں ان کے کارناموں کو ظاہر کرنے کا محض ایک ذریعہ ہے۔سائنسی میلے کا انعقاد خاص مقاصد کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔طلبا کو معاشرتی ماحول میں لے جا کر عملی مشاہدہ جانچ اور بالواسطہ طور سے تجربہ کرانا بھی ہوتا ہے۔سائنسی میلوں میں دنیا میں ہو رہی سائنسی تبدیلیوں کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوتی ہے۔ساتھ ہی مختلف درس گاہوں میں کیے گئے کارناموں کی بھی نمائش کی جاتی ہے۔جس سے طلبا معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس طرح کے عمل سے طلبا کی حوصلہ افزائی ہوتی ہےاور ان میں بھی کچھ ایسا ہی کرنے کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔سائنسی میلوں کے ذریعہ نہ صرف درس گاہ کے طلبا، بلکہ عوام الناس کو بھی سائنس کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہے۔اس عمل کے ذریعہ طلبا کے ذریعہ کیے گیے کاموں اور ان کو تقابلی مطالعہ کا موقع حاصل ہوتا ہے۔اس سے طلبا میں سائنس سے متعلق کاموں کے بارے میں ایک کشش پیدا ہوتی ہے،جس سے طلبا کو اس طرح کے کاموں کا شوق پیدا ہوتا ہے۔سائنسی میلہ کے انعقاد سے طلبہ کو ملک کی سائنسی ترقی اور ارتقا میں تعاون دینے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔سائنسی میلے کے ذریعہ اساتذہ اور طلبا اپنے کاموں کا تقابلی تعین قدر بھی کر سکتے ہیں۔اس کے ذریعہ طلبا،اساتذہ اور عوام الناس میں سائنس کے تئیں بیداری پیدا کی جاسکتی ہے۔سائنسی میلے میں طلبا اور اساتذہ کو دوسری درس گاہ کے طلبا و اساتذہ سے ملنے کا مواقع بھی حاصل ہوتے ہیں۔تبادلہ خیال کے ذریعہ سائنس کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے میں مدد بھی ملتی ہے۔سائنس کے میلے سے طلبا میں سائنسی قابلیت کی جستجو میں بھی مدد ملتی ہے۔یہاں پر قابلیت رکھنے والے طلبا اور اساتذہ کا انتخاب کیا جاسکتا ہےاور انہیں اس شعبے میں ترقی کے بہتر مواقع فراہم کر کے کچھ مؤثر سائنسی کام کرائے جاسکتے ہیں۔سائنسی میلے درس گاہوں میں صوبائی اور ملکی سطح پر منعقد کیے جاتے ہیں۔لائق طلبا کو ان کی دلچسپیوں کے مطابق ان تینوں سطحوں پر اپنی صلاحیت کو دکھانے کا پورا موقع حاصل ہوتا ہے۔طلبا میں مکمل اعتماد،سائنسی نقطہ نظر،جانچ اور تفویض اور تحقیق جیسی خصوصیات کو بھی فروغ حاصل ہوتا ہے۔یہ طلبا اپنے دوسرے ہم جماعتوں کے مقابلے میں بہتر کاموں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔طلبا کو میلوں میں جانے سے جو تجربہ حاصل ہوتا ہے وہ علم ان کے لیے مستقل بن جاتا ہے۔سائنس کے مضمون میں ان کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔قومی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق اور تربیت (NCERT) کے مطابق سائنسی میلوں کو منعقد کرنے کے مقاصد اس طرح ہیں۔

1۔ طلبا کے خیالات کو عملی شکل دینے کے لیے موقع دینا اور حوصلہ افزائی کرنا۔
2۔ طلبا کو اپنے ساتھیوں کے کارناموں کو دیکھنے کے موقع دے کر خود کام کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا۔
3۔ سائنس کے لائق طلبا کو منظر عام پر لانا اور انہیں بہتر موقع فراہم کر کے ان کے شوق میں اضافہ کرنا۔
4۔ طلبہ کو مختلف سطحوں کے میلوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرنا اور انہیں اپنے کاموں اور کارناموں کا تقابلی مطالعہ اور تعین قدر کرنے کا موقع فراہم کرنا۔

5۔ مختلف درس گاہوں کے طلبا اور اساتذہ اور عوام الناس کو درس گاہ میں ہونے والے کاموں سے متعارف کرانا۔

سائنسی میلوں کے انعقاد کے بعد مختلف پروگرام کرائے جا سکتے ہیں۔

1۔ نمائش: اس میں مختلف درس گاہوں کے طلبا، طالبات اپنے کاموں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں اور اس طرح ان کے کاموں کا تقابلی تعین (Comparative Evaluation) بھی کر سکتے ہیں۔

2۔ سائنس کے اساتذہ کے ذریعہ تقاریر: اس میں سائنس دانوں اور معلموں کو بلایا جا سکتا ہے جس سے طلبہ ان کے خیالات کو سن کر علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے طلبا کو سائنس دانوں سے براہ راست ملنے اور بات کرنے کا موقع بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

3۔ سائنس کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر: اس عمل میں معلموں اور طلبا کو مدعو کیے گئے اساتذہ اور متجس اور لائق طلبا کو مختلف سائنسی موضوعات پر تقریر کرنے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ طلبا میں اس سے خود اعتمادی پیدا ہوگی اور وہ آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے۔

4۔ فلم کی نمائش: سائنس میلے میں فلم کی نمائش بہت دلچسپی کا مرکز بنتی ہے۔ منتظمین کو چاہیے کہ وہ سائنسی نقطہ نظر سے بنائی گئی فلموں کو منتخب کر کے سائنسی میلے میں دکھائیں۔ ایسی فلمیں علم حاصل کرنے کا نہایت اہم ذریعہ ہیں۔ طلبا اس پروگرام میں دلچسپی لیتے ہیں اور علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن دکھائی جانے والی فلمیں تعلیمی اور دوسرے مقاصد کی تکمیل کرنے والی ہی ہونی چاہیے۔

5۔ مقابلے: مقابلوں کا انعقاد سائنسی میلوں کا خاص حصہ ہوتا ہے۔ اس میں مسلسل صحت مند مقابلہ آرائی کو بیدار کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل طلبا میں پوشیدہ صلاحیتوں کو منظر عام پر لانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس میں طلبا کے ذیعہ تقاریر، ان کے ذریعے بنائے گئے چارٹ، ماڈل، تحریری تصویریں، آلات، تصاویر اور سائنسی کوئز وغیرہ کے کاموں کو کرا کے ان کا مقابلہ کرایا جا سکتا ہے اور تقابلی تعین قدر بھی کیا جا سکتا ہے۔

6۔ خود ایجاد آلات و اشیا: اس میں طلبا کے ذریعے کیے گیے کاموں، خواہ آلات ہوں یا سائنسی اشیاء ان سبھی چیزوں کو دیکھا یا جا سکتا ہے۔ اس سے طلبا میں خود اعتمادی کا فروغ ہوتا ہے اور طلبا خود کام کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔

7۔ تفتیش اور تحقیق سے متعلق کام: یہ ان کاموں کو ظاہر کرنے کا موقع ہے جو طلبا نے اساتذہ کی ہدایات کے مطابق کیے ہیں۔ منصوبوں سے حاصل کامیابی کو بھی دکھانا چاہیے۔ طلبا میں تلاش کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے یہ مفید موقع ہوتا ہے۔

8۔ کتابی میلہ: سائنسی میلوں میں سائنس سے متعلق مضامین کی بہتر کتابوں کی نمائش بھی کرانی چاہیے۔ اس موقع پر طلبا کو نئی کتابیں دیکھنے اور انتخاب کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے اور جدید علوم کو حاصل کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

9۔ سمعی و بصری وسائل کی نمائش: سائنسی میلے سائنس سے متعلق بصری و سمعی وسائل کو دکھانے کا مناسب موقع فراہم کرتا ہے۔ طلبا اور اساتذہ کو جدید وسائل کا بھی علم ہوتا ہے۔

10۔ تعین قدر: سائنسی میلوں کے منتظمین کا ایک خاص مقصد ایسے میلوں سے طلبا و اساتذہ کو حاصل ہونے والے علوم کا اندازہ لگانا بھی ہوتا ہے۔ طلبا اور اساتذہ میں سائنس کے تئیں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ بھی ضروری ہے۔ اس کام کی خاطر طلبا اساتذہ کے لیے الگ الگ سوال کے پرچے بنا کر جواب حاصل کر کے ان کا تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ حاصل جوابات کو میلے میں شامل طلبا و طالبات اور اساتذہ کو بتانا چاہیے۔ اس سے میلے سے حاصل کیے گئے علم کے بارے میں بھی پتہ چل جاتا ہے۔

سائنسی میلے کو مہارت اور خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے مختلف کمیٹیاں بھی بنانی چاہیے تاکہ یہ کمیٹیاں اپنا کام وقت پر کر سکیں اور میلہ خوش اسلوبی سے چل سکے۔

سائنسی میلے کا انعقاد تعلیمی دور کے درمیان میں کیا جانا چاہئے تاکہ زیادہ تر طلبا و اساتذہ اس میں حصہ لے سکیں۔ اس سے درس گاہوں کے پروگرام میں کوئی خلل نہیں پڑتا ہے۔

سائنسی میلوں کا انعقاد

سائنسی میلہ طلبہ اور اساتذہ دونوں کے تعاون سے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے کچھ خاص درجے اس طرح ہیں:

1۔ سائنسی میلے کے پہلے سے تیاری۔

2۔ سائنسی میلوں کے لیے جگہ کا انتخاب۔

3۔ سائنسی میلے سے متعلق کاموں کی تقسیم اور کمیٹیاں۔

4۔ میلے کے خاص کاموں کی عملی تشکیل کا نفاذ۔

5۔ فیصلہ ساز کمیٹیوں اور ججوں کا انتخاب۔

1۔ سائنس میلے کی پہلے سے تیاری: سائنسی میلوں کو منعقد کرنے کی ذمہ داری اساتذہ کی ہے۔ منتظمین اور طلبا کو صدر مدرس اور ماہرین تعلیم سے تبادلۂ خیال کر کے میلے کے مقاصد اور مالی وسائل کو فراہم کرنے کا پہلے سے اندازہ لگانا چاہئے۔ اس کے لئے مقابلے میں شامل ہونے والی درس گاہوں سے فیس بھی لی جا سکتی ہے اور عام لوگوں کو ٹکٹ کا پیسہ دے کر داخلے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اس سے پہلے کے مالی مسائل کا حل نکل سکتا ہے۔ میلے کے انعقاد کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے بھی رابطہ قائم کر کے مالی امداد لی جا سکتی ہے۔

2۔ سائنسی میلوں کے لیے جگہ کا انتخاب: میلے کی جگہ کے انتخاب میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔ میلے کی جگہ ایسی ہونی چاہیے جو درس گاہ سے زیادہ دور نہ ہو۔ وہاں پر پانی اور دوسری ضروری آسانیاں بھی ہوں جگہ کافی بڑی اور کھلی ہونی چاہئے، تاکہ سارے پروگرام کرائے جا سکیں۔

3۔ سائنس سے متعلق کاموں کی تقسیم اور کمیٹیاں: سائنسی میلے کے خاص پروگراموں کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے کمیٹیوں کی تشکیل کرنی چاہیے تاکہ سبھی پروگرام صحیح طریقے سے صحیح وقت پر ہوتے رہیں۔ اس کے لیے طلبا کی دلچسپی کے مطابق پروگراموں کو تقسیم کیا جانا چاہیے۔

4۔ میلے کے خاص کاموں کی عملی تشکیل کو نافذ کرنا: میلے کے سبھی پروگرام کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے ہدایتی کمیٹیوں کے کاموں پر توجہ دینے کے لیے دوسرے اساتذہ کا تعاون بھی لینا چاہیے۔ جس کے لیے سبھی پروگراموں کو وقت پر مکمل کرنے کے لیے عمل میں لانے والی کمیٹی کو جواب دہ ہونا چاہیے۔

5۔ ججوں کی تقرری: سائنسی میلے کے آخر میں نہایت ضروری کام مختلف پروگراموں کا تعین قدر کرنا بھی ہوتا ہے۔ اس کے لیے با اثر اور تجربہ کار شخص کا انتخاب کرنا چاہیے جو خاص پروگراموں کا صحیح صحیح تخمینہ لگائیں اور تقسیم انعامات کے لیے طلبہ یا درس گاہوں کا انتخاب کریں۔

ان سبھی پروگراموں کے خاتمے کے بعد منتظمین کو ایک ساتھ بیٹھ کر تبادلۂ خیال کرنا چاہئے اور میلے کی خامیوں اور خوبیوں پر نظر ڈالنی چاہئے، تاکہ دوبارہ پروگرام کو کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

8.3.5 سائنس اولمپیاڈ (Science Olympiad)

سائنس اولمپیاڈ مقابلے سے لوگوں سے ملنے اور اپنے علم اور مہارت کو ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ سائنس اولمپیاڈ کے ذریعہ بچوں میں سائنس کے تئیں رجحانات سامنے آتے ہیں اور بچے سائنس اولمپیاڈ کے ذریعہ ایوارڈ اور اسکالرشپ جیتتے ہیں۔

پہلا ریکارڈ سائنس اولمپیارڈ بروز سنیچر 23 نومبر 1947 کو شمالی کیرولینا میں سینٹ اینڈریوز Presbyterian کالج میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر بارنس اور ڈاکٹر David Wetmore اس یونٹ کے بانی تھے۔ شمالی اور جنوبی کیرولینا سے پندرہ اسکولوں نے اس یونٹ میں حصہ لیا یہ حیاتیات، کیمسٹری اور طبعیات کے شعبہ میں ہائی اسکول کے طالب علموں کے لئے مقابلوں اور مظاہروں کے ساتھ ایک روزہ مقابلہ تھا۔

سانس اولمپیاڈ مقابلہ مختلف Format کے واقعات کی مثال تنظیم کے لیے تخلیقی مقابلے کے ذریعے اسکول/کالج کے طالب علموں وردیگر نوجوان پیشہ ورافراد کے درمیان سائنسی خواندگی کو آگے بڑھانے کے مقصد کے ساتھ منظّم کیا جاتا ہے۔رسمی امتحانات، سائنس اورٹیکنالوجی کے مسائل، مباحثے فورس پر مضامین لکھنے کی، سیمیناروں، نمائشوں، ریلیوں، آرٹ کے مقابلوں، مباحثوں، Quiz وغیرہ جس کے تحت فزکس، کمیسٹری، بایولوجی، ماحول اورریاضی ایک مخصوص موضوع پر اپنے علم کو ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔اولمپیارڈ جبکہ دوسری طرف شرکاء میں سے ایک ساتھ پیشگی سائنسی خواندگی میں مددملتی ہے۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر آگاہی اوردلچسپی میں اضافے کا ایک بہت موثر طریقہ ہے۔

☆ مقاصد(Objectives)

سائنس اولمپیارڈ مقابلہ 2015ء کے مقاصد تھے۔

☆ قوم کی ترقی میں نسل درنسل سائنس اورٹیکنالوجی کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کرنا۔

☆ اس کا مقصد سائنس کی تعلیم تجسس اور طلبا میں علم کوفروغ دیتا ہے۔

☆ عوامی تقریبات میں ان کے اوران کی صلاحیت کواعلیٰ کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے طالب علموں کوتسلیم کرتے ہیں

☆ طالب علموں کی دلچسپی کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیےانہیں نقدانعامات، سرٹیفیکٹ اور تمغے دینے چاہئے۔

☆ یہ 2+ کے سب سے زیادہ باصلاحیت سائنس کے طالب علموں کواعلیٰ تعلیم اورمتوقع امیدوارکوحاصل کرنے کے لیے اسکالرشپ فراہم کرنا ہے۔

☆ یہ سائنس میں نوجوان طلبا میں تخلیقی مقابلہ کے لیے جوش وخروش پیدا کردے گا۔

سائنس اولمپیاڈ یونٹ (Science Olympiad Events)

سائنس اولمپیاڈ کے فوائد:

☆ آپ اعلیٰ درجے کی سائنسی علم حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ آپ تحقیق اور لکھنے کی مہارت حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ یہ آپ کے کالج کی درخواستوں پرشامل کرنے کے لیے متاثر ہے۔

☆ یہاں اسکالرشپ جیتنے کا موقع بھی ہے۔

سائنس اولمپیاڈ کی خامیاں:

☆ سائنس اولمپیارڈ ایک اہم وقت کے عزم ہوسکتا ہے۔

☆ سائنس اولمپیاڈ میں آپ سائنس میں دلچسپی نہیں دیکھتے ہیں تو یہ آپ کے لیے فائدہ مندنہیں ہوسکتا۔

☆ یہ سائنس اولمپیارڈ میں اسکالرشپ جیتنے کے لیے بہت مشکل اورغیر معمولی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. اسکول میں سائنس کلب کے انعقاد کا مقصد بیان کیجیے۔

2. آپ بحثیت ایک معلم اسکول میں عجائب گھر کی تنظیم کس طرح کریں گے۔

8.4 سائنس کے فروغ میں سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کا کردار

(Role of Goverment and Non Govermental Organization in Promotion of science)

ہندوستان کا آئین لوگوں کے اندر سائنسی سوچ (scientific Thinking) اور تحقیقی کردار کی تخلیق پر زور دیتا ہے، زیادہ تر سرکاری تنظیموں اور تجربہ گاہوں کا مقصد عام لوگوں کے اندر سائنٹفک سوچ کی نشوونما کرنا ہے۔

بہت سے سرکاری ادارے مثلاً "یو جی سی (UGC) ڈی ایس ٹی (DST) این سی ای آر ٹی (NCERT) ایس سی ای آر ٹی (SCERT) اور دوسرے مرکزی اور ریاستی تجربہ گاہوں کا مقصد ملک میں سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کی سوچ میں مثبت بدلاؤ لانا بھی ہے تاکہ عام لوگوں کی سوچ سائنٹفک ہو جائے۔

جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں انہوں نے صرف اپنی تجربہ گاہوں اور سائنسی اداروں کی بنیاد پر ہی ترقی نہیں کی بلکہ وہاں کے لوگوں کی سائنٹفک سوچ نے بھی ان ملکوں کو آگے بڑھنے میں مدد کی ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کے تعاون اور میل جول سے عوام میں سائنس کی تئیں دلچسپی پیدا کی جا سکے، ریاستی حکومتیں مرکزی حکومت کے ساتھ ٹیکنالوجی کی مدد فراہم کر کے لوگوں کے اندر سائنس کو عام کر سکتی ہیں۔ مرکزی حکومت بین الاقوامی تنظیموں اور ریاستی حکومتوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتی ہے۔ ہندوستان میں مرکزی حکومت نے 1985ء میں ماحولیات اور جنگلات کی وزارت The Ministry Of Environment And Forest) کی تشکیل کی یہ وزارت جنگلی جانوروں کا اور پودوں کا معائنہ / سروے (Survey) کرا کر اس کو منظر عام پر لاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے بارے میں جانکاری حاصل ہو اس کے علاوہ یہ وزارت مندرجہ ذیل کاموں کو انجام دیتی ہے۔

(1) ماحولیاتی آلودگی کو روکنا اور اس کے بارے میں لوگوں میں بیداری پیدا کرنا۔

(2) جنگلات کی کٹائی کو روکنا اور نئے نئے پودوں کو لگانا۔

(3) لوگوں میں ماحول کے تئیں بیداری پیدا کرنا۔

(4) ماحول سے متعلق پروگراموں کی عمل درآمدی کرنا اسکے علاوہ۔

ISRO,DST,SCERT,NCERT جیسے سرکاری ادارے بہت سے ایسے پروگرام منعقد کرتے ہیں جو بچوں میں سائنسی رجحان پیدا کرتا ہے۔ اور یہ سرکاری ادارے بہت سے سائنسی مقابلے خاص طور پر ماڈل (Model) مقابلے کراتے ہیں جس سے بچوں کے اندر خداداد صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے، یہ تمام سرکاری ادارے بچوں کو سردیوں اور گرمیوں کی چھٹیوں میں، جب مدرسے بند رہتے ہیں اس وقت ایک ہفتہ، پندرہ دن اور ایک مہینہ کے لیے ٹریننگ پروگرام منعقد کرتے ہیں، جو بچوں کے اندر سائنسی سوچ کی تخلیق میں مدد کرتی ہے۔

یہ بچے مستقبل میں ایک بڑے سائنس داں بنتے ہیں ،اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے پس منظر میں سرکاری ادارے (ISC,ISRO,DST,SCERT,NCERT) سائنس کے فروغ میں بہت ہی اہم کردار نبھا رہے ہیں۔

سائنسی فروغ میں غیر سرکاری اداروں کا کردار:

Role of Non Government Organisation in Promotion of Science

ہندوستان کے اندر عام طور پر رجسٹرڈ سوسائٹی یا ٹرسٹ قانونی طور پر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ (Societies Registration Act) یا ٹرسٹ ایکٹ کے تحت غیر سرکاری تنظیم کا درجہ حاصل کرتے ہیں، اور غیر سرکاری تنظیمیں بہت سی سرگرمیوں میں جو سماج کیلئے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر فائدے مند ہوتی ہیں، ان میں حصہ لیتی ہیں۔

(1) کچھ تنظیمیں خواندگی کی شرح پڑھانے میں لگی ہوئی ہیں ۔(2) کچھ تنظیمیں لوگوں کی غربت دور کرنے کیلئے ان کو مختلف قسم کی مہارتیں (Skills) سکھاتے ہیں تا کہ لوگوں کی کمائی بڑھے ،اوران کی غربت دور ہو۔(3) کچھ تنظیمیں عورتوں کی فلاح اور بہبود کیلئے کام کررہی ہیں ۔(4) کچھ تنظیمیں لوگوں کے اندر ماحولیاتی بیداری پیدا کرنے کا کا م کررہی ہیں، تا کہ لوگ ماحول کے تحفظ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔(5) کچھ تنظیمیں سائنس کے فروغ کے لیے کام کررہی ہیں

تا کہ لوگوں کے اندر سائنسی سوچ پیدا ہو،اوروہ اپنی دائمی زندگی میں سائنس کو استعمال کر اس کو سجا اور سنوار سکے اس سے ان کی زندگی بھی آسان ہوگی اور ماحول کا تحفظ بھی ہوگا۔

غیر سرکاری اداروں کا حیاتیاتی سائنس کے فروغ میں کردار:

غیر سرکاری تنظیمیں سائنس کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی سدھار میں مدد کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ سائنس بھی غیر سرکاری تنظیموں کی کار کردگیوں میں مدد کرتی ہیں اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیر سرکاری تنظیمیں اور سائنس ایک دوسرے کو فائدہ پہونچاتے ہیں۔

کچھ غیر سرکاری تنظیموں کی سائنس کی مختلف طرح سے کی جانے والی امداد کی مثالیں:

(1) جواہر بال بھون (Jawahar bal bhavan): یہ ادارے ملک کے مختلف حصوں میں آزادی ملنے کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو کے نام پر قائم کیے گئے بال بھون میں چودہ سال سے کم عمر سے بچوں کیلئے مختلف پروگرام جیسے موسیقی، تحریری، تقریری مقابلے، پینٹنگ، ڈرائنگ وغیرہ کی تربیت دی جاتی ہے یہ پروگرام بچوں میں سائنسی رویوں، دلچسپی اور سائنسی اندازِ فکر کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں ۔اس کے علاوہ یہ مرکزی حکومت کی جانب سے بچوں کیلئے سائنس، آرٹ اور شوقیہ مشغلوں (Hobbies) پر کتابیں بھی شائع کرتے ہیں۔

(2) کیشور بھارتی (Kishore Bharti): کیشور بھارتی کا سینٹر مدھیہ پردیس کے ہوشنگا باد میں قائم ہے یہ سینٹر دیہی نوجوانوں میں خوداعتمادی کے جذبات کو ابھارنے میں لگا ہے اس تنظیم کے ذریعہ دیہی علاقوں میں سائنس کے فروغ کے لیے اور نوجوانوں میں سائنسی رویے اور سائنس کے تصورات کے فہم کے لیے مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ تنظیم طلبا کے لیے ایسا سائنسی نصاب مرتب کرتی ہے جو ان کی تحقیقی ضرورتوں کو پورا کرتا ہو۔ کیشور بھارتی نوجوانوں کو کام کی تلاش میں گاؤں سے شہروں کی طرف منتقل ہونے سے روکتی ہے۔

(3) وکرم سارا بھائی کمیونیٹی سائنس سینٹر (Vikram Sarabhai Community Science Centre) اسکا قیام 1966ء میں گجرات ریاست کے احمد آباد شہر میں کیا گیا۔ اس سینٹر کے قیام کا مقصد سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعہ سماجی اور تعلیمی امور کو فروغ دینا ہے اس سینٹر کے قیام کے اہم مقاصد ہیں:

(1) بچوں اور اساتذہ میں سائنسی فکر کو فروغ دینا۔

(2) بچوں اور اساتذہ کے اندر مشاہدہ، تجزیہ، تحقیق اور نتیجہ اخذ کرنے کی قوت کی نشونما کرنا۔ نیا پیراگراف یہ مرکز بچوں اور اساتذہ کو سائنسی تربیت فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مرکز تدریسی امدادی آلات (Teaching Aids) کی تیاری اور موئثر طریقۂ تدریس پر تربیت کا انتظام کرتا ہے۔

(4) اے پی سائنس سینٹر (A.P.Science Centre):

اس سینٹر کا قیام 1974ء میں آندھراپردیش میں کیا گیا اس سینٹر کے قیام کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہوئی ترقی کو لوگوں کے بیچ عام کرنا،

(2) سائنس کے اساتذہ کے سائنسی پروجیکٹس کو انجام دینے کے لیے تربیت فراہم کرنا اور جدید سائنسی معلومات سے روشناش کرانا

(3) طلبا میں تخلیقی اور تنقیدی اندازِ فکر کو فروغ دینے کیلئے سائنسی میلے، سیمنار، اور جدید عنوانات پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کرنا اس کے علاوہ یہ سینٹر اساتذہ کیلئے سائنس کے عملی تجربات، تدریسی اشیاء کی تیاری اور موثر طریقہ تدریس پر تربیت کا انتظام کرتا ہے۔

(5) دی نیچر کلب آف انڈیا (The Nature Club Of India) یہ کلب ملک کے بڑے بڑے شہروں میں قائم کئے گئے ہیں۔ دی ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ (The World Wild Life Fund) ان کلبوں کی تشکیل میں معاشی مدد فراہم کرتا ہے ان کلبوں کا اہم مقصد عوام میں ماحول کے تحفظ کے تئیں لوگوں کے نظریہ میں تبدیلی لانا ہے۔ اس مقصد کے لیئے کلب کی جانب سے ماحول کے تحفظ اور اس کے بگاڑ سے پیدا ہونے والے مسائل کے بارے میں عوام میں شعور کو پیدا کرنے کیلئے مختلف پروگرامس منعقد کئے جاتے ہیں۔ طلبا کو اس کلب کی ممبر شپ فراہم کی جاتی ہے ان کلبوں کے ذریعے ماحول کے تحفظ اور آلودگی سے بچاؤ جیسے مدّعوں پر لیٹریچر بھی شائع کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بہت سی ملکی اور بین الاقوامی ادارے لوگوں کے اندر سائنس کی فروغ میں لگے ہیں جیسے

Adventist Dovelopment and Relief Agency(ADRA)

ایک پروجیکٹ چلاتی ہیں جس کے نام یہ ہیں II JENGA,JAMAA II ہے۔ یہ پروجیکٹ (Congo) میں چلایا جا رہا ہے اس کا مقصد لوگوں کے اندر غذا (Food) کا مستحکم فروغ کرنا ہے، تاکہ وہ فاقہ کشی سے بچے اس کے تحت لوگوں کو زراعت کی نئی نئی تکنیک بتائی جا رہی ہے جس سے وہ فصلوں میں اگنے والی خرفت (Weeds) کے اوپر قابو پا سکے اور فصلوں کو بیماریوں سے بچا سکے اس سے پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

کیتھولک ریلیف سروسیز (Catholic Relief Services) برکینیا (Burkinia) میں پروگرام چلا رہی ہے۔

جس کا مقصد لوگوں کے اندر تین طرح کی غذا کی کمی کرونک (Chronic) موسمی (Seasonal) عارضی (Transitory) کو دور کرنا ہے۔ اس پروجیکٹ (Project) کے تحت بیجوں (Seeds) کی قسموں میں سدھار کیا جا رہا ہے اور لوگوں کی آبی انتظام (Water Management) کے بارے میں سکھایا جا رہا ہے۔

سیو دا چلڈرن (Save The Children) نام کی غیر سرکاری تنظیم بنگلہ دیش میں (Multi Year Assistance. Programme (MYAP) "Nobo Jifon" چلا رہا ہے جس کا مقصد لوگوں کو غذا کی کمی سے چھٹکارہ دلانا ہے۔ اس کے تحت لوگوں کو خرد آبپاشی (Micro Irrigation) Integrated Pest Management/Intercroping.and Crop Rotation. کے بارے میں لوگوں کو سکھا رہی ہے اس سے وہاں کے لوگوں کی زندگی میں مثبت بدلاؤ ہو رہا ہے۔

(ACDI/VOCAC) نام کی غیر سرکاری تنظیم (Sierra Leone) میں (Sustainable Nutrition And Agriculture Promotion(SNAP) پروگرام چلا رہی ہے جس کا مقصد بچوں کے اندر شدید غذائیت کی کمی (Chronic Malnutrition) کو دور کرنا ہے اس کے تحت لوگوں کو راشن (Rations) کے ذریعے کھانے کا تیل، دال، چاول اور پانی کو صاف کرنے کیلئے فلٹر (Filters) دیے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اصول صحت (Hygiene) سے بیدار کیا جا رہا ہے۔

(Core group) کور گروپ نام کی غیر سرکاری تنظیم اتر پردیس کے اندر (Social Mobilization Network(SM Net) نام کا ایک پروجیکٹ (Project) چلا رہی ہیں جسکا مقصد اتر پردیس کے دور دراز علاقوں سے پولیو (polio) کو جڑ سے ختم کرنا ہے اس کے تحت یہ غیر سرکاری تنظیم لوگوں کے اندر پولیو (polio) کے ٹیکے سے متعلق بد گمانی کو دور کر رہی ہے۔ اس کے تحت یہ تنظیم لوگوں کے اندر پولیو (polio) سے متعلق رسالہ

(Pamphlet) شائع کر کے تقسیم کر رہی ہے اور پولیو (polio) سے متعلق مختلف فلمیں دور دراز کے علاقوں میں جا کر دکھا رہی ہیں جس سے لوگوں کے اندر پولیو (polio) کے بارے میں بیداری پیدا ہو اور پولیو (polio) کے ٹیکے (Vaccine) کے بارے میں پھیلی ہوئی بدگمانیاں دور ہو۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. حیاتیاتی سائنس کے فروغ میں غیر سرکاری تنظیمیں کس طرح کردار ادا کر رہی ہیں؟
2. ہندوستان میں ماحولیاتی اور جنگلات کی وزارت کی تشکیل کے مقاصد بیان کیجیے۔

8.5 علم کے ذرائع و وسائل کا استعمال، آن لائن اور آف لائن ذرائع اور ان کے استعمال میں چیلنج:

علم کی ترویج و اشاعت میں کاغذ اور چھاپہ خانہ press کی ایجاد سے انقلابی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ موجودہ دور میں اطلاعاتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی (ICT) نے اس کی رفتار کو بے انتہا بڑھا دیا ہے۔ پہلے علم کے حصول کے ذرائع وسائل کم تھے ان کی تلاش اور ان سے استفادہ بڑا مشکل کام تھا۔ مگر اب معلومات کی کثرت کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ اس میں سے مفید مطلب معلومات کی شناخت اور اس کا استعمال ایک چیلنج بن گیا۔

ہر دو تبدیلیوں سے اسکول اپنے آپ کو بچا کر نہیں رکھ سکتا۔ اسکولی نظام کو ان سے ہم آہنگ ہونا ہوگا۔

اس وقت ہم علم اور معلومات کے ذرائع کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(1) آف لائن ذرائع مثلاً کتابیں، جرائد، میگزین وغیرہ۔

(2) آن لائن ذرائع مثلاً سمعی و بصری آلات، ٹیلی ویژن، سوشل میڈیا، ملٹی میڈیا، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ۔

آیئے پہلے آف لائن ذرائع وسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں:

1۔ نصابی کتب:۔ طلباء اور اساتذہ کے لیے نصابی کتاب سب سے آسان اور معروف ذریعہ ہے۔ نصابی کتابیں درسیات کی دی گئی ہدایات کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں بڑی حد تک اسکولی نصابی کتابیں حکومتی ادارے تیار کرتے ہیں۔ مرکزی سطح پر نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) اس ذمہ داری کو نبھاتا ہے اور ریاستی سطح پر وہاں کے اسکول بورڈ اس کام کو انجام دیتے ہیں۔ نصابی کتاب تیار کرنا ایک مخصوص مہارت کا طالب ہوتا ہے۔ سائنسی نصابی کتاب کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ اسے سرگرمی پر مبنی ہونا چاہیے۔ زبان سادہ اور سلیس ہو، طلباء کو تعلیم بذریعہ عمل (Learning by doing) کے مواقع فراہم کیے جانے چاہیے۔ کتاب طلباء کی عمر اور فہم کے مطابق ہو۔ اساتذہ پر یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ نصابی کتاب مضمون تدریس کے اغراض و مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نصابی کتاب کبھی بھی بجائے خود مقصد نہیں بنتی ہے۔ نصابی کتاب کو طلباء کی عملی زندگی سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ اس کا مواد صحت اور معنویت کے اعتبار سے معیاری ہو۔ سائنسی تصورات کو آسان اور عملی انداز میں سمجھایا جانا چاہیے۔ تعمیر علم کے نظریے کے تحت ترتیب دی جائے۔ نصابی کتاب طلباء میں آزادانہ غور و فکر اور تنقیدی نقطہ نظر پیدا کرے نہ کہ صرف انھیں کتابی کیڑا (book worm) بنائے۔

☆ جرائد اور میگزین (Journals & Magazine):۔

سائنسی تنظیمیں اور سائنس و تکنالوجی کے ادارے عام طور پر جرائد شائع کرتی ہیں۔ ان میں نئی تحقیقات نئے تجربات اور سائنسی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ ان جرائد کے مطالعے سے ہم سائنس کے میدان میں جاری رائج الوقت معلومات سے آگاہ رہ سکتے ہیں۔

قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT) بھی اسکولی طلباء کے لیے سائنس کے میگزین شائع کرتی ہے۔ اردو میں ماہنامہ سائنس اور سائنس کی دنیا بھی شائع ہوتے ہیں۔

☆ آن لائن ذرائع وسائل:

یہ دوراطلاعاتی ومعلوماتی ٹیکنالوجی(ICT) کا دور ہے۔اب معلومات آپ کی انگلی کی نوک پر ہے۔کمپیوٹر کی مدد سے انٹرنیٹ کھولیے کسی بھی موضوع پر معلومات کاسمندر آپ کے سامنے ہوگا۔اب آئی سی ٹی ایسا ذریعہ ہے جسے ہم کسی بھی قیمت پر نظر انداز نہیں کر سکتے۔اس لیے سائنس کے معلم کی اس ذریعے پر اچھی نظر ہونی چاہیےاوراسے استعمال کا سلیقہ بھی آنا چاہیے۔اس میں ہم کمپیوٹر، سی ڈی(Compact Disk)،آپٹیکل ڈسک، سی ڈی پلییر، پین ڈرائیو وغیرہ کو شامل کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ ریڈیو براڈ کاسٹ اورآڈیوٹیپ وغیرہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(1) ریڈیو براڈ کاسٹ:۔گوکہ اب اس کا چلن کم ہوگیا ہے مگر پھر بھی یہ سائنس کی تعلیم واشاعت کے لیے ایک اچھا ذریعہ ہے۔علاقائی ریڈیواسٹیشن، ریاستی اورملکی ریڈیواسٹیشن سب طلباء اورعوام کے لیے سائنس پروگرام پیش کرتے ہیں۔آپ اپنے اسکول میں طلباء کواس طرح کے پروگرام سنا کر سائنسی معلومات میں اضافے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔

(2) بصری ذرائع وسائل(Visual Aids):۔

ٹیلی وژن کے سائنسی پروگرام/ سائنس اورٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے وقت ٹی وی چینل۔

اس وقت ہم ٹی وی کے ذریعے تعلیمی رہنمائی کا کام بھی لے سکتے ہیں۔اس کی وسعت اوراہمیت کے پیش نظر حکومت اور تعلیمی ادارے اس کا بڑے پیانے پراستعمال کررہے ہیں۔

یو۔جی۔سی(UGC) کے پروگرام دوردرشن پراوراین سی آرٹی کے پروگرام گیان درشن چینل سے نشر کیے جاتے ہیں۔

بھارت میں ایک سیارچہ EDUSAT مکمل طور پر تعلیمی سرگرمیوں کے لیے وقف کیا ہے۔اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ دوطرفہ گفتگو کوممکن بناتا ہے۔

☆ ویڈیوکانفرنس:۔اس کے ذریعے این سی ای آرٹی اساتذہ کی تربیت کا کام لے رہی ہے۔

سی ڈی/ ڈی وی ڈی:

سیکھنے سکھانے کے لیےان ذرائع کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ان کے ذریعے آپ سمعی اوربصری دونوں طرح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ:۔

آج یہ معلومات جمع کرنے،معلومات تک رسائی حاصل کرنا،معلومات میں شراکت کرنے اورمعلومات کو پھیلانے کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔

آپ اپنے ذاتی کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کے ذریعے انٹرنیٹ سے جڑ کر بہت سارے کام کر سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر ہرموضوع پر اتنا مواد ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اساتذہ اس کے ذریعے اپنے اسباق کی بہتر تیار کر سکتے ہیں۔تعلیم وتعلّم میں کمپیوٹراورانٹرنیٹ کے استعمالات روزافزوں ہیں۔

ویب سائٹس:۔

انٹرنیٹ پر دوطرح کی ویب سائٹس موجود ہیں ایک وہ جن کے استعمال پر پیسہ دینا ہوگا دوسرے مفت۔کئی ویب سائٹس ایسی ہیں جوطلباء کومفت میں اسباق مہیا کراتی ہیں۔اس کے علاوہ اساتذہ کے لیے بھی بہت ساری ویب سائٹس موجود ہیں۔

سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس:۔

ہم خیال افراد سے رابطے کے لیے یہ بہت موثر ذریعہ ہے۔اس کے ذریعے ایک طالب علم ان افراد سے رابطہ کرسکتا ہے جن سے وہ عام طور پر مل نہیں سکتا۔سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کے ذریعے طلباء اوراساتذہ بہتر تعلیمی مواقعوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ان میں فیس بک،ٹوئٹر،آرکٹ(Orkut)وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ youtube بھی تعلیمی لحاظ سے ایک بہتر ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ وکی پیڈیا wikis بھی معلومات حاصل کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ بلاگ (Blogs) اس کے ذریعے ہم اپنے خیالات اوران پر تاثرات معلوم کر سکتے ہیں۔ ایک معلم اس کا بھی طلباء کی تعلیم میں استعمال کرسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. علم کے آن لائن ذرائع کے استعمال میں آنے والے چیلنج کی وضاحت کرتے ہوئے اسے دور کرنے کے طریقہ بھی بتایئے۔

8.6 ہندوستان میں سائنسی ابلاغ وترسیل:

سائنس اور ٹیکنالوجی کی روز افزوں اہمیت اور استعمال نے اسے ہماری زندگی کی ایک ناگزیر شئے بنا دیا ہے۔ صرف طلباء ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانوں ک لیے ہر عمر اور ہر مرحلے میں ہمیں سائنسی معلومات کی ضرورت ہے۔ انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی ترقی اب سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ مشروط ہوگئی ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سائنسی وتکنیکی معلومات سے ہر وقت آگاہ رہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حکومت اور تعلیمی ادارے، این جی او وغیرہ کوشاں رہتے ہیں۔ اسی ضمن میں ہم اپنے ملک ہندوستان میں سائنسی ابلاغ وترسیل کی کوششوں کا جائزہ لیں گے۔

☆ حکومت ہند کا شعبۂ سائنس وٹیکنالوجی ((DST) Department of science and technology):۔

یہ مرکزی حکومت کا ادارہ ہے۔ اس کا مقصد پورے ملک میں سائنسی وتکنیکی معلومات اور سائنسی فکر کو عام کرنا ہے۔ اس کا دوسرا مقصد پورے ملک میں سائنسی اور تکنیکی معلومات کی فراہمی میں رابطہ کاری کرنا ہے۔ یہ ادارہ سائنسی وتکنیکی تعلیم کی فراہمی کے لیے بھی سہولت فراہم کرتا ہے۔

- ڈی ایس ٹی (DST) کے تحت سائنس اور ٹیکنالوجی میں تحقیق کے لیے فیلوشپ (Fellowship) دی جاتی ہیں۔
- خواتین سائنسدانوں کی تیاری کے لیے یہ ادارہ خصوصی پروگرام چلاتا ہے۔
- اس ادارے کا ایک اور مقصد دیگر اداروں کے ساتھ رابطہ کاری کے ذریعے سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے مالیہ فراہم کرنا ہے۔
- اس ادارے کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تعاون لینے اور دینے کا کام انجام پاتا ہے۔
- انسپائر (Inspire) ایوارڈ کے ذریعے یہ ادارہ طلباء میں سائنسی تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور انھیں Ph.D کرنے کے لیے سہولتیں فراہم کرتا ہے۔
- حکومت اور نجی اداروں کے تحت کام کرنے والے سائنسی تحقیقات میں ذہین افراد کی شناخت کرنا بھی اس ادارے کے مقاصد میں شامل ہے۔
- اس ادارے کی اسکیمات بنیادی سائنس کے علاوہ طب، زراعت اور عملی سائنس کے لیے بنائی جاتی ہیں۔
- اس ادارے کے تحت ایک اہم کونسل NCSTC کام کرتی ہے۔

☆ نیشنل کونسل آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کمیونیکیشن (NCSTC) اس کے قیام کو پچیس سال سے زائد عرصہ ہو رہا ہے اس کا قیام حکومت اور غیر حکومتی تنظیموں (NGO) کے تعاون واشتراک سے سائنسی معلومات کا فروغ ہے۔

یہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جس کا صدر مقام دہلی ہے۔ پورے ملک میں اس کے اسی (80) ممبران ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے تحت ضلعی سطح پر رضا کار (volunteers) کے تعاون سے یہ ادارہ عوام الناس تک اپنے پروگرام فراہم کرتا ہے۔

اس کونسل کے مایہ ناز کاموں میں چلڈرن سائنس کانگریس (CSC) کا ہر سال انعقاد ہے۔ اس کے علاوہ ٹیچر سائنس کانگریس (TSC) کے علاوہ سائنس اور ریاضی کی تدریس میں اختراعات کو فروغ دینا ہے۔ یہ کونسل طلباء اور ابھرتے ہوئے سائنسدانوں کو ماہرین اور سینئر سائنسدانوں سے ملاقات کروا کر حوصلہ افزائی کراتی ہے۔ اس کے تحت 2004 میں سائنسی معلومات کے فروغ اور 2005 میں عالمی سال برائے طبیعات کے علاوہ ہماری زمین نام کی ایک مہم منائی گئی تھی۔ مستقبل میں بھی اسے اختراعی پروگرام اس کی منصوبہ بندی میں شامل ہیں۔

یہ کونسل ہندی، انگریزی اور علاقائی زبانوں میں سائنسی کتابیں اور جریدے شائع کرتی ہے جن کو کافی پسند کیا جاتا ہے۔اس کونسل کے مقاصد قیام میں سائنسی معلومات عوام کو پہونچانا ہے تا کہ وہ اس جدید دور میں صحیح فیصلے کر سکیں۔

کونسل سائنسی اور تکنیکی معلومات کی ترسیل وابلاغ کے لیے تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔وہ ایسے افراد کی تربیت کا نظم کرتی ہے جو سائنسی ابلاغ وترسیل کا انجام دے سکیں۔کتابیں، مینول(manual) اور پوسٹرس تیار کرائے جاتے ہیں۔اسی طرح فلمیں، ریڈیائی پروگرام اور ٹی وی کے پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ان کے ذریعے سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق نت نئے گوشوں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔کونسل کے مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی انعامات دے کر کی جاتی ہے۔

این سی ایس ٹی سی نیٹ ورک(NCSTC Network) گوالیار سائنس سینٹر نے بچوں میں سائنسی دلچسپی پیدا کرنے اور سائنسی رجحان کی آبیاری کرنے کی غرض سے چھوٹے پیانے پر چھوٹی تحقیقی سرگرمیوں کی شروعات کی تھی۔اسی پروگرام کو کونسل اور ڈی ایس ٹی نے ملکی سطح پر اپنانے کے لیے ایک نیٹ ورک قائم کیا۔اس میں حکومتی اداروں کے علاوہ سائنسی میدان میں کام کرنے والی غیر حکومتی تنظیموں کو شامل کیا گیا۔عوام میں سائنس کو مقبول عام بنانے کے لیے طے کیا گیا کہ اس طرح کے پروگرام بڑے پیانے پر لیے جائیں اس لیے ملکی سطح پر 1993 میں نیشنل چلڈرن سائنس کانگریس(NCSC) کی بنیاد رکھی گئی۔اس سے توقع کی گئی کہ یہ تنظیم طلباء اور اساتذہ میں سائنسی طرز فکر اور سائنسی رجحان کو پروان چڑھائے گی اور سماج کے تمام طبقات میں اس کو عام کرنے کی کوشش کرے گی۔ چلڈرن سائنس کانگریس(CSC) کا مقصد طلباء کو کر کے سیکھنے (Learning by doing) کے تحت مختلف پروجیکٹ کرائے جائیں اور ان کی سائنسی طریقۂ کار کی تربیت کی جائے۔اس کام کے لیے طلباء کو ایک سال کے لیے مرکزی موضوع اور ذیلی موضوعات دیے جاتے ہیں۔طلباء اپنے قریبی ماحول میں اپنے ہم مزاج دوستوں کے ساتھ کسی نگراں کار کی رہنمائی میں کام کرتے ہیں۔اس اسکیم کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ 10 سال تا17 سال کی عمر کے تمام بچے خواہ اسکول جاتے ہوں یا نہ جاتے ہوں، تمام کے لیے رکھی ہوتی ہے اسی طرح نگراں کار کے لیے اسکول ٹیچر ہونا ضروری نہیں ہے۔اس طرح کی پروجیکٹ کی سرگرمی بچوں کو سوچنے، سمجھنے معلوم کرنے اور متحیر ہونے کا موقع دیتی ہے۔

اس طرح کی سرگرمی سے ذیل کے اغراض حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے:

- ☆ پیمائش کرنا
- ☆ تقابل کرنا/موازنہ کرنا
- ☆ اندازہ قائم کرنا
- ☆ پیشن گوئی کرنا
- ☆ تشریح کرنا
- ☆ تنقیدی غور وفکر کرنا
- ☆ تخلیقی سوچ پیدا کرنا
- ☆ نتائج اخذ کرنا
- ☆ مل جل کر کام کرنا

طلبا کو اپنے ماحول سے متعلق سوالات کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا بھی ایک مقصد ہے۔طلبا کیوں؟ کب؟ کہاں؟ کیسے؟ کون؟ جیسے سوالات کریں۔ ان سوالوں کے جواب کے لیے انھیں نفس مسئلہ سے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوگی۔اس کے ذریعے وہ آئندہ کے اقدامات طے کر سکیں گے۔

ماہرین سے مشورہ کریں گے اس کے ذریعے وہ تجربہ کے ممکنہ متوقع نتائج یا مفروضات قائم کریں گے۔ مناسب تجربات/ سروے یا دیگر تحقیقی آلات تک رسائی اور مسئلے کے حل کے سلسلے میں پیش قدمی کرسکیں گے۔

چلڈرن سائنس کانگریس کی اغراض:۔

☆ 10 تا17 سال کی عمر کے بچوں کو سائنسی طریقۂ کار کی تربیت دینا۔

☆ اس عمر کے بچوں میں تخلیقیت (Creativity) کوفروغ دینا۔

☆ مقامی مسائل سائنسی طریقۂ کار کے ذریعے حل کرنا۔

☆ بچوں میں سماجی مسائل سے واقف ہونے اوران کا گہرائی سے مطالعہ کرنے اوراس کا سائنسی حل تلاش کرنے کی تربیت کرنا۔

☆ بچوں کے تجسس کو بڑھانا۔

☆ بچوں کو باریک بینی سے مشاہدہ کرنے اورسوالات کرنے کی عادت ڈالنا۔

☆ بچوں میں تجربات ومشاہدات کے ذریعے مختلف متبادلات میں سے بہتر متبادل کے انتخاب کی صلاحیت پیدا کرنا۔

☆ بچوں کی اختراعی صلاحیتوں کوفروغ دینا۔

چلڈرن سائنس کانگریس کی عصری تعلیمی تقاضوں میں معنویت:

کرکے سیکھنا(Learning by doing) یہ وہ بنیادی اصول ہے جوسی ایس سی کے ذریعہ اپنایا جاتا ہے۔ یونیسکو کے تعلیم برائے پائیدارترقی کے متن، قومی نصابی خاکہ 2005 اورحق تعلیم قانون 2009 کے تحت اسی اصول کواپنانے کی بات کی گئی ہے۔ یونیسکو کے تعلیم کے پانچ ستون یعنی اکتساب برائے علم، اکتساب برائے عمل، اکتساب برائے اجتماعی زندگی، اکتساب برائے کردارسازی اوراکتساب برائے ذاتی وسماجی تبدیلی سے یہ اصول ہم آہنگ ہے۔

نیشنل سائنس ٹیچرس کانگریس(NSTC):

اس تنظیم کے مقاصد درج ذیل ہیں:

☆ اسکول میں سائنسی تعلیم کو مستحکم بنانے کے لیے، سائنس کے اساتذہ کوایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تاکہ وہ سائنس کی تعلیم وتدریس کے موجودہ نظام کا جائزہ لےکراسے بہتر بناسکے۔

☆ مقامی سطح پرسائنس کی تعلیم کوموثر بنانے کے ضمن میں کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنا، نئے تجربات اورتخلیقیت کوفروغ دینا

☆ سائنس کی تعلیم اورسائنس کے فروغ کے لیے تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرنا

☆ نئے معاشی حالات کے پس منظر میں سائنس اورسماج کے درمیان مکالمے/ تبادلۂ خیالات کوفروغ دینا

☆ عوام کے معیارزندگی اوران کی تعلیمی قابلیت کے درمیان پائے جانے والے رشتے کے بارے میں شعور بیدارکرنا

ہدف(Target group):

☆ ثانوی اوراعلیٰ ثانوی اسکول کے اساتذہ

☆ ماہرین تعلیم

☆ سائنسداں

☆ یونیورسٹی اورکالج کے وہ اساتذہ جواسکولی تعلیم سے متعلق ہیں۔

☆ وہ تنظیمیں جوسائنس کی تعلیم اورفروغ میں سرگرم ہیں۔

طریقۂ کار:

نیشنل ٹیچرس سائنس کانگریس (NTSC) کا ہر سال ایک اجلاس منعقد ہوتا ہے۔اس کے ذریعے سے پورے ملک کے سائنس کے اساتذہ سے رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔اس کام میں گائیڈ ٹیچرس بھی مددگار رہوتے ہیں۔

اس سالانہ اجلاس سے قبل ویب سائٹس کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے۔تعلیمی اداروں میں پوسٹرس اور تعارفی فولڈر بھیجے جاتے ہیں۔

سائنسی جرائد مثلاً سائنس رپورٹر میں اشتہار دیا جاتا ہے، ممبران سے راست رابطہ کیا جاتا ہے۔متعلقہ افراد کو مرکزی موضوع اور ذیلی عنوانات پر مقالہ لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

☆ ماہرین کے ذریعے ان مقالات کی جانچ کے بعد تین سو مقالے منتخب کیے جاتے ہیں۔

☆ سالانہ کانگریس کے موقع پر کلیدی خطاب، تکنیکی سیشن کے ساتھ ماہرین اور سائنسدانوں کے لکچرس کا اہتمام ہوتا ہے۔اس کے علاوہ سائنسی نمائش بھی منعقد کی جاتی ہے۔

☆ منتخب مقالوں کا خلاصہ اور بعض مکمل مقالے شائع کیے جاتے ہیں اور تمام شرکاء کو فراہم کیے جاتے ہیں۔

☆ اختتام پر سائنس کانگریس سفارشات مرتب کر کے متعلقہ افراد اور ایجنسیوں کو دیتی ہے۔

پہل برائے سائنسی تحقیقات و ایجادات IRIS(Initiative for research and innovation in science):

اس پروگرام کے ذریعے طلباء میں سائنسی ایجادات و انکشافات کی روح بیدار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔خاص طور سے سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی کے مضامین میں۔آئی آر آئی ایس کے تحت ملک بھر میں ورکشاپ منعقد کیے جاتے ہیں جہاں طلباء اپنے سائنسی تحقیقی پروجیکٹ پیش کرتے ہیں۔ان تمام کی جانچ ماہرین کی کمیٹی کے ذریعے کرائی جاتی ہے اور منتخبہ پروجیکٹ IRIS کی سالانہ نمائش میں پیش کیے جاتے ہیں۔ان کے علاوہ پانچ دیگر ایجنسیوں یعنی NCERT، CBSE، NCSM، NCSC اور INSPIRE کے انعام یافتہ پروجیکٹ بھی شامل کیے جاتے ہیں۔اب ان کا دوبارہ معائنہ کر کے انھیں انعامات سے نوازا جاتا ہے۔غیر معمولی پروجیکٹ کو بین الاقوامی سائنس اور انجینئرنگ فیر میں بھیجا جاتا ہے۔اس سے قبل انھیں اپنے پروجیکٹ کو مزید بہتر بنانے کے لیے ماہرین/ سائنسدانوں کے ذریعے مزید تربیت دی جاتی ہے۔

اس اسکیم کے ذریعے پانچویں تا بارہویں کلاس کے طلباء کو سائنسی ایجادات کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرایا جاتا ہے اور نوعمر موجدین (Innovator) کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

رکاوٹ/ دشواری:۔اس اسکیم کے نفاذ میں دو بڑی رکاوٹیں درپیش ہیں۔

(1) ہمارے اسکولوں میں سائنسی تحقیقات اور ایجادات کے ماحول نہ ہونا اور

(2) ایسے اساتذہ کا فقدان جو طلباء کو بین الاقوامی مقابلوں میں شریک ہونے کے لحاظ سے رہنمائی کر سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1. چلڈرین سائنس کانگریس کے اغراض و مقاصد بیان کیجیے۔

8.7 سائنسی رجحان کی پرورش اور طلباء کو سائنس میں مستقبل بنانے اور سائنسداں بننے کے لیے رہنمائی کرنا۔

سائنس کے معلم کا کام صرف اسباق کی تدریس تک محدود نہیں ہوتا ہے۔سائنس کی تدریس کا ایک اہم مقصد طلباء میں سائنسی رجحان کو پروان چڑھانا ہے۔

تجنیس (Curosity) انسان کی وہ بنیادی خوبی ہے جس نے اس کے لیے ترقیوں کی راہوں کو نہ صرف کھولا ہے بلکہ ان پر آگے ہی آگے بڑھنا سکھایا ہے۔

انسان اپنے اطراف اور ماحول میں پائی جانے والی اشیاء کی ماہیت (Nature) اور خصوصیات جاننا چاہتا ہے اور انھیں اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ نامعلوم کو معلوم کرنا چاہتا ہے۔ یہ خصوصیت ہمیں اشیاء کی تفتیش کرنے، نئی کھوج کرنے، تحقیق وانکشاف کرنے پر ابھارتی ہے۔ طلباء میں بھی یہ خصوصیات بدرجہ اولیٰ موجود ہوتی ہیں۔ اس کو صحیح رخ دے کر ہم ان میں سائنسی رجحان کی آبیاری کر سکتے ہیں۔

طلبا اپنے ماحول سے متعلق کئی سوالات اپنے ذہن میں رکھتے ہیں۔ معلم کا فرض ہے کہ وہ انھیں ان سوالوں کے جواب تلاش کرنے کا درست سائنسی طریقہ بتائے جس کے ذریعے وہ جواب حاصل کر سکیں اور ساتھ ہی ان کی سائنسی طریقہ کار کی تربیت بھی ہو۔

انسان اپنے مشاہدے سے معلومات حاصل کرتا ہے مثلاً قدرتی تبدیلیاں، موسموں کا بدلنا، بارش، بجلی کی چمک، سورج گہن، چاند گرہن، مختلف نباتات کی خصوصیات وغیرہ۔ اس معلومات کو بعد میں منظّم کیا جاتا ہے اس کی جماعت بندی ہوتی ہے۔ بعدازاں ہم اشیاء/ قدرتی واقعات/عوامل کی شناخت کرتے ہیں ان کے درمیان ربط کی حقیقت جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

جدید سائنسی علم کی جڑیں وجوہات اور اثر (Cause and effect) میں ملتی ہیں۔ مثلاً سمندری جوار بھاٹا، مختلف وٹامن کی کمی سے ہونے والی بیماریاں، غیر متوازن غذا سے ہونے والے نقصانات، کچھ بیماریوں کا مخصوص موسم میں آنا وغیرہ۔ اس طرح ہم مسلسل مشاہدے، مختلف اجزاء کے آپسی ربط و تعلق کے ذریعے کچھ عمومی نتائج حاصل کرتے ہیں اور پھر اس کی تعمیم (generalisation) کرتے ہیں اور کوئی نظریہ (Theory) پیش کرتے ہیں۔

آیئے اب سائنسی طریقہ کار کے مراحل کا جائزہ لیں۔

(1) عمیق مشاہدہ:۔ یہ وہ عمل ہوتا ہے جس میں کسی شئے یا قدرتی عمل کا ہم مختلف پیمانوں کے پیش نظر مشاہدہ کرتے ہیں۔ اشیا کی شناخت اور ان کے آپسی تعلق یا ان کے ایک دوسرے پر اثرات کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

(2) مفروضہ قائم کرنا:۔ اس کے ذریعے ہم کسی عمل/ واقعہ کی تشریح کرتے ہیں۔ عام طور پر یہ وجوہی میکانزم یا ریاضیاتی تعلقات یا رشتے پر مبنی ہوتا ہے جہاں تغیرات کے درمیان ربط ظاہر کیا جاتا ہے۔

(3) پیشن گوئی کرنا:۔ مفروضے پر مبنی پیشن گوئی کی جاتی ہے جس کا تعلق کسی عمل کی موجودگی یا تغیرات میں موجود رشتے سے ہوتا ہے۔ اسے ہم ریاضیاتی یا منطقی سوچ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

ان پیشن گوئیوں کی ہم متغیرات کو قابو میں رکھ کر تجربے کے ذریعے یا عمل میں لا کر اس کی جانچ کرتے ہیں۔

(4) مفروضات کی جانچ:۔ جب ہم پیشن گوئی کی تجرباتی /عملی جانچ کرے ہیں اور وہ صحیح ثابت ہو تو اسے تسلیم کر لیا جاتا ہے اگر پیشن گوئی تجرباتی /عملی طور پر ثابت نہ ہو سکے تو اسے خارج کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات مفروضات میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے۔

(5) نتائج کا حصول اور تعمیم:۔ یہ آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ سائنسی طریقہ کار کی خوبی یہ ہے کہ اس ذریعے سے پیش کیے گئے خیالات/نظریات جانچ اور تجربے کی صداقت کے بعد ہی قبول عام حاصل کرتے ہیں۔

☆ سائنسی مزاج (Scientific Temper):

اگر آپ اپنے روزمرہ کے معاملات کو سائنسی طریقہ کار کے ذریعے حل کرتے ہیں تو آپ سائنسی مزاج کے حامل ہیں۔ سائنسی مزاج صرف سائنسدانوں کا ہی نہیں ہوتا ایک طالب علم اور ایک عام انسان بھی سائنسی مزاج کا حامل ہو سکتا ہے۔

آئندہ سطور پر آپ سائنسی مزاج کی خصوصیات کا مطالعہ کرینگے۔

(1) صحت مند تشلیک (Healthy scepticism)

اس سے مراد یہ کہ ہم کسی بھی بات، خیال یا نظریے کو اس وقت تک قبول نہ کریں جب تک عقل اور منطق اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ یعنی ہم کوئی بھی کام، بات، خیال یا نظریے کو صرف اس لیے قبول نہ کرلیں کہ یہ بزرگوں سے ہوتا آیا ہے یا یہ ہماری سماجی روایات کا حصہ ہے یا یہ ہم کو حکم ہے۔ اس کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ فراہم کردہ ثبوتوں کو بلا چوں و چرا قبول نہ کرلیں بلکہ انھیں تجربہ کر کے شواہد حاصل کریں۔

(2) تعمیم (Universalism):

سائنسی مزاج میں کسی قسم کے تعصب یا پہلے سے طے شدہ ذہنی سانچے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی ہے بلکہ کوئی بات/ نظریہ/عمل اگر سائنسی اور منطق بنیادوں پر ثابت ہوجائے اور تجربات کی معقول تعداد ان نتائج کی تصدیق کردیں تو اس کو عموم حاصل ہوجاتا ہے اور اسے ماننے میں کوئی پس وپیش نہیں ہونا چاہیے۔

(3) صبر واستقامت:۔

سائنسی طریقہ کار کو اپنانا اور نتائج حاصل کرنا ایک صبر آزما اور مشکل کام ہوتا ہے۔ عجلت میں درست نتائج حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ ہمیں ہر کام/عمل کو درکار وقت دینا ہوگا یعنی ہمیں صبر سے کام لے کر پورا وقت دے کر تجربے/ مشاہدے کو مکمل کرنا ہوگا اور اس کی جانچ کے مراحل کو طے کرنا ہوگا خواہ اس میں کتنا ہی وقت لگے۔ ہم صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔

(4) صداقت وایمانداری:۔

سائنسی مزاج کی یہ اہم خصوصیت ہے۔ سائنسی مزاج رکھنے والا شخص صرف اور صرف سچائی یا حقیقت کا متلاشی ہوتا ہے۔ حقیقت/ سچائی اگر اس کی سوچ کے خلاف بھی ہو تو اس کے اظہار میں اسے باک نہیں ہوتا۔ وہ یوں ایمانداری سے اپنے تجربات کے نتائج کو ظاہر کرتا ہے ان میں کسی طرح کی خرد برد نہیں کرتا اور نہ ہی من پسند نتائج حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(5) معروضیت:۔

سائنسی مزاج کی اہم خاصیت ہے مشاہدات، تجربات اور نتائج کو قلم بند کرنے میں پوری معروضیت برتی جاتی ہے اور ان تمام حالات/ ماحول کی معلومات دی جاتی ہے جن میں وہ انجام پائے تاکہ اگر دوسرا ان کو کسی اور جگہ یا کسی اور وقت میں انجام دے تو اسے بھی وہی نتائج حاصل ہوں۔

(6) کھلا ذہن اور خاکساری:۔

سائنسی مزاج والا شخص ہمیشہ اپنے ذہن کے دروازے کھلے رکھتا ہے۔ وہ نئی تحقیقات کو قبول کرنے میں اپنے ذہنی رویوں کو آڑے آنے نہیں دیتا۔ اگر اس کی کسی غلطی یا کمزوری یا خامی کو دلائل کے ساتھ واضح کیا جائے تو وہ پوری خاکساری کے ساتھ اسے قبول کرتا ہے۔

(7) ناکامی کے تئیں مثبت رویہ:۔

سائنسی مزاج کی ایک اور خصوصیت ہے۔ ضروری نہیں کہ ہمارا تجربہ جلد ہی کامیاب ہوجائے اور ہم فوراً نتائج حاصل کرلیں ہوسکتا ہے اور ایسا تاریخ میں بار بار ہوا ہے کہ کسی ایک چیز کی ایجاد میں سائنسدانوں کو کئی تجربات سے گذرنا پڑا اور کئی سال لگ گئے مگر انھوں نے ہمت نہیں ہاری۔ برابر لگن کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے۔ ہر ناکامی سے ایک سبق سیکھ کر منزل کی تلاش میں سرگرداں رہے اور آخر کار منزل پالی۔

یہاں پر سائنسی مزاج کی چند خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی اور خصوصیات ہوسکتی ہیں۔

☆ سائنسی مزاج کا فروغ:

ہمارے ملک میں آج بھی سماج میں دقیانوسی خیالات اور اندھی تقلید کا چلن ہے۔ بلکہ مشاہدے میں آتا ہے کہ بظاہر پڑھے لکھے لوگ بھی اس کا شکار ہیں۔اس کے نتیجے میں سادہ لوح عوام پاکھنڈی لوگوں کے جعل وفریب کا شکار ہوتے ہیں۔

سائنسی مزاج کی پرورش کے لیے بچوں کی عمر کے ابتدائی سال بہت کارآمد ہوتے ہیں۔اگر ہم ابتدا ہی میں بچوں میں سائنسی مزاج پیدا کریں اور اسے فروغ دیں تو ہم انھیں دقیانوسیت اور اندھی تقلید سے بچاسکتے ہیں۔اس کام کے لیے اسکول کی درسیات ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔

اسکول میں ہم درسیات کے ذریعے بالخصوص سائنس مضمون کو اس کام میں بڑا حصہ ادا کرنا ہوتا ہے۔

اوپری سطور میں سائنسی مزاج کی چند خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا معلم کو چاہیے کہ وہ اپنے طلبا میں ان خصوصیات کو پیدا کرے اور انھیں سائنسی مزاج کی آبیاری کے مواقع فراہم کرے اور نصاب کے علاوہ ایسی ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرے جس سے سائنسی مزاج کا فروغ ہو۔

سائنس میں کریئر:

انسانی ترقیوں کی بنیاد سائنسی اور تکنیکی ترقی کے ساتھ مشروط ہے۔اسی طرح کسی بھی ملک کی ترقی میں بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ان افراد کی تیاری کے لیے بنیاد اسکول ہوتا ہے۔بحیثیت سائنس کے معلم کے آپ سے یہ بجا توقع رکھی جاتی ہے کہ آپ اپنی کلاس/ اسکول کے طلباء میں سائنسی مزاج کو پیدا کریں، سائنسی مزاج کو فروغ دیں اور وہ طلبا جو سائنس میں دلچسپی لیں ان کے لیے مستقبل میں سائنسی علوم وفنون میں تعلیم اور روزگار کے مواقعوں سے انھیں آگاہ کریں۔سائنسی میدان میں کام کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کریں اس طرح ممکن ہے کہ کچھ طلبا اس میدان میں آگے بڑھ جائیں اور انسانیت کے لیے نفع بخش ثابت ہوں۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. بحیثیت ایک معلم سائنس داں بننے کے لیے آپ اپنے طلبا کی کس طرح رہنمائی کریں گے؟

8.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

سائنس کلب: سائنس کلب کے ذریعہ طلبہ میں سائنسی نقطہ نظر، سائنسی بیداری، سائنسی مہارت، شخصی خوبی، قیادت کے اوصاف، تفکر جیسی مہارت اور خصوصیات کا ارتقا کرنا۔

سائنس نمائش: سائنسی نمائش بچوں کو اور ساتھ ہی ساتھ اسکولوں کو سائنسی ہنر کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔سائنسی نمائش ایک بہتر اور خوشگوار مسابقاتی پروگرام کراتے ہیں۔سائنسی نمائش کے ذریعہ مختلف اسکولوں کے درمیان مقابلے ہوتے ہیں جو سماج کے لوگوں کے درمیان اور معاشرے میں سائنس کی تعلیم کو عام کرتے ہیں۔ سائنسی نمائش ایک سائنس پروجیکٹ کا مسابقاتی مقابلہ ہے جس میں عموماً اسکول کے طلبہ حصہ لیتے ہیں۔

سائنس عجائب گھر: سائنسی عجائب گھر درس گاہ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جہاں باہری اشیا کو جمع کر کے محفوظ طریقے سے رکھا گیا ہو اور طلبا ان چیزوں کو جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔عجائب گھر ایسی جگہ ہے جہاں پر زیادہ تر ایسی اشیا رکھی جاتی ہیں جنہیں براہ راست شکل میں نہیں دکھایا جاسکتا۔ان عجائب گھروں میں چارٹ، ماڈل کے آلات، نمونے، پھل، پتیاں اور کیڑے مکوڑے اور دوسرے اشیا جمع کی جاسکتی ہیں۔طلبہ عجائب گھر کا معائینہ کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔اس طرح ان کی دلچسپی بڑھتی ہے اور تجسس کا حل بھی ہو جاتا ہے۔

سائنس میلے: سائنسی میلے طلبہ کی سائنس کلب میں ان کے کارناموں کو ظاہر کرنے کا محض ایک ذریعہ ہے۔سائنسی میلے کا انعقاد خاص مقاصد کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔طلبا کو معاشرتی ماحول میں لے جا کر عملی مشاہدہ جانچ اور بالواسطہ طور سے تجربہ کرانا بھی ہوتا ہے۔سائنسی میلوں میں دنیا میں ہو رہی سائنسی

تبدیلیوں کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوتی ہے۔ساتھ ہی مختلف درس گاہوں میں کیے گئے کارناموں کی بھی نمائش کی جاتی ہے۔جس سے طلبہ معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس طرح کے عمل سے طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے

سائنس اولمپیاڈ: سائنس اولمپیارڈ مقابلے سے لوگوں سے ملنے اور ایسے علم اور مہارت کو ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔سائنس اولمپیاڈ کے ذریعہ بچوں میں سائنس کے تئیں رو جحانات سامنے آتے ہیں اور بچے سائنس اولمپیاڈ کے ذریعہ ایوارڈ اور اسکالرشپ جیتے ہیں۔

حکومتی تنظیم: ایسی تنظیم جن کو سرکار دانستہ اور غیر دانستہ طور پر بناتی ہے جن کا مقصد لوگوں کی فلاح و بہبود سے متعلق ہوتا ہے اور جو سیدھے طور پر سرکار کے زیر انتظام ہوتی ہے

غیر حکومتی ادارے: ہندوستان کے اندر عام طور پر رجسٹرڈ سوسائٹی یا ٹرسٹ قانونی طور پر سوسائٹی رجسٹیشن ایکٹ (Societies Registration Act) یا ٹرسٹ ایکٹ کے تحت غیر سرکاری تنظیم کا درجہ حاصل کرتے ہیں،اور غیر سرکاری تنظیمیں بہت سی سرگرمیوں میں جو سماج کیلئے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر فائدے مند ہوتی ہیں،ان میں حصہ لیتی ہیں۔

- ☆ اس اکائی میں آپ طبعی سائنس کا علم حاصل کرنے کا ایک وسیع مفہوم سے آگاہ ہوئے۔صرف اسکول یا کالج ہی میں علم حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہم تاعمر علم حاصل کر سکتے ہیں۔
- ☆ طبعی سائنس کے تاعمر علم حاصل کرنے کے ضمن میں ہم نے حکومتی سطح کی کوششوں کا جائزہ لیا ساتھ ہی غیر حکومتی تنظیموں کے رول پر بھی گفتگو کی۔
- ☆ سائنس کے معلم کے پیشہ وارانہ ارتقاء کے مختلف ذریعوں سے ہم واقف ہوئے۔
- ☆ سائنسی مزاج اور سائنسی طریقۂ کار کی معلومات حاصل کی۔
- ☆ طلباء کو سائنس میں کریئر بنانے کی ضرورت اور افادیت پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔

8.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

-1 Long Answer Type Questions

1۔ سائنس کی تدریس میں سائنس کلب کا کیا کردار ہے؟

2۔ سائنس کی غیر رسمی سرگرمیوں پر مضمون لکھیں اور سائنسی کلب کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

3۔ درس گاہوں میں سائنس کلب قائم کرنے کے لیے سائنس کے اساتذہ کا رول کیا ہوتا ہے؟ بیان کیجیے۔

4۔ تاعمر حیاتیاتی سائنس کے اکتساب سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔

5۔ سائنسی عجائب گھر سائنس کی تعلیم میں کیسے مددگار ثابت ہوتی ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔

6۔ سائنس کی فروغ میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے کردار کو واضح کریں۔

7۔ درس گاہ میں سائنسی عجائب گھر کی تنظیم اور اس کا انتظام کس طرح کرنا چاہئے؟ عجائب گھر کے لیے مناسب اشیا کیسے جمع کریں گے؟

-2 Short Answer Type Questions

1۔ سائنس کلب میں منعقدہ سرگرمیوں کا ذکر مختصراً تحریر کیجیے۔

2۔ سائنسی عجائب گھر سائنس کے معلم کے لیے کیوں اہم مانا جاتا ہے؟

3۔ سائنسی میلوں کی تدریس میں کس طرح مددگار ہو سکتے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

4۔ سائنسی میلوں کے انعقاد کے مقاصد لکھیے۔

5۔ سائنسی میلے درس گاہ اور سماج کے لیے کتنے مدد گار ثابت ہو رہے ہیں؟ اختصار سے لکھیے۔

3- Very Short Answer Type Question

1۔ سائنس کلب کے دو فوائد لکھیں؟

2۔ سائنس نمائش کی دو خامیاں لکھیں؟

3۔ سائنس عجائب گھر بنانے میں کن دو باتوں کا دھیان رکھنا چاہیے؟

4۔ سائنسی میلوں کے بچوں کے اوپر پڑنے والے دو اثرات بیان کریں؟

5۔ سائنس اولمپیاڈ کی دو خصوصیات بیان کریں؟

6۔ سائنس کلب کے قیام کے اغراض و مقاصد تحریر کیجیے۔

7۔ سائنسی نمائش پر مختصر نوٹ لکھیے۔

8۔ سائنسی معلومات کے حصول کے لیے آف ذرائع پر نوٹ لکھیے۔

9۔ نیشنل سائنس ٹیچر کانگریس کی افادیت واضح کیجیے۔

10۔ سائنسی طریقۂ کار کے مراحل بیان کیجیے۔

11۔ سائنسی مزاج سے کیا مراد ہے واضح کیجیے۔

4- ذیل کے سوالات کے تفصیلی جواب دیجئے۔ (چار سو الفاظ)

1۔ بھارت میں حکومت اور غیر حکومتی تنظیموں کا سائنس کے فروغ میں کیا کردار ہے؟ واضح کیجیے۔

2۔ این سی ایس ٹی سی نیت ورک (NCSTC network) کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔

3۔ سائنسی مزاج کی خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔

4۔ آپ اپنے طلباء میں سائنسی مزاج کے فروغ اور انھیں سائنس میں کریئر بنانے کے لیے کیا اقدامات کریں گے؟

5۔ اپنے اسکول میں سائنسی نمائش کے انعقاد کے لیے منصوبہ بندی تحریری شکل میں پیش کیجیے۔

5- معروضی سوالات

1. ہم خیال لوگوں کی انجمن کو............ کہتے ہیں۔

(1) تنظیم (2) کلب

(3) سوسائٹی (4) ادارہ

2. سائنسی تعلیم کی روح طلبا میں .... پیدا کرنا ہے۔

(1) معلومات (2) تکنیک

(3) سائنسی مزاج (4) تکنالوجی

3. ....طلبا اور عوام میں سائنس کے فروغ کا کام انجام دیتا ہے۔

(1) حکومت (2) اسکول

(3) سائنسی میلہ (4) سمینار

4. ہمیں طلبا کو سائنسی ترقی میں............ کے تصور سے آگاہ کرنا چاہیے۔

(1) متوازن ترقی (2) ماحولی ترقی

(3) تکنالوجی کی ترقی (4) بے قید ترقی

5. ہمارے ملک میں............ ضلعی، ریاستی اور ملکی سطح پر سائنسی نمائش کا اہتمام کرتی ہے۔

(1) SCERT (2) UGC

(3) NCTE (4) NCERT

6. وکرم سارا بھائی سائنس کمیونٹی سنٹر............ میں واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) احمد آباد

(3) دہلی (4) اورنگ آباد

7. بھارت کا............ سیارچہ مکمل طور پر تعلیم کے لیے وقف ہے۔

(1) EDUTEC (2) UGC

(3) EDUSAT (4) SCERT

8. چلڈرن سائنس کانگریس کے اغراض میں بچوں کے جذبۂ تجسس کو............ ہے۔

(1) بڑھانا (2) کم کرنا

(3) ختم کرنا (4) ضائع کرنا

9. ....سائنسی طریقہ کار کا پہلا مرحلہ ہے۔

(1) عمیق مشاہدہ (2) تجربہ گاہ

(3) عمومی مشاہدہ (4) نتیجہ

10. سائنسی مزاج ناکامی کے تئیں............ رویہ سکھاتا ہے۔

(1) منفی (2) معتدل

(3) مثبت (4) انتہا پسندانہ

8.10۔ فرہنگ (Glossary):

تعلیم (Education):۔ تعلیم کسی سماج میں ہمیشہ چلنے والا وہ با مقصد عمل ہے جس کے ذریعہ انسان کی خداداد صلاحیتوں کی نشونما اس کے علم وفن میں اضافہ، طرزِ عمل میں تبدیلی کی جاتی ہے، اسے ایک مہذب شہری بنایا جاتا ہے اس کے ذریعے فرد اور سماج دونوں مسلسل ترقی کرتے ہیں۔

تاعمر تعلیم (Life Time Education) تعلیم کی تعریف دو معنوں میں کی جاتی ہے۔

(1) محدود معنیٰ (Narrow Meaning) اس میں اس طرح کی تعلیم ہوتی ہے جو بچہ رسمی طرقے سے اسکول میں حاصل کرتا ہے اسے رسمی تعلیم (Formal Education) کہتے ہیں۔

(2) وسیع معنیٰ (Broader Meaning) تعلیم وہ عمل ہے جو بچہ کی پیدائش سے لیکر تا حیات چلتی رہتی ہے۔ اس میں صرف اسکول سے حاصل کی جانے والی تعلیم ہی نہیں آتی بلکہ اسکول سے قبل اور اس کے بعد حاصل کی جانے والی تعلیم بھی شامل ہے اسے غیر رسمی تعلیم کہتے ہیں۔

سائنس (Science): سائنس لاطینی لفظ (Scientia) سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہوتا ہے جاننا جاننے کی کوشش کرنا (Science is Systematic & Organize Body) سائنس کی معلومات کا ایک مرتب ومنظم حصہ ہے۔

سائنس تحقیق کا ایک طریقہ ہے جس میں ہم نئی نئی چیزوں کو دریافت کرتے ہیں۔

حیاتیاتی سائنس: سائنس کی وہ ساخت ہے جس کے تحت ہم لوگ زندہ/حیوانی جسم (Living Organism) کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اکتساب (Learning): اکتساب کا مطلب تجربہ، تدریس اور مطالعہ وغیرہ کسی بھی طریقے سے نئے نئے حقائق کا علم حاصل کرنا۔ نئی نئی سرگرمیوں کو کرنا اور انہیں بہت دنوں (Long Time) تک یاد رکھنا اور ضرورت کے مطابق ان کا استعمال کرنا، اس طرح اپنے طرز عمل کو صحیح سمت فراہم کرنا ہے۔

Science Club	:	طلبا کی ایسی تنظیم جو ان میں سائنسی علوم میں دلچسپی اور مہارت پیدا کرنے میں مدد کرے۔
Motivation	:	محرکہ
Scientific Attitude	:	سائنسی رجحان
Scientific Method	:	سائنسی طریقہ کار
Science Fair	:	سائنسی میلہ
Science Exhibition	:	سائنسی نمائش
Biodiversity	:	حیاتی تنوع
Curiosity	:	تجسس
Sustainable Development	:	متوازن ترقی
Superstition	:	توہمات
Learning by doing	:	اکتساب بذریعہ عمل
Book Worm	:	کتابی کیڑا
Innovator	:	موجد
Generalisation	:	تعمیم
Theory	:	نظریہ

8.11 مزید مطالعہ کے لیے کتب/سفارش کردہ کتابیں

Text Books

1. Vaidya, Narendra (1989). The Impact of Science Teaching, New Delhi: Oxford and IBH Publishing Co. Pvt. Ltd.
2. Sharma, R.C. (1987). Modern Science Teaching, New Delhi: Dhanpat Rai and Sons.
3. Vanaja, M. (2004). Methods of Teaching Phydical Sciences, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
4. Das, R.C. (1990). Science Teaching in Schools, New Delhi: Sterling Publications Pvt. Ltd.

Reference Books

1. Siddiqui and Siddiqui (1998). Teaching of Science Today and Tomorrow, New Delhi: Doaba House.
2. Kumar, Amit (1999). Teaching of Physical Sciences, New Dehlhi: Anmol Publications Pvt. Ltd.
3. Soni, Anju (2000). Teaching of Science, Ludhiana: Tandon Publications.
4. Mohan, Radha (2004). Innovative Science Teaching for Physical Science Teachers, New Delhi, PHI
5. UNESCO. Teaching of School Physics, Penguin Books
6. UNESCO. Teaching of School Chemistry, Penguin Books

اکائی:9 حیاتیاتی سائنس کے معلم کا پیشہ وارانہ ارتقا
Professional Development of Biological Science Teacher

ساخت

9.1 تمہید (Introduction)

9.2 مقاصد (Objectives)

9.3 حیاتیاتی سائنس کے معلم کی پیشہ ورانہ نشونما(Professional Development of Biological Sciences Teacher)

9.3.1 پیشہ ورانہ نشونما کے فوائد(Advantages of Professional Development)

9.3.2 پیشہ ورانہ نشونما کی اہمیت (Importance of Professional Development)

9.3.3 حیاتیاتی سائنس کے معلم کے لیے موثر پیشہ ورانہ نشونما

(Effective Professional Development for Biological Science Teacher)

9.3.4 حیاتیاتی سائنس کے معلم کے لئے موثر پیشہ ورانہ نشونما کے اصول

(Principle of Effective Professional Development for Biological Science Teacher

9.4 اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارت کے مراحل(Stages of Teacher Professional Skill)

9.4.1 ماقبل ملازمت تربیتی مرحلہ(Pre- Service Training Stage)

9.4.2 بھرتی کا مرحلہ(Appointment Stage)

9.4.3 دوران تدریس کا مرحلہ (In-service Stage)

9.4.4 دوران ملازمت تربیت کے لئے مختلف ایجنسیاں(Different Agencies for In-service Training)

9.4.5 دوران ملازمت تربیت کے لئے مختلف تنظیمیں (Different Organizations for In-service Training)

9.5 معلم کی ترقی کے لیے پیشہ ورانہ تنظیمیں(Professional Organizations for development of Teacher)

9.5.1 بین الاقوامی پیشہ ورانہ تنظیمیں(International Professional Organizations)

9.5.2 قومی پیشہ ورانہ تنظیمیں(National Professional Organizations)

9.6 اساتذہ بحیثیت سیکھنے والوں کی جماعت(Teachers as Learnner group)

9.7 سائنس کے معلم کا انعکاسی اعمال(Reflective Act of Science Teacher)

9.8 معلم بطور ایک محقق (Teacher as Researcher)

9.8.1 عملی تحقیق(Action Reaserch)

9.8.2 عملی تحقیق کی اہمیت(Significance of Action Reaserch)

9.8.3 عملی تحقیق کی خوبیاں (Characteristics of Action Reaserch)

9.8.4 عملی تحقیق کی خامیاں (Delimitations of Action Reaserch)

9.8.5 عملی تحقیق کے مراحل(Steps of Action Reaserch)

9.9 یادرکھنے کے اہم نکات (Points to be Remember)

9.10 فرہنگ(Glossary)

9.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

9.12 مزید مطالعے کے لیے کتب(Suggested Books)

9.1 تمہید:

سائنس چونکہ اس دور میں ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں پر اپنا اثر قائم کرچکی ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے فراق میں ایک مُلک دوسرے مُلک سے سبقت لے جانے میں لگا ہوا ہے ۔ چاہے وہ میدان ہتھیاروں کا ہو، چاہے زراعت کا ہو یا شعبہ تعلیم ہو اِن حالات میں یہ ضروری ہے کہ قوم کے بچوں میں سائنسی انداز وفکر لایا جائے۔آج کی ترقی کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ ایک معلم کو ہر لمحہ تبدیلیوں اور ایجادات پر نگاہیں رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ قوم کے طلباء کی ذہن سازی کر سکے۔سائنس کی عطا کردہ آسائش ومسرتوں سے اُس وقت روشناش ہو سکتے ہے جب ہمارے ذہن سائنسی ایجادات اور اُس کی نت نئی تحقیقات سے واقف ہوں۔اس لحاظ سے سائنسدانوں اور خاص طور پر سائنس کے اساتذہ پر یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پیشہ میں ترقی کرتے ہیں اور اپنی ذات وطلباء میں سائنس کی جانب مثبت اندازِ فکر پیدا کریں۔

حیاتیاتی سائنس کی افادیت وقدر وقیمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔اس لحاظ سے حیاتیاتی سائنس کا معلم سماج میں معیارِ زندگی کو بلند کرنے ،تو ہم پرستی اور غلط عقائد کو دور کرنے میں فرسودہ روایات کو توڑنے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔اس لحاظ سے حیاتیاتی سائنس کا معلم ایک جامعہ شخصیت کا حامل ہو ساتھ ہی اپنے پیشہ میں ہمیشہ ترقی کرتا ہوا ہو۔اس لحاظ سے اُسے اپنے پیشے کے معیار،ترقی کے راستے ،نظریات وذرائع سے واقف ہونا ضروری ہے اس اکائی میں معلم کی پیشہ ورانہ ترقی میں ورکشاپ، کانفرنس ،سیمنار میں شمولیت کرکے اپنے معیار میں کس طرح بہتری لا سکتے ہیں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اسی کے ساتھ دوران ملازمت(Inservice) حکومت مرکزی وریاستی سطح پر کئی تربیتی پروگرامس کراتی ہے اُسکی نوعیت افادیت پر بھی بحث کی گئی ہے ساتھ ہی ایک معلم کو چاہئے کہ وہ مختلف پیشہ ورانہ تنظیموں (Professional Organizations) کا کس طرح ممبر بن سکتا ہے اور اس کے تحت کن کن پروگرامس کو اپنے اسکول وکالج میں عمل میں لا سکتا ہے۔ٹیچرس بذات خود ایک سیکھنے والوں کا گروہ (Community of Learner) ہیں اس لحاظ سے انفرادی ومجموعی ترقی دونوں بھی ضروری ہے غور وفکر، مفکرانہ اور انعکاسی مشق معلم کے پیشہ ورانہ ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔تعلیم چونکہ ایک دوطرفہ عمل ہے جس میں معلم اور متعلم دونوں شامل ہیں۔اس اعتبار سے یہ عمل درس وتدریس کا غیر مخلوط عمل ہے۔کوٹھاری کمیشن کہتا ہے کہ ’’اگر سائنس کی تدریس بے روح ہو اور سیکھنے والے اسے بے دلی سے حاصل کریں تو یہ دماغ کو فرسودہ معلومات سے بوجھل کرنے کے متراوف ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ یہ بگڑ کر توہمات میں ایک اور کا اضافہ کرے۔‘‘

اس لئے ایک معلم کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ وہ دورانِ تدریس وہ غیر تدریسی موقعوں پر طلباء میں مطلوبہ تبدیلیوں کو لانے کے لئے اُن میں دلچسپی اور محرکہ پیدا کرے۔اس دوران معلم کئی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں اور وہ ایک محقق کے انداز میں اپنے مسائل کا حل تحقیقی طرز رسائی سے حاصل بھی کر لیتے ہے جو عملی تحقیق (Action Research) کہلاتا ہے۔اس اکائی میں عملی تحقیق کے ذریعے ایک حیاتیاتی سائنس کا معلم متعلم کو سمجھ سکتا ہے وہ کس طرح اکتساب (Learning) کرتا ہے اُس کا انداز اور طریقہ کار کیا ہے اُس سے واقفیت حاصل کرتا ہے عملی تحقیق نہ کہ وقوفی حصے کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں بلکہ حسّی حرکی و جذباتی مسائل کے بھی حل مہیا کرتے ہیں۔اس لحاظ سے یہ اکائی حیاتیاتی سائنس کے معلم کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، تجربات کے ذریعے طلباء میں بہتر تبدیلی لانے میں مددگار ثابت ہونگی۔

9.2 مقاصد:

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گیکہ:

- ☆ سائنس کے معلم کے لیے پیشہ وارانہ ارتقاء کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- ☆ آپ اپنی پیشہ وارانہ ترقی کے مختلف ذرائع و وسائل استعمال کر سکیں۔
- ☆ آپ ''تعلیم گود سے گور تک'' کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں۔
- ☆ آپ اپنا ذاتی اور پیشہ وارانہ جائزہ لے کر اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے قابل ہو جائیں۔
- ☆ آپ سائنس کی تدریس کے دوران آنے والے مسائل کو عملی تحقیق (Action research) کے ذریعے حل کر سکیں۔

9.3 حیاتیاتی سائنس کے معلم کی پیشہ ورانہ نشوونما:

پیشہ ورانہ نشوونما کے معنی:

سیکھنے کا عمل ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔سیکھنے کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ایک معلم زندگی بھر سیکھتا رہتا ہے تب جا کر وہ اپنے طلباء کے علم کی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔

معلم کی پیشہ ورانہ نشوونما کو ماہرانہ صلاحیت میں ترقی بھی کہا جا سکتا ہے چونکہ یہ ایک وسیع موضوع ہے جو معلم کو تعلیم میں تبدیلی اور نوجوان نسل کو امداد فراہم کرتا ہے یہ ایسا عمل ہے جو مسلسل ترقی و کردار کی بہتری اور اساتذہ کے استقدار کو بڑھانے میں تعلیمی منتظم کا کام کرتا ہے۔یہ سیکھنے کا تاحیات عمل اور فرد کو ترقی دینے سے منسلک ہے ان پروگرامس کا اہتمام اس طرح ہونا چاہئے کہ سیکھنے والے سماج (Learning Community) کا ہر ممبر (معلم، مددگار عملہ، منتظمین) اس سے جُڑ سکے۔ان کی نوعیت اس طرح ہو کہ ہر فرد اپنی ضرورت کے مطابق اسے اختیار کر سکے۔پیشہ ورانہ نشوونما کا اہم رول معلم کو کمک فراہم کرنا ہے جس کی مدد سے وہ اپنے طلباء میں بہتری لا سکے۔اکتسابی سماج کے ہر شخص اور تنظیموں کو چاہئے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق پیشہ ورانہ ترقی کے ذرائع حاصل کر سکے۔اسکو منظّم بنانے کے لئے معاشرے کے ہر فرد کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ اساتذہ، والدین اور منظّم تاحیات اس سے سیکھتے رہیں۔

9.3.1 پیشہ ورانہ نشوونما کے فوائد:

مسلسل تعلیم، جامع تعلیم اور ماہرانہ صلاحیت کے علاوہ مندرجہ ذیل فوائد شامل ہیں۔

(1) تعلیم علم کے شعبے (Discipline) نظم و ضبط کے جدید ترین رجحان و ذرائع کو سیکھنے اور سمجھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

(2) کمرہ جماعت میں نئے پہلو، سوچ اور نئے طریقوں کو کس طرح نافذ کرے اُس کی ہدایات فراہم کرتے ہیں۔

(3) ویب سائٹ و دیگر ذرائع سے حاصل شدہ معلومات کو کس طرح سے عمل میں لایا جائے اِسکے لئے مدد فراہم کرتا ہے۔

(4) ماہر پیشہ ورانہ ہونے کا احساس دلانا۔ اکثر معلم جو کہ نچلی سطح پر پڑھاتے تھے جیسے پرائمری وغیرہ اُنکی حالت نا قابل موقف ہوتی تھی۔ پر اُنکی صلاحیتوں میں اضافے سے اُنکا معیار بھی بلند ہوا و سماج میں اُنہیں پہچان بھی حاصل ہوئی۔

(5) اپنے پیشے کی اعلیٰ سطح پر قائم رہنے کا رجحان فروغ پاتا ہے اور ساتھ ہی اکتساب کے قوس (Learning Curve) کے عروج پر معلم اپنے آپ کو بنائے رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

9.3.2 پیشہ ورانہ نشوونما کی اہمیت:

چونکہ یہ ایک مسلسل بہتری کا عمل ہے جس کے سفر میں معلم اپنے سفر کی شروعات سے ریٹائرمنٹ یا کبھی کبھار اپنے آخری سانس تک رہنے کے فیصلے لیتا ہے۔ شروعاتی دور سے ہی معلم کو مکمل تیاری کے ساتھ رہنا ہوتا ہے۔ معلم ہر لمحہ اپنے آپ کو اپ گریڈ رتجدید کرتا رہتا ہے۔ اپنی قابلیت کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی اپنی کارکردگی کی مفکرانہ انداز کی غمازی بھی کرتا ہے۔ جس طرح تعلیم اور مشقوں کے ذریعے متعلم کی شخصیت میں تبدیلی لائی جاتی ہے بالکل اُسی طرح اساتذہ بھی پیشہ ورانہ نشوونما سے اپنی قابلیت میں پروان چڑھتا ہے۔ معاشیات کی عالمگیریت، صنعت کے دائرے میں اضافہ، ٹیکنالوجی میں زبردست ترقی اور مخصوص مضمون میں جانکاری کی طلب اساتذہ کو مسلسل نئے علم اور نئے طریقوں سے واقف رہنے کے لئے متقاضی کرتی ہے۔ پیشہ ورانہ نشوونما کا میدان اُنھیں سیکھنے کے مواقع مہیاء کرواتا ہے یہاں نو سیکھے و تجربہ کار دونوں ہی اساتذہ کو تعلیمی مواقع فراہم کروائے جاتے ہیں تاکہ وہ ضروری معلومات و علم کو حاصل کر سکے اور صلاحیت میں نیا پن لائے۔ چونکہ یہ عالمگیریت میں جے رہنے کی اکائی ہے اسلئے اساتذہ کو ضروری علم اور لازمی مشقوں سے بہرہ ور کیا جائے جو کہ تاحیات سیکھنے کی طرف ہمیں راغب کرتی ہیں۔

9.3.3 حیاتیاتی سائنس کے معلم کے لئے بااثر رموثر پیشہ ورانہ نشوونما:

جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے کہ لفظ پیشہ ورانہ ترقی یعنی ایسے اقدامات یا مراحل جو اساتذہ کو دوران ملازمت، ملازمت سے پہلے، ملازمت سے متعلق علم، موادِ مضمون کے لحاظ سے مہارت، تدریسی طریقوں و دیگر تعلیمی عملوں میں مشقوں کے ذریعے بہتری لانا یا اضافہ کرنا ہے۔ یہ تعلیم میں تسلسل مہیا کرتی ہے۔ ملازمت میں بہتری و ترقی پیشہ وارانہ نشوونما سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ جدید تعلیم و بیسویں صدی کی اسکول کا موازنہ مندرجہ ذیل خاکہ میں کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معلم کی پیشہ وارانہ ترقی کتنی ضروری ہے۔

زیر ملازمت ماڈل یا میدان برائے تبدیلی کا ماڈل : Inservice Model Or Adaptive Change Model

روایتی زیر ملازمت (Traditional Inservice)	تبدیلی کے لئے میلان (Adaptive to Change)
☆ وقفے سے سیکھنا	☆ لگاتار سیکھنے کا عمل
☆ ورکشاپ کی بنیاد پر سیکھنا	☆ انکوائری۔عین وقت پر مبنی
☆ خارجی۔اندرونی	☆ اندرونی۔خارجی
☆ ماہرین کے ذریعے	☆ سیکھنے والے کے ذریعے
☆ انفرادی طور پر تبدیلی کا حامل	☆ مشترکہ یا اجتماعی طور پر تبدیلی کے حامل
☆ انفرادی تبدیلی	☆ اجتماعی تبدیلی
☆ میں، میری، مجھے	☆ ہم، ہماری، ہم سب
☆ انفرادیت	☆ مجموعیت

حیاتیاتی سائنس کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون میں باصلاحیت ہواور ساتھ ہی ساتھ دیگر تمام تعلیمی شعبوں میں بھی مہارت رکھے اس عمل کے ذریعے حیاتیاتی سائنس کے معلم کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ تعلیم اور تربیت سے دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ عمل انھیں کام کی جگہ، کسی خارجی تنظیم، یا دوسرے ماہرین کا مشاہدہ کرنے سے بھی حاصل ہوتا ہیں۔اس کے ذریعے معلم کے اقدار تشکیل پاتے ہیں ساتھ ہی اُنھیں پختگی حاصل ہوتی ہے۔اس طرح سے تمام اسٹاف کے معیار میں اضافہ ہوتا ہے اسے ایک طرح سے اسٹاف کی ترقی بھی کہا جاسکتا ہے۔

اچھی اور موثر سائنسی تدریس کے لئے ہمیں ایک کشادہ تمام سامان سے لیس جماعت و تجربہ گاہ درکار ہیں۔اور اُس سے بھی اہم ضرورت اچھے علمی لیاقت والے اساتذہ کی ہے کیونکہ تعلیم کی خوبی کا مدار زیادہ تر اُستاد کی خوبی پر ہے صرف مادی سہولتوں پر نہیں۔مندرجہ ذیل شکل اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح ایک ماہر معلم تعلیم میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔

اساتذہ، پرنسپل اور تعلیمی مینجرس کو درکار عنوانات اور مضامین میں تربیت مہیا کی جانی چاہئے جس کا مرکز متعلم کی ضروریات ہو۔درس و تدریس میں وہ حکمت عملیاں استعمال کرنی چاہئے جو کہ طالب علم کی مخصوص ضروریات، معاشی، معاشرتی پس منظر کی کسوٹی پر پوری اُترتی ہو۔معلم کی مسلسل جانچ بھی ہونی چاہئے تا کہ وہ اپنے معیار کو سمجھ سکے اور مزید بہتری کے لئے کوشاں رہے۔

9.3.4 حیاتیاتی سائنس معلم کے پیشہ وارانہ نشونما کے اُصول:

تدریس کے عمل میں پیش آنے والے چیلنج کو جواب دینے کے لئے پیشہ وارانہ ترقی کے پروگرام اس عمل میں لائے جاتے ہیں۔اس لحاظ سے اکتساب کے مواقع تربیت (Training) فراہم کی جاتی ہے۔لیکن بہتر نتائج کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پروگرام موثر ہوں جو کہ اعلٰی معیار کی پیشہ ورانہ نشونما پیدا کرے۔موثر نتائج کے لئے مندرجہ ذیل اصولوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

(1) مسلسل تجربات:

مختصر وقفے یا قلیل مدّت کے پیشہ وارانہ نشونما کے تجربات کوئی زیادہ اثر معلم کی شخصیت پر مرتب نہیں کرتے۔ چونکہ سیکھنے والے کو معقول وقت اُسے موثر انداز میں جذب کرنے میں نہیں ملتا اور نہ ہی جدید طریقے کو زیرعمل لا پاتے ہیں۔اس لحاظ سے مسلسل ملنے والے تجربات اور وسیع وسعت کے سیکھنے کے مواقع اُسے نئی صلاحیتوں میں ماسٹری حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ساتھ ہی متعلم کی کارکردگی میں مثبت اثر دکھائی دیتا ہے۔

(2) پیشہ سے منسلک:

معلم کو یہ مواقع میسر ہونے چاہئے کہ جو بھی وہ سیکھے اُنہیں اپنے پیشے میں عمل لاسکے۔اس لحاظ سے وہ خلیج پُر ہو جاتی ہے۔ جو ایک سیکھنے والا کوئی نیا تصور یا مہارت سیکھتا ہے اور اُسے کس طرح سے بروئے کار لایا جائے۔

(3) عمل آوری میں معلم کی مدد:

اگر تدریسی عمل میں تبدیلی یا جدیدیت لانا ہو تب معلم کو ہر وہ وسائل اور مدد فراہم ہونی چاہئے جو اُسے کمرے جماعت میں درکار ہو۔اس طرح کی مدد ہی موثر نتائج فراہم کرتے ہے۔

(4) مخصوص مواد/تربیت:

پیشہ وارانہ ترقی میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جو مواد معلم کو سکھایا جائے وہ مخصوص نوعیت کا ہو۔عام (Generic) مواد جو کہ اُسکے طلباء، مقصد، جماعت کی سطح، نشونما کے مراحل کے مطابق نہ ہو تو کوئی معنی خیز نتائج نہیں دیتے۔اس لحاظ سے مخصوص (Relevant) جڑے ہوئے مواد کی ہی تربیت فراہم کرنی چاہئے۔

(5) مختلف طرزِ رسائی اور معلم کی شمولیت:

معلم کو اس عمل میں متحرک رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اُن کو مختلف طرزِ رسائیوں سے نئے عمل کو سیکھنے میں شامل رکھنا چاہیئے۔ چاہے یہ عمل ایک بڑے جماعت کے سامنے پیش کیا جائے اس لحاظ سے انفرادی و گروہی دونوں طریقوں سے اُنکی تربیت وٹریننگ ہونا ضروری ہے۔

(6) ماڈلنگ بطور ٹیچرس ٹریننگ:

تحقیق اس بات کا ثبوت مہیا کرتی ہے کہ ماڈلنگ نئے تدریسی طریقوں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے ۔ نئے طریقہ عمل کو مظاہرہ (Demonstration) کے ذریعے سکھانے سے حرکی اکتساب حاصل ہوتا ہے اور معلم نئے عمل کو فہم کی سطح پر جانتا ہے صرف نئے طریقے وصلاحیت کے بارے میں سُننا کافی نہیں ہے۔ یہاں ایک قدم اور آگے یعنی کسی اور کو اُسے کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس طرح اُس کی دوحس بیک وقت کام کرتی ہے اس لحاظ سے اکتساب کا نتیجہ اور بہتر ہوتا ہے۔

(7) ٹیچرس میں تعاون:

آپسی تعاون۔ معلم کو بہتر مدد فراہم کرتے ہیں خاص طور پر وہ ٹیچرس جو اس سے ابھی منسلک ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کے تعاون سے اُن کی کارکردگی میں بہتری آتی ہے۔ نئے مسائل کا حل، نئے طریقے کا راستعمال وغیرہ آسان ہوجاتا ہے۔

اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ موثر پیشہ وارانہ ترقی اُسکی کامیابی سے ظاہر ہوتی ہے اگر موجودہ نتائج اس بات کو ظاہر کرتے ہے کہ ماضی کے نتائج سے بہتر ہیں اور شامل معلم کی صلاحیتوں وکارکردگی میں موثر فرق دکھائی دے رہا ہے تبھی یہ موثر پیشہ وارانہ نشونما ہے ورنہ اسکے کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں۔

حکومت کی کئی سالوں کی ان تھک محنت جس کا مقصد طلباء کی تحصیل کے معیار کو کسطرح بڑھایا جائے اب اِس کا مرکز اساتذہ کے معیار میں بہتری لانا ہے۔ جسکے تحت نئی تعلیمی پالیساں تیار کی جارہی ہیں جس کی مدد سے اساتذہ کی صلاحیت کے معیار کو بڑھایا جاسکے ان پالیسوں میں تدریسی معیار اور پیشہ وارانہ نشونما کے رول کو اہم مقام حاصل ہیں۔

"Unless you have a theory about how to support instructional practice, you don't have a prayer."

Richard Elmore CPRE Times policy Forum 2002

تدریس کو اپنا مقام دلوانے کے لئے ضروری ہے کہ معلم کو بہتر طور پر جانا جائے جس میں موادِ مضمون کا گہرا علم ,طلباء کس طرح اکتساب کرتے ہیں اُس کا فہم، وقتی فیصلے، کام کی طرف اپنی ذمہ داری، ساتھی دوستوں کے ساتھ ایک مثبت ماحول میں کام جس کا مقصد اعلیٰ اکتسابی سرگرمیوں کی تشکیل ہے اور ساتھ ہی معقول جانچ بھی شامل ہے۔ چونکہ پروفیشنل ڈیولپمنٹ جامعہ اور منظم تبدیلی کا ایک ضروری عنصر ہے۔ اس لحاظ سے اس کے بغیر اسکول کے کارکردگی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ مندرجہ ذیل نکات پیشہ پیشہ ورانہ نشونما کی ہدایاتی اُصول ہیں۔

- ☆ پیشہ وارانہ نشونما مواد کو گہرائی اور وسعت کے ساتھ سمجھنے میں مدد فراہم کرے۔
- ☆ پیشہ ورانہ ترقی مخصوص Discipline کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرے۔
- ☆ پیشہ ورانہ نشونما تدریس واکتساب کے علم کی وضاحت کرے۔
- ☆ پیشہ ورانہ نشونما کی جڑیں تحقیق میں ہوں اور اُن کی عکاسی کرے۔
- ☆ پیشہ ورانہ نشونما کا مواد معلم جو معیار اور درسیات استعمال کرتا ہو اُس کے لحاظ سے ہو۔
- ☆ پیشہ ورانہ نشونما سے طلباء میں پیائش کے لائق تحصیلی بہتری پیدا ہو۔

☆ پیشہ ورانہ نشونما معلم کے ادراکی مشغولیت کو پروان چڑھائے اور تدریس کے پیچیدہ گرہیں کھولنے میں مدد کرے۔

☆ پیشہ ورانہ نشونما کافی وقت، مدد اور وسائل معلم کو درآمد کروائے جسکی مدد سے معلم نئے موادِ مضمون اور طریقہ تدریس (Pedagogy) کو اپنے تدریس میں شامل کرسکے۔

☆ پیشہ وارانہ نشونما کی تشکیل معلم اپنے میدان کے ماہرین کی مدد سے کرے۔

☆ پیشہ وارانہ نشونما مختلف انداز میں اُبھر کر آئے جسے ہم عام طور پر نہیں گنتے۔

☆ پیشہ وارانہ نشونما کام اور جگہ مخصوص ہو۔

بحیثیت معلم آپ کو تدریس کی بہت ساری مہارتوں اور قابلیتوں کی ضرورت ہے جیسے تدریسی جماعتوں کی منصوبہ بندی، تدریسی مواد کی تنظیم، اجتمائی وانفرادی تدریس کے نظم اور طلباء کی پیش رفت کا تعین قدر وغیرہ۔ اسی طرح آپ کے اندر قابل لحاظ تشخیص اور جانچ سے متعلق مہارتوں کا پایا جانا ضروری ہے مثلاً طلباء کے رویوں سے متعلق ڈاٹا کو جمع کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی اہلیت، طلبا کی پیش رفت کو جاننے فروغ دینے اور ان میں نظم وضبط پیدا کرنے کے لئے واضع ہدایت کی اور اِن حربوں سے جو نتائج حاصل ہوں اس کی باضابطہ توضیح کی صلاحیت وغیرہ پیدا ہو۔

9.4 اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارت کے مراحل:

اس اکائی کے سابقہ حصہ میں ہم نے یہ بات ذہن نشین کروانے کی کوشش کی کہ ایک کامیاب اور موثر معلم بننے کے لیے ایک فرد کو بہت ساری ذاتی صلاحیتوں اور پیشہ وارانہ خصوصیات کی افزائش کرنی پڑتی ہے۔ ان خصوصیات کی فہرست بہت طویل ہیں اور ایک معلم کو اپنے طور پر تمام خوبیوں کو حاصل کرنا ایک پیچیدہ عمل ہیں۔ اس لیے معلم جو ابتداء میں تربیت حاصل کرتا ہے اور اس پیشہ سے منسلک ہوتا ہے وہ ناکافی ہے بلکہ وقتاً فوقتاً اُسے مختلف مراحل میں تربیت حاصل کرنے کی ضرورت درکار رہوتی ہے وہ مراحل ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

i) ماقبل ملازمت تربیتی مرحلہ (Pre-Service Training)

ii) بھرتی کا مرحلہ (Induction)

iii) دوران تربیت کا مرحلہ (Inservice Training)

مندرجہ بالا مراحل معلم کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان تربیتوں کو اہم مقام حاصل ہے۔ آیئے ہم ان میں سے ہر ایک فرداً فرداً غور وفکر کے ساتھ تفصیلی تجزیہ کریں تاکہ ان میں جو مقصد اور طریقہ عمل شامل ہے اُسے سمجھ سکیں۔

9.4.1 ماقبل ملازمت تربیت Pre-Service Training

تربیت کا یہ مرحلہ بالعموم یونیورسٹی کے دو سال پر محیط ہوتا ہے۔ پہلے یہ مرحلہ ایک سال کا ہوا کرتا تھا۔ یہ تدریس کے نظری اور تربیتی متبادل یا مشترکہ علوم کے ساتھ نفسیات، تعلیمی فلسفہ اور تعلیم کی سماجیت، تعلیمی تیکنالوجی، ماحولیاتی تعلیم اور چند مخصوص مضامین پر مشتمل ہوتا ہے تربیت کا یہ پہلو اسکول میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین جن کے لئے اساتذہ تیار کیے جاتے ہیں ان کے تدریس واکتساب کے مختلف اہداف کے لیے درکار چند اہم پیشہ وارانہ مہارتوں کی اندرونی بصیرت کو معلم میں فروغ دینے کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔

9.4.2 بھرتی کا دور:

تربیت کا یہ دور نئے تقرر شدہ معلمین کو ان روایات اور سرگرمیوں سے باخبر کرانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جس میں ان کی تقرری ہوئی ہے۔ بھرتی آزمائشی دور (Probation Period) تک ہوتی ہے اس کا مقصد معلم کو کلاس روم کی تربیت دینا اور اپنے کام سے بہتر طور پر واقف کرانا ہوتا ہے۔ مختصراً

بھرتی دور میں نئے اسٹاف ممبر کو اس طرح کمر بستہ کرنا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں، فرائض اور مخصوص مفوضہ کاموں کو انجام دینے کا اہل بن سکے۔اس سے جدید معلومات، بستہ فہم وادراک اور ضروری مہارتوں کا حامل معلم فراہم ہوگا۔تا کہ وہ اسکول کے لیے مطلوب اقدار کے ساتھ اپنے نئے منصب کی ذمہ داریاں پوری کر سکے ۔مزید یہ کہ نئے معلم کے لیے یہ انکشاف کہ اسکول اس کی کامیابی اور فلاح کے لیے کوشاں ہے اس کے حوصلہ کو جذبہ کو بڑھائے گا۔مناسب بھرتی ایک اسکول کو فائدہ پہنچاتی ہے اور اس سے معلم کی مناسب بھرتی ایک اسکول کو فائدہ پہنچاتی ہے اور اس سے معلم کی صلاحیتوں کو بھرپور استعمال کرنیکی راہ ہموار ہوتی ہے۔

9.4.3 دوران ملازمت تربیت

معلم کی تدریس سے متعلق یہ تیسرا پہلو دوران ملازمت لگا تار تربیت سے متعلق ہے یہ پہلو توقع سے زیادطویل اور مقابلتاً زیادہ اہم ہے۔ابتدائی تربیت کا مطلب صرف ایک معلم کو تدریس کے لیے لائسنس فراہم کرتا ہے اور مزیدا سے اپنے معیار کو بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فراہم کرتا ہے۔تاہم یہ مراحلہ بھی اسے اقل ترین بنیادی معلومات اور پیشہ کیلئے مطلوب تدریسی مہارتیں فراہم کرتا ہے۔لیکن موثر خدمات کے آغاز کے لیے ایک معلم کو مسلسل شخصی اور پیشہ وارانہ معلومات اور تدریسی مہارتوں کی تجدید پے ہم اور سماجی تبدیلیوں کے بلحاظ اپنی مہارتوں اور سرگرمیوں میں ترمیم کی ضرورت پیش آتی ہے۔اس لیے ہر معلم کو سند حاصل کرنے (Certification) سے آگے بھی اپنی تربیت پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ بھی ضروری ہے کہ نئی ذمہ داریوں کو قبول کرنے کیلئے ایک معلم کو مطلوب خصوصی معیارات سے لیس ہونا چاہیے۔اس تربیتی طریقہ کو ہم آگے تفصیل میں مطالعہ کریں گے۔

تعلیم چونکہ تاحیات چلنے والا عمل ہے اس لحاظ سے معلم کے لیے تعلیم وتربیت نصب العین ہونا چاہیے۔اگر معلم تعلیم وتربیت کو چھوڑتا ہے یعنی وہ اپنی شخصیت کو فرسودہ کرتا ہے۔تعلیم ایک طرح سے وہ قوت ہے جو فرد کی افزائش پر اثرانداز ہوتی ہے۔معلم کے معیار میں ہر وقت ہر لمحہ بہتری آنی چاہیے۔کیونکہ

''تعلیمی نظام کی طاقت اُسکے معلم کے معیار پر مبنی ہوتی ہے۔''

ایچ۔جی۔ویلس (H.G Wells) کے مطابق ''معلم تاریخ مرتب کرتا ہے ملک کی تاریخ اسکولوں میں لکھی جاتی ہے اور اسکول وہاں کے اساتذہ کے معیار سے مختلف نہیں ہوتے۔''

رابندرناتھ ٹائیگور نے بھی اس ضمن میں کہا کہ ایک معلم اُس وقت تک حقیقی طور پر تدریس نہیں کرسکتا جب تک وہ خود سیکھتا نہ ہو۔ایک چراغ دوسرے چراغ کو اُس وقت روشن نہیں کرسکتا جب تک اُس کی لو روشن نہ ہو۔

بقول ایم بی بوچ (M B. Buch) ''دوران ملازمت تربیت مختلف سرگرمیوں کا پروگرام ہے جس کا مقصد معلم کی مسلسل افزائش اور اُن افراد کی ترقی ہے جو تعلیمی ملازمت سے وابستہ ہیں۔''

کین (Cane 1969) کے مطابق ''ٹیچر ایجوکیشن دوران ملازمت۔یعنی وہ تمام سرگرمیاں اور کورسیس جسکا مقصد زیر ملازمت معلم کے پیشہ وارانہ علم، ذوق، صلاحیتوں و کارکردگی میں بہتری لانا و مستحکم کرنا ہے۔''

دوران ملازمت تربیت کے مقاصد:

- موثر تدریس کے لیے کافی پیشہ وارانہ تربیت مہیا کرنا۔
- معلم کو پیشہ سے متعلق نئے ترقیاتی امور سے باخبر رکھنا۔
- معلم کی تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینا۔
- اُن مہارتوں اور رویوں کو نشونما دینا جو قومی وترقیاتی نشانوں اور پروگراموں کے لیے درکار ہو۔
- اسکول کے دوران اچانک پیدا شدہ مسائل کے حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

دوران ملازمت معلمین کی تعلیم اور تربیت ضروری ہے خاص کر کہ جب وہ اپنے عہدہ پر فائز ہوں۔ تاکہ انھیں اپنے طلباء کو موثر انداز میں پڑھانے میں مدد ملے اور مسلسل پیشہ وارانہ پیش رفت حاصل ہو اور معلمین کے لیے یہ بات معاون ثابت ہو کہ تبدیلی اور نئے انداز کے اقدامات میں وہ آپ کو تدریس کے مطابق ڈھال بن سکے۔ معلم کے رول سے متعلق جوئی جہاد جو پالیسی کے نتیجے میں اُبھر رہی ہے اس دوران سروس معلمین کے لیے تربیت کی ضرورت بڑھ رہی ہے اور یہ تربیت ان کے لیے ناگزیر ہوتی جارہی ہے۔ تاکہ وہ نئی تبدیلیوں کے ساتھ معیار کو اپنا سکیں اور ان تبدیل شدہ معیارات کو مناسب طور پر نافذ کر سکیں۔ تعلیمی نظام کو سماج کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کے لحاظ سے تیز رفتار ہونا چاہیے۔ کوئی نظام خواہ وہ کتنا ہی اپنی شکل و کیفیت میں قابل فہم اور معیاری ہو بدلتے ہوئے تقاضوں کو اس وقت پورا نہیں کر سکتا جب تک کہ ایک معلم کو جو بنیادی محرک ہے بنیادی طور پر تعلیمی اور پیشہ وارانہ خصوصیات سے آراستہ نہ کر لیا جائے۔

9.4.4 دوران ملازمت تربیت کے لیے مختلف ایجنسیاں:

زیر ملازمت تربیت جسے ہم نے تفصیل میں بیان کیا ہے جس کے تحت یہ ایک تاحیات عمل ہے جس مین ایک معلم اپنی ملازمت کے نئے چیلنجز سے مقابلے کے لیے ہمیشہ اپنے آپ کو تیار رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف النوع طریقہ کار استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً

ریاستی سطح کی ایجنسیاں:

(الف) سائٹ پر مبنی اساتذہ کی ترقی کے لیے پروگرام (Site- Based Teacher Professioal development Programme)

اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن کے تحت یہ پروگرام خاص طور سے پرائمری ٹیچرس، ٹیچر ایجوکیٹرس اور ایجوکیشنل سپر وائزرس کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اپنے اشاعت/تشہیر کے ذریعے یہ نئی معلومات کی ترسیل کرتے ہیں۔ پرائمری سطح پر انکی تحقیق قابل تعریف ہے جو کہ درسیات، تدریس کے طریقے اور عمارتوں سے جڑی ہوتی ہے۔ ان کے تحت ورک شاپ، ریفریشر کورس، سیمنارس و کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔

(ب) ریاستی انسٹیٹیوٹ آف سائنس (State Institute of Science)

ریاستی انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کے تحت سائنس کی تعلیم کے مواقع فراہم کے لیے جاتے ہیں اور ساتھ ہی انکے معیار میں بہتری کی کوشش کرتے ہیں۔

(ج) ریاستی انسٹی ٹیوٹ آف انگلش (State Institute of English)

اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف انگلش ملک کی کئی ریاستوں میں قائم کی گئی ہے اس کا مرکزی ادارہ حیدرآباد شہر میں ہے۔ جبکہ ریجنل انسٹی ٹیوٹ چندھی گڑھ (پنجاب)، ہریانہ اور ہماچل پردیش میں قائم ہے۔ یہاں چارہ ماہ کی انگریزی تربیت زیر ملازمت معلمین کو بھی دی جاتی ہے۔

(د) Extension service departments: (ESD)

ملک میں 104 سے زائد کالج آف ایجوکیشن ہیں جہاں پوری طرح سے آراستہ ولیس ES ڈپارٹمنٹ یا سینٹرس ہیں انکا مقصد ٹیچرس کو تدریس کا ایک نیا رخ (Reorientation) فراہم کرنا ہے جسکے تحت وہ سمینار، ریفرشیر کورس، ورک شاپ وغیرہ کا انعقاد کرتے ہیں۔

(ک) State Council of Educational Research and Training (SCERT)

یہ کونسل ریاست کی سپریم (apex) باڈی ہے۔ اسکول کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے معلم کی تعلیم، تحقیق اور تعین قدر کی ذمہ داری لیتی ہے۔ ساتھ تعلیمی ایجادات اور دریافت کو فروغ دیتی ہے۔

(ل) State Board of Teacher Education (SBTE)

کوٹھاری کمیشن (1966) کی سفارشات کے تحت اسکا قیام عمل میں آیا۔ جسکا مقصد ریاستی سطح پر ٹیچر ایجوکیشن کو قائم کرنا یہ ریاست کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ اسکا مقصد ٹیچر ایجوکیشن کے انسٹی ٹیوٹ کے معیار کی جانچ کرنا۔ درسیات درسی کتابیں اور ریاست کے ٹیچر ایجوکیشن کے نظام میں بہتری لاتا ہے۔

(م) University Department of Education (UDE)

UGC کے تحت یہ ادارہ کام کرتا ہے اور UGC ہی اسے فنڈ مہیا کرتا ہے اعلیٰ معیاری ٹریننگ معلم کے لیے انتہائی ضروری ہے جسکے بنا پر انکی نشو ونما ہوتی ہیں۔ ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن (DOE) اسطرح کی تربیت منتظمین و درسیات کے ماہرین کو دیتا ہے جسکی بناء پر تعین قدر کے طریقوں اور امتحانات کے نظام میں بہتری لائی جاتی ہے۔ یونیورسٹی DOE، B.Ed., M.Ed. اور M.Phil کی کلاسیس کا اہتمام کرتا ہے۔ ساتھ ہی D.Litt, Ph.D برائے ایجوکیشن میں تحقیق کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ 1917 میں کلکتہ یونیورسٹی میں پہلے ڈپارٹمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔ آج بیشتر یونیورسٹی میں M.Ed اور Ph.D ڈگری ان ڈپارٹمنٹ میں دی جاتی ہے۔

قومی سطح کی ایجنسیاں:

☆ University Grants Commission (UGC)

UGC کا قیام 28 دسمبر 1953ء میں دہلی میں ہوا۔ 1956 میں حکومت ہند نے UGC کو خود مختاری عطا کی۔ اس کا سب سے اہم کام یونیورسٹی و کالجوں کو فنڈ فراہم کرنا ہے۔ UGC کے تحت ٹیچر ایجوکیشن کمیٹیاں کام کرتی ہیں۔ اس کمیٹی میں سات (7) ممبران ہوتے ہیں اور اسکی مدت دو سال کی ہوتی ہے ان کمیٹیوں کا مقصد تعلیمی معیار کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ نئی ایجادات و تحقیق کی آگاہی ٹیچرس تک پہنچانا اس کا اہم فریضہ ہے۔ اس کے ساتھ National Fellowship اور Teacher Fellowship اُن ٹیچرس کو عطا کرواتا ہے جو تحقیق اور تدریسی کار میں اعلیٰ جوہر دکھلاتے ہیں۔

☆ National Institue/University of Educational Planning and Administration (NUEPA / NIEPA)

یہ تعلیمی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کی سپریم تنظیم ہے دوران ملازمت منتظمین کو یہ پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کی قابلیتں پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ ساتھ ہی سیمنار اور ورک شاپ کے اہتمام کر کے ان سے منسلک مسائل کے حل مہیا کرواتی ہے ساتھ ہی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن برائے تعلیم اس موضوع کے تحت اپنے اشاعتیں بھی شائع کرتی ہیں۔ مخصوص شاخیں جیسے کمپیوٹرس تعلیمی تکنالوجی اور فائن آرٹس میں یہ اسکول ٹیچرس و کالج ٹیچرس کو ٹریننگ مہیا کرواتی ہے۔

☆ National Council of Teacher Education (NCTE)

کوٹھاری کمیشن کی رپورٹ (66-1964) نے ٹیچر ایجوکیشن پروگرام پر سخت تنقید کی تھی۔ اُسے روایتی (Conventional) سخت/ غیر لچکدار (rigid) اور حقیقت سے دور کہا تھا۔ اس لحاظ سے مرکزی کونسل برائے ٹیچر ایجوکیشن کی ضرورت ٹیچر کے معیار کو بڑھانے کے لیے محسوس کی گئی۔ اس طرح ستمبر 1972 میں سینٹرل ایڈوائزری بورڈ ان ایجوکیشن نے اس شفارش کو قبول کیا اور اس پانچویں قومی پلان کی تائید حاصل ہوئی انڈین ایجوکیشن منسٹری نے 21 مئی 1973 تو NCTE کا قیام کیا اور 1993 میں NCTE کو خود مختار/ آئین میں مقام حاصل ہوا اس کا اہم مقصد ٹیچر ایجوکیشن کی پلاننگ اور تعاون پر کام کرتا ہے۔ ساتھ ہی معلمین کی کارکردگی اور معیار کو بہتر بنانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

ان کے اہم سرگرمیاں تحقیق اور توسیعی خدمات (Extension Services) ہیں ساتھ ہی ڈویلپمینٹل پروگرامس، ٹریننگ، اور تعین قدر اس کے دیگر پہلو ہیں۔

☆ National Council of Educational Reserach and Training

علم کے دھماکے کے ساتھ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسکی ترسیل ہوئی ہے اس تبدیلی کی وجہ سے سماجی ضروریات میں بھی تبدیلی آئی۔ اس لحاظ سے ایک معلم کو نئی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے ٹریننگ کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس کمی کو NCTE اور NCERT نے پورا کرنے کی کوشش کی اور کررہے ہیں۔

اس کا قیام 1961 میں منسٹری آف ایجوکیشن آف انڈین گورنمنٹ کے تحت عمل میں آیا۔ یہ ایک آزاد خود مختار تنظیم ہے جو کہ ایک طرح سے منسٹر آف ایجوکیشن کی ایک شاخ کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ اپنی مدد منسٹر آف ایجوکیشن کو تعلیمی میدان میں پالیسی و پروگرامس تیار کرنے میں فراہم کرتی ہیں۔ زیر تربیت معلم اور معلموں کے معلم (ٹیچر ایجوکیٹرز) کو محقق کے لیے محرکہ فراہم کرتی ہیں۔ اس کے تحت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (NIE) دہلی کا قیام عمل میں آیا اور ساتھ ہی 4 (چار) ریجنل کالج آف ایجوکیشن (RIE) (اجمیر، بھوپال، بھونشیور اور میسور) قائم ہوئے۔ یہ ریاستی سطح کے ڈپارٹمنٹ، یونیورسٹی اور انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں ساتھ ہی یہ قومی اور بین الاقوامی اداروں سے بھی ملاپ رکھتی ہیں یہ اپنے تحقیق کے نتائج کتاب اور جرنلس کی شکل میں شائع کرتی ہے جو عام انسان کے دسترس میں ہوتا ہے۔ یہ اعلیٰ سطح پر ماقبل ملازمت اور دوران ملازمت ٹریننگ مہیا کرواتی ہیں۔ ساتھ ہی رہنمائی ومشاورات کے مراکز دستیاب کرواتی ہے۔

☆ بین القوامی سطح کی ایجنسی: UNESCO

''انسان کی تاریخ میں وہ وقت کبھی نہیں گزرا جس میں ملک کی فلاح و بہبود اُسکے اعلیٰ تعلیم کے نظام اور انسٹی ٹیوشن کے معیار اور پہنچ سے جڑی ہوئی نہ ہو۔''

☆ World Conference on High Education Partners, June 2003

UNESCO کا اہم مقصد Millenium development Goals اور غربت کا صفایا ہے یہ خاص کر کمزور (Vulnerable) غیر محفوظ ذد پذیر اور پسماندہ گروپ کے لیے کام کرتی ہیں۔ ٹیچر کی فلاح کیے لیے وہ گلوبل لیڈرشپ ان کے معیار، پیشہ وارنہ تربیت، فاصلاتی تعلیم ICT e-Learing کا استعمال جیسی پالیسی تیار کرتی ہیں۔

ان تمام ایجنسیوں کے علاوہ DIETs ڈسٹرکٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ اساتذہ کے پیشہ وارانہ کے لیے 90-1980 میں ضلع کی سطح پر قیام عمل میں آیا یہ ادارہ تین اہم کام انجام دیتا ہے۔

☆ ابتدائی درجات کے اساتذہ کے لیے قبل از ملازمت اور دوران ملازمت کے لیے پیشہ وارانہ تربیت دینا۔

☆ مدارس میں بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مدد دینا۔

☆ تحقیق وتدوین کا کام انجام دیتا۔

DIET کے اہم کام حسب ذیل ہیں

☆ ضلع سطح پر ایلمنٹری ایجوکیشن کے متعلق منصوبہ بندی کرنا۔

☆ اسکول کلینڈر کی تیاری

☆ اسکول کے متعلق تفصیلات جیسے اساتذہ طلباء، دیگر اسٹاف اور بنیادی سہولت کے بارے میں اعداد شمار کرنا۔

☆ ٹیچرس، ہیڈ ماسٹرز اور MEO's کو دوران ملازمت تربیت دینا۔

☆ جہاں تجربہ گاہ ہیں موجود ہوں وہاں جدید درسی طریقوں کے تجربے کرنا۔

☆ ضلع میں ایسے مدارس جن کا تعلیمی معیار پست ہے ان کو راست نگرانی میں لے کر ان کے معیار کو بہتر بنانا۔

☆ المینٹری مدارس اور اساتذہ کے تربیتی اداروں کے لیے تربیتی مواد تیار کرنا اساتذہ کو نئے تدریسی طریقوں سے واقف کروانا۔

☆ اسکول کا معائنہ اور نگرانی کرنا۔

☆ اساتذہ کو مشکل مواد اور دوسرے عنوانات پر تربیت دینا۔

☆ ضلع سطح پر ہر مضمون کے اساتذہ کے پیشہ وارانہ مہارت کو اجاگر کرنے اور جدید تعلیمی طریقوں سے سرفراز کرنے اور تدریسی و اکتسابی اشیاء کو بنانے اور اس کو استعمال کرنے کی ٹریننگ فرم کرنا۔

☆ Central Advisory Board of Education (CABE)

تعلیم کا مرکزی مشاورتی ادارہ 1921 میں تشکیل پایا اور 1935 سے کام کرنا شروع کیا۔ اس میں سارے ملک کے تعلیمی مسائل پر بحث ہوتی ہے۔ سال میں ایک مرتبہ میٹنگ ہوتی ہے۔ یہ ادارہ مرکزی حکومت کو تعلیمی پالیسی بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ساتھ ہی تعلیمی جانچ میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس ادارے سے وابستہ Central Board of Education ہوتا ہے۔ جو تعلیم میں تازہ ترین معلومات کو جمع کرتا ہے اور تعلیم میں ملک کی ترقی کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ ادارہ Quarterly Education نامی رسالہ بھی شائع کرتا ہے.

☆ Central Institute of Educational Technology (CIET)

درس وتدریس کے عمل میں ٹکنالوجی کے استعمال اور پورے ملک میں تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے مئی 1984 میں اس ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کو قائم کرنے کا مقصد درس وتدریس کو معیاری اور بہتر بنانے کے لیے تدریسی عمل میں جدید ٹکنالوجی جیسے ٹیلی ویژن، ریڈیو کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال ہے۔ ریاستی سطح پر CIET کے معاون اداروں کے طور پر آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر اور اُتر دیش میں SIET کو قائم کیا گیا۔ یہ ریاستیں INSAT کی مدد سے تعلیمی پروگراموں کو ٹیلی ویژن پر دکھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان اداروں کی جانب اساتذہ کے لیے ورکشاپ مقرر کیئے جاتے ہیں۔ جس میں تعلیمی اسباق کو تیار کیا جاتا ہے۔

9.4.5 دوران ملازمت تربیت کی مختلف تنظیمیں:

زیر ملازمت تربیت جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ تاحیات عمل ہے جس میں ایک معلم اپنی ملازمت کے نئے چیلینجس سے سیکھتا رہتا ہے۔ فی الحال اس مقصد کے لیے مختلف النوع طریقہ کار استعمال کیئے جا رہے ہیں۔ شاید ان طریقوں پر نظر ڈالنا ہمارے لیے اہم ہوگا۔ اس لیے کہ وہ ہمیں اس بات کی معلومات دیتے ہیں کہ کسطرح ایک معلم اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں آنے والے حالت کے ساتھ خود کو زندہ رکھ سکتا ہے۔

خود تدریسی طریقہ:

یہ ایک اہم طریقہ برائے تربیت ہے۔ پیشہ وارنہ نشونما کے لیے ایک معلم اس مقصد کے لیے خود کار تدریسی طریقوں یا پیشہ وارانہ لٹریچر کے مطالعہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ بہت زیادہ معلومات فہم وادراک اور ایک معلم کو مطلوب مہارتیں ذاتی طور پر اختیار کردہ معلومات کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً تعلیم سے متعلق مضامین اور کتابوں کا مطالعہ۔

تعلیمی میدان میں موجود مسائل کے حل عموماً کسی کتاب یا مضمون میں موجود ہوتے ہیں اور وہ دوسروں کے لیے قابل عمل بھی ہوتے ہیں۔ ماقبل ملازمت، دوران ملازمت اساتذہ کو اس بات کا موقع ملنا چاہیے کہ وہ مہارت حاصل کریں اور اخبارات ورسائل، مطالعات اور دیگر ذرائع کی نشاندہی کرلیں ۔تعلیم سے متعلق جرنلز بھی تدریسی مواد کے لیے ایک ذریعہ ہیں۔ انھیں حالیہ کتابوں میں شائع شدہ حوالاجات کے استعمال کی تربیت بھی دی جانی چاہیے۔ جسکی مدد سے وہ اضافی مواد کی شناخت کرسکتے ہیں۔ NCERT کی کتابیں اور زیر تربیت معلمین سے متعلق مواد وغیرہ فراہم کرتا ہے۔ اسطرح کے مواد کا فائدہ یہ ہے کہ اساتذہ ازخود ان سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور بیرونی ایجنسیوں کی مداخلت کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔

☆ ورکشاپ:

ورکشاپ برسرخدمت اساتذہ کی تربیت کے لیے ایک بہترین ذریعہ تربیت ہیں۔ ان ورکشاپ میں شرکت کے ذریعہ وہ مطلوب نظریاتی معلومات،

عملی تجربات حاصل کر سکتے ہیں۔ ورک شاپس کو سب سے پہلے 1936 میں اوہیو اسٹیٹ یونیورسٹی کی پروگریسیو ایجوکیشنل اسوسی ایشن کی جانب سے متعارف کروایا گیا جو آج ایک موثر، مشہور اور عام ذریعہ کی حیثیت میں کئی طرح کے تدریسی مطالعہ جات میں خاص طور پر تدریس سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ ورکشاپ عام طور پر اسی وقت منظّم کیے جاتے ہیں جب کہ تدریسی مسائل کے سلسلے میں کسی تنظیم میں اختلافات پیدا ہو جائیں۔ مسائل کو قابو میں رکھنے کی صورت میں جب وہ ورکشاپ کے ذریعہ مسائل حل کرنا چاہیں گے تو انہیں مطلوبہ ذرائع کی ضرورت پیش آئے گی جیسے تبادلہ خیال اور متعلق مواد وغیرہ۔ ورکشاپ کے منتظمین عام طور پر مختلف اقسام کے کاموں کی منصوبہ بندی کر لیتے ہیں تا کہ اس کی وسعت کی مناسبت سے مختلف اکتسابی تجربات اور منتخب مسائل کے سلسلہ میں گہرے غور وفکر کے بھر پور مواقع مل سکیں۔ ایک ورکشاپ بعض مخصوص مشترکہ امور کے گرد تشکیل پانے والے چھوٹے چھوٹے گروہوں کے لیے قابل لحاظ سرگرمیاں فراہم کرتی ہے۔ جیسے مشترکہ دلچسپیاں، اور مسائل کی یکسانیت وغیرہ تا کہ گفتگو، منصوبہ بندی اور مسائل کے حل پر مشتمل سرگرمیوں کے لیے سہولتیں بہم پہنچائی جاسکیں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ تدریس کے دوران پیش آنے والے مسائل کو بہتر صلاحیتوں اور توانائی کے ذریعہ حل کرنے والے کسی بھی اور ذریعہ کے مقابل میں ورکشاپ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس کا بنیادی فائدہ یقیناً دوسرے ذرائع کے مقابلہ میں پھیلا ہوا ہے یعنی وسیع مطالعہ، گفتگو کے علاوہ افراد اور ان کے مسائل میں یکسانیت اور منصوبہ بندی میں ان افراد کی بھر پور شرکت ہے جو اس ورکشاپ میں حصہ لے رہے ہیں۔

اس کو کارگاہ بھی کہتے ہیں اس سے مراد وہ خصوصی اجتماع مراد ہے جو کسی مخصوص سرگرمی کو انجام دینے کے لیے منعقد کیا جائے۔ ورکشاپ میں نظریاتی اور علمی گفتگو ہی نہیں ہوتی بلکہ سرگرمی (activity) کر کے ہم کوئی ٹھوس شئے تیار کرتے ہیں۔ مثلاً سائنس میں آلات کو بہتر بنانا، کم قیمت تعلیمی و تدریسی اشیاء (Low cost teaching learning aids) تیار کرنا، ٹیسٹ آئٹم تیار کرنا، تجربہ گاہ کے انتظام کی مہارتیں، سائنس کٹ کا استعمال، سرگرمی پر مبنی تدریس کے نمونے تیار کرنا وغیرہ۔

ورکشاپ کسی ماہر یا ماہرین کی سرپرستی میں منعقد ہوتا ہے جسے اصحاب وسائل (Resource person) کہتے ہیں۔ یہ شرکاء کی راہنمائی کرتے ہیں۔

ورکشاپ کے لیے سب سے پہلے مسئلے کی شناخت کی جاتی ہے پھر اس کی وضاحت ہوتی ہے اور تیسرے مرحلے میں اس مسئلے کے حل کے ممکنہ طریقوں پر غور ہوتا ہے اور عملی سرگرمی کے بعد مفید طریقہ کار کا انتخاب کرتے ہیں اور اس کے ذریعے سرگرمی کو مکمل کیا جاتا ہے اس طرح سائنس کا معلم ورکشاپ میں شرکت کر کے اپنے مسائل کا ٹھوس حل ڈھونڈنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔

ہمارے ملک میں قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و ترتیب (NCERT)، ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و ترتیب (SCERT)، ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET) نو دیا ودیالیہ سنگھٹن کیندریہ ودیالیہ سنگھٹن، کالجس آف ٹیچر ایجوکیشن یونیورسٹی کے تربیت یافتہ اساتذہ کے شعبے (department of education) اساتذہ تنظیمیں، غیر حکومتی تنظیمیں (NGO's) اور نجی ادارے اساتذہ کو دوران ملازمت تربیت فراہم کر کے ان کے پیشہ وارانہ ترقی کا سامان کرتے ہیں۔ (ICT) انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں آن لائن (on line) وسائل سے بھی ہم استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ پیشہ وارانہ میٹنگز، سیمینارز، کانفرنس، مذاکرات اور دوسرے مطالعاتی پروگرام

دوسرے طریقے جو عام طور پر تنظیمیں استعمال کرتی ہیں وہ پیشہ وارانہ میٹنگز، سیمینار کانفرنس، اجتماعی مباحث و مذاکرات وغیرہ ہیں۔ یہ سب اپنے گروپ ممبروں کو دوران سروس مفید مواقع فراہم کرتے ہی۔ مخصوص مسائل کے ضمن میں چھوٹے گروپ پر مشتمل میٹنگز کا انعقاد، کلینکس، مظاہرہ اور سیمینار وغیرہ یہ سبھی اساتذہ کی پیش رفت میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے تحت جو فکر کارفرما ہوتی ہے۔ ایسے اجلاسوں کے ذریعہ وہ ملتی ہیں جو معلمین کو ایسے مواقع فراہم کرتی ہیں جن سے نئے نئے خیالات پر مبنی کمرۂ جماعت کے تجربات مہیا ہوتے ہیں۔

سیمینار:

سیمینار کا مطلب ہوتا ہے ماہرین کا اجتماع۔اس میں علمی مذاکرہ کے ذریعے ایک محدود جماعت کسی موضوع کا گہرا اور تفصیلی مطالعہ کرتی ہے اس میں عنوانات نئے اور تخلیقی ہونے کے ساتھ ساتھ جدید تحقیقات پر مبنی ہوتے ہیں۔ سائنس اساتذہ کے رائے مشورے سے اس کا عنوان طے کر کے ماہرین کو مدعو کر سکتے ہیں یا اگر انھوں نے خود کوئی نئی بات معلوم کی ہو تو اس کو دیگر اساتذہ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

سیمینار میں عنوان کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا چاہیے پیشکش تخلیقی اور انداز جدید ہونا چاہیے۔سیمینار میں پیش کش کے بعد اس پر سوال جواب کا موقع دیا جاتا ہے، شکوک دور کیے جاتے ہیں اور حتمی نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

اس طرح کے سیمینار میں شرکت سائنس کے معلم کے لیے ایک نیا اکتسابی تجربہ ہوتا ہے جہاں وہ ماہرین کے خیالات کو سنتا ہے بلکہ وہ شرکا سے اپنے تجربات بھی بیان کرسکتا ہے۔ عملی دشواریوں کا حل تلاش کرسکتا ہے اور علم کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرتا ہے دوسرے اساتذہ کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ سیمینار میں مقالے پیش کر کے وہ اپنے علمی ارتقاء کا سامان کرتا ہے۔ عام طور پر سیمینار کا انعقاد پیشہ وارانہ تنظیمیں، یونیورسٹیاں اور غیر حکومتی ادارے کرتے ہیں۔ اس کی اطلاع اخبارات، ویب سائٹ اور پیشہ وارانہ تنظیم کے جرائد (journals) کے ذریعے ملتی ہے۔ حکومتی ادارے بھی متعلقہ افراد تک اس کی معلومات پہونچاتے ہیں۔

☆ کانفرنس:

کانفرنس کا مطلب ہوتا ہے کسی متعینہ موضوع پر مشورہ کرنے کی غرض سے لوگوں کو جمع کرنا، کانفرنس میں طے شدہ موضوع پر شرکاء بحث ومباحثہ کرتے ہیں، نظریاتی لین دین ہوتا ہے، نئے مباحث سامنے آتے ہیں اور علمی گفتگو کے ذریعے اختلافات کو ختم کر کے یا کم کر کے کسی ایک متفقہ فیصلے تک پہونچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اساتذہ کی پیشہ وارانہ تنظیمیں اپنے ممبران کے لیے وقفے، وقفے سے کانفرنس کا انعقاد کرتی ہیں۔ اب اس کے لیے پوری طرح کانفرنس ہال ہوتے ہیں جہاں بیٹھنے، سننے اور بحث مباحثہ کے جدید لوازمات مہیا کرائے جاتے ہیں۔

دراصل کانفرنس کے ذریعے کسی موضوع پر متعینہ وقت میں معلومات کی فراہمی، تجاویز ومشورے اور بحث وتمحیص کے ذریعے نتائج حاصل کرنے کی اور ایک متفقہ رائے بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سائنس کے معلمین ان کانفرنسوں میں اپنے مسائل، نئے تجربات اور نئے نظریات پر گفتگو کرسکتے ہیں دیگر معلمین کی آراء اور تجاویز ومشوروں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

کانفرنس ہر سطح، مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر مستقلاً کی جاتی ہیں۔ موقع کے لحاظ سے ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

کانفرنس کے ذریعہ سائنس کے معلمین اپنے مخصوص مسائل کا گہرا مطالعہ کرسکتے ہیں۔ کانفرنس کے موضوع کے تعین کے بعد اس پر ماہرین اور شرکاء سے مقالے (papers) لکھوائے جاتے ہیں اور کانفرنس کے انعقاد سے قبل تمام شرکاء کو اس کی نقولات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ قبل از وقت تیاری کرلیں۔ کانفرنس میں ان تمام مقالوں پر گفتگو ہوتی ہے اور نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

سیمینار عام طور پر استعمال کی جانے والی تدبیر ہے جہاں تنظیموں کی جانب سے تدریس سے متعلق خصوصی عنوانات پر مواد فراہم کیا جاتا ہے۔ سیمینار یا تو چھوٹے گروپوں کے اجلاسوں کے ذریعہ مباحث کے مواقع فراہم کرتے ہیں جو رہنما لکچر سے متعلق مقالے کی پیشکش کے بطور ایک سرگرمی ہوگی یا ایک مختصر کورس یا کانفرنس جو متعدد اجلاسوں پر مشتمل ہوگا۔ جس میں بڑی تعداد میں شرکا موجود ہوں گے اور اسطرح ماہرین اور شرکا کے درمیان مباحث کا موقع فراہم ہوگا۔ ایسے مباحث نہ صرف یہ کہ شرکا کو غیر معمولی گہری معلومات فراہم کریں گے بلکہ ان سے شکوک کے ازالہ کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔

اجتماعی مباحث (Pannel Discussion) ایک دوسرا ذریعہ ہے جس کو بہت ہی فائدہ مند انداز میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ نئی نوعیت اور جدید معلومات کے لیے مواقع فراہم ہوں۔ اس ذریعہ سے ماہرین کے ایک گروپ کو پیش کیا جاتا ہے جو متعینہ مقصد کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور پھر انھیں سامعین کے سوالات کا سامنا کرنا ہوتا ہے جس کے جوابات پینل کے ممبر دیتے ہیں۔ یہ معلومات اور فہم کے حصول کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہے تاکہ معلمین کے متعلقہ عمومی مسائل کو سمجھنے میں مدد دی جاسکے۔

اسکول کا سسٹم اس طرح کے یا دیگر نوعیت کی اجلاسوں اور مباحثے کے ذریعہ تدریس مسائل میں خصوصی تعاون کی صورتیں پیدا کرتا رہتا ہے۔ ایک یومی تدریسی مسائل سے متعلق معاون اشیاء کی نمائش وغیرہ دوسری اہم مثالیں ہیں جن کے ذریعہ اسکول سسٹم کے ایک پروگرام کے بطور اپنے معلمین کو پیشہ ورانہ حیثیت میں مستحکم بنایا جاتا ہے۔ ان پروگراموں کے ذریعہ اسکول سے متعلق ذرائع جیسے طلباء کے سرپرستوں کو ہم آہنگ کرتے ہوئے اور طلباء کی مدد کے لیے مقامی ذرائع کا استعمال وغیرہ امور پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس طرح کے تمام پروگراموں کو تدریس کے معیار میں اضافہ کے لئے فائدہ مند اسی وقت بنایا جاسکتا ہے جب کہ انہیں اس روادار اور ہم آہنگ ماحول میں انجام دیا جائے جہاں شرکا کو اپنے مسائل، احساسات بلکہ ان کی عملی خدمات اور تجربات کو پیش کرنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوں اور ساتھ ہی منتظمین بھی وافر مقدار میں انسانی اور مادی وسائل مہیا کرسکیں۔

☆ یونیورسٹی کے کورسس:

فی الوقت متعدد کورسس اساتذہ کے لیے مہیا ہیں۔ کئی اوپن یونیورسیٹیاں، مرکزی ادارے اور معلمین کی تدریس کے متعدد سنٹرز جو ہمارے ملک میں ہیں کئی سرٹیفیکٹس اور ڈپلوما کورسز پیش کرتے ہیں جیسے کریٹیو رائٹنگ میں ڈپلوما، انگریزی کی تدریس میں ڈپلوما فاصلاتی تعلیم میں ڈپلوما وغیرہ۔ معلمین ان کورسز سے دوران ملازمت بھی وابستہ ہوسکتے ہیں ایسے نصاب عام طور پر خود تدریسی مواد کے تحت معیار بہم پہنچاتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نشریات، اسباق کے تحت پروگرام، وغیرہ عام طور پر اس ضمن میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ معلمین ایسے کورسس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنی معلومات کی بنیاد کو مستحکم اور تدریسی صلاحیتوں میں ان ذرائع سے پیش رفت حاصل کرسکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ایک معلم کے لیے مختلف طریقے دستیاب ہیں جن سے وہ اپنے معیار کو بحیثیت ایک معلم مضبوط بنا سکتا ہے۔ ذاتی مطالعات کے کورسس، مراسلاتی کورسس، پیشہ ورانہ لٹریچر کے نئے نئے خیالات کے تحت تجربات کا ظہور، کانفرنس سمینار اور ورکشاپ میں سے چند ہیں۔ ہم بحیثیت معلم کے اپنا ایک اخلاقی فریضہ رکھتے ہیں کہ اپنے پیشہ کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں جو کچھ مطلوب ہے وہ ذمہ داریوں کے سلسلے میں ہمارا مسابقتی رویہ اور پیشے کے لیے بازی لے جانے کی تمنا ہے۔

ان کے علاوہ اساتذہ کو Mass Orientation دیا جاتا ہے جسے Mass Orientation of Teachers (Most) بھی کہتے ہیں یہ 1985-87 کے اقدامات کا ایک اہم جز ہے یہاں ملین کی تعداد میں اساتذہ کو Orient کیا گیا۔ یہ 10 دنوں کی تربیتی پروگرام ہوتا ہے 1986 کے دور میں 1.8 ملین ٹیچرس اس سے فیض یاب ہوئے اس پروگرام کو میڈیا نے جلا بخشی ہیں۔ یہ پروگرام NCERT , SCERT کے تعاون سے عمل میں آیا ہے اسکے علاوہ Special Orientation Programmes برائے پرائمری اسکول ٹیچرس (SOPT) کا انعقاد 94-1993 میں ہوا اسی کے ضمن آپریشن بلیک بورڈ کے آلات کو مہیا کیا گیا۔ یہ 0.45 ملین ٹیچرس اسکول ٹیچرس کو ہر سال تربیت فراہم کرتا ہے۔ یہاں بہت سے موضوع پر بنی فلمیں اساتذہ کو ٹریننگ میں دکھلائی جاتی ہے۔

(R) INTEL یہ ایک K-12 کلاس روم ٹیچرس کے لیے بہترین پروگرام ہے جو ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے تشکیل دیا گیا ہے۔ یہاں ٹیچرس کو ٹیکنالوجی کا استعمال کہاں؟ کب؟ اور کس طرح کرنا ہے سکھایا جاتا ہے اس کے ساتھ تعین قدر کے آلات تیار کرنا، لیسن پلان کی تیاری معلم کے تحصیل کو مدنظر

رکھ کر کی جاتی ہے۔اس پروگرام میں ICSE, CBSE اوراسٹیٹ ایجوکیشن بورڈس کو شامل کیا جاتا ہے۔اور یہ یونین ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن کے تحت چلایا جاتا ہے۔

یہ فیسٹوفیس اور آن لائن تدریسی طریقہ استعمال کرتا ہے اسی طرح IGNOU انسٹی ٹیوٹ آف پروفیشنل کومپٹینسی (Institute Professional Competencey) چلاتی ہے جسے IIPCAT کے تحت عمل میں لایا گیا۔ یہاں پر پرائمری، سکینڈری، سینئر سکینڈر اور ٹرٹری اسٹیج کے معلم کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی خوبی یہ ہے کہ وہ اُردو میڈیم کے اساتذہ کو رسیز پروفیشنل ڈولپمنٹ فور اُردو میڈیم ٹیچرس(CPDUMT) میں ٹریننگ دیتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. اساتذہ کے پیشہ ورانہ مراحل پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. ورکشاپ اور سمینار کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

9.5 معلم کی ترقی کے لیے پیشہ ورانہ تنظیمیں:

پیشہ ورانہ تنظیمیں عام طور پر پروفیشنل ایسوسی ایشن ہوتی ہے جسے پروفیشنل باڈی، پروفیشنل آرگنائزیشن یا پروفیشنل سوسائٹی بھی کہا جاتا ہے۔ جو اُن میں موجود لوگوں کے کسی مخصوص پیشے کے لیے غیر منافع بخش انداز میں فلاح کا کام انجام دیتی ہے۔ان پیشہ ورانہ تنظیموں/ پروفیشنل ایسوسی ایشن کے کردار کو مختلف انداز میں مندرجہ ذیل بیان کیا جاسکتا ہے۔

"A group of people in a learned occupation who are entrusted with maintaining Control or oversight of the legitimate practice of the occupation."

تعلیم یافتہ افراد کی وہ جماعت جو تعلیم یافتہ پیشے سے منسلک ہو اور اُس کے محافظ کے طور پر جانے جاتے ہوں جن پر اُس پیشے کے جائز/ قانونی اعمال کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہیں۔

بہت سی پیشہ ورانہ تنظیمیں تعلیمی پروگراموں اور مہارتوں کی ترقی اور نگرانی میں شامل ہیں اور اس طرح تنظیم میں موجود لوگوں کی تعلیمی قابلیت کی تصدیق کا کام انجام دیتے ہے ان پیشہ ورانہ تنظیموں کی موزوں رکنیت اگر چہ کہ ممکن نہیں لیکن پیشہ ورانہ تقاضے کے تحت اس میں داخل ہونے اور قائم رہنے کے لیے پیشہ ورانہ اداروں میں شمولیت ضروری ہے۔اگر ہم اسکی عالمی وسعت دیکھیں تو یہ تنظیمیں سب سے زیادہ امریکہ میں واقع ہے امریکہ نے اکثر کاروباری اداروں کو پیشہ ورانہ اداروں میں تبدیل کیا ہے اور تعلیمی ادب کو پیشہ ورانہ عمل کے طور پر بیان کیا ہے۔

9.5.1 بین الاقوامی پیشہ ورانہ تنظیمیں :

1) علم سائنس کے لیے چلائی جانے والی بین الاقوامی تنظیمیں

a) APASE: (Association for the Promotion & Advancement of Science Education)

یہ تنظیم کینڈا میں علمِ سائنس کی ترقی و فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔

b) ASE: (Association for Science Education)

ایک پروفیشنل ایسوسی ایشن ہے جو برطانیہ(UK) میں 1963 میں قائم کی گئی ہے۔ جو سائنس کے اساتذہ اور سائنس ٹیکنیشین کی ترقی اور فروغ کا کام انجام دے رہی ہیں۔

c) ICASE : (International Council of Associations for Science Education)

یہ تنظیم یونیسکو کے تحت 1972 میں اقوام متحدہ میں وجود میں لائی گئی اور آج یہ تمام اساتذہ کے لیے ایک نیٹ ورک کا کام کرتی ہے جس میں تمام اساتذہ ایکدوسرے سے ملکر علمِ سائنس اور نئی تکنیکوں کے فروغ و ترقی کا کام انجام دے رہے ہیں۔

2) سائنسی تحقیق تنظیم (Science Research Organization):

a) (American Association for the Advancement of Science):(AAAS)

یہ امریکہ کی بین الاقوامی غیر منافع بخش تنظیم ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی تنظیم مانی جاتی ہے جس میں تقریباً 120,000 ممبران شامل ہیں۔ جو سائنسی تعلیم کی فروغ و ترقی میں اہم رول ادا کر رہی ہیں۔

b) National Academy of Science (NAS)

یہ اقوام متحدہ کی ایک حکومتی ایجنسی ہے جو سائنس اور انجینئرنگ کے غیر طبی شعبوں میں تعلیم اور بنیادی تحقیق کی مدد کرتی ہے اور ساتھ ساتھ صحت کے قومی ادارے میں طبی شعبے کی ترقی و فروغ کا کام بھی کرتی ہے۔

c) National Science Foundations NSF

یہ اقوام متحدہ کی ایک حکومتی ایجنسی ہے جو سائنس اور انجینیر نگ کے غیر طبی شعبوں میں تعلیم اور بنیادی تحقیق کی مدد کرتی ہے اور ساتھ ساتھ صحت کے قومی ادارے میں طبی شعبے کی ترقی و فروغ کا کام بھی کرتی ہے

3) تصدیق اور معیار (Certification & Standard)

a) California Commission on Teacher Credentialing

دراصل یہ کیلیوفورنیا کی رہائشی حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی ایجنسی ہے جو 1970 میں قائم کی گئی۔ جس کا اہم مقصد یہ تھا کہ کیلیوفورنیا کے عوامی Ryan ایکٹ کے تحت اسکولوں کے تعلیمی معیار کو بڑھایا جائے اور ریاستی حکومت کی جانب سے پیشہ ورانہ معلمین کو مالی امداد فراہم کی جائے اور مختلف تعلیمی شعبوں میں پیشہ ورانہ تعلیم دینے کے لیے لائنس مہیا کیا جائے۔

1) National Associations for Research in Science Teaching) :NARST

Mission Statement

یہ تنظیم عالمی سطح پر چلائی جاتی ہے جس کا اہم مقصد یہ ہے کہ سائنسی تدریس و اکتساب میں تحقیق کے ذریعے فروغ و ترقی لائی جا سکے۔ 1928 سے یہ تنظیم سائنسی شعبے میں تحقیق کو فروغ دینے کا کام انجام دے رہی ہے۔

2) : National Science Teachers Association (NTSA).

NTSA یہ تنظیم 1944 میں اقوام متحدہ میں قائم کی گئی۔ جس کا ہیڈ کوارٹر Arlington Virginia میں ہے۔ یہ تنظیم عالمی سطح پر بہت بڑی تنظیم مانی جاتی ہے جو سائنس کے معلمین کی ایک تنظیم ہے۔ جس میں سائنس شعبے سے تعلق رکھنے والے 57,000 معلمین شامل ہیں۔ اس کا اصل مقصد سائنسی تدریس و اکتساب میں نئی ایجادات کو فروغ دینا ہے۔

3) :National Association of Biology (NABT)

یہ حیاتیاتی معلمین کی ایک ایسوسی ایشن ہے جس میں بہت سے سائنسی (حیاتیاتی) معلمین جڑے ہوئے ہیں تاکہ وہ ایکدوسرے سے اپنے تجربات شیئر (Share) کریں اور اپنے پیشے میں بہتری و ترقی لائیں۔

4) American Chemical Society :(ACS)

یہ تنظیم پیشہ ورانہ یا سائنسی مفادات کے باوجود ہم آہنگی کے متعدد مواقع فراہم کرتی ہے اور مختلف پروگراموں اور اشاعتوں کے ذریعے اپنی خدمات پیش کرتی ہے۔

5) National Earth Science Teacher Association (NESTA).

اس کا اہم مقصد سائنسی کی ترقی، حوصلہ افزائی، توسیع اور بہتری ہے اور تمام تعلیمی سطحوں پر مواصلات قائم کرنا ہے۔

9.5.2 قومی پیشہ ورانہ تنظیمیں :

1) Science Society of India (SSI)

اس تنظیم کا اہم مقصد یہ ہے کہ موجودہ درسیات میں دیئے گئے تجربات اور پروجیکٹ کے ذریعے سائنس کے طلباء کو اکتساب اور معلم کی ٹریننگ میں مدد فراہم کریں۔

2) All India Science Teacher Association (AISTA)

یہ تنظیم 1956 میں شملہ میں قائم کی گئی ۔ اس ایسوی ایشن (Association) کا اصل مقاصد یہ تھے کہ سائنس کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی، سائنس نصاب کی ترقی، تدریس مواد کی تشکیل اور تدریسی واکتسابی نظام کی ترقی کے لیے فنڈ مہیا کرنا ہے۔

3) Indian Academy of Science (IAS)

یہ تنظیم سرسی ۔ وی ۔ رمن کی موجودگی میں 27 اپریل 1934 کو بنگلور میں رجسٹر کی گئی تھی ۔ جس کا اہم مقصد سائنس اور سائنس کے سبب کی ترقی اور فروغ دینا تھا۔

اس کا افتتاح انڈین سائنس انسٹی ٹیوٹ میں ہوا اور اس اکیڈیمی نے 65 فاونڈیشن میلوں کے ساتھ کام شروع کیا۔

4) Indian national Science Academy (INSA)

انڈین نیشنل سائنس اکیڈیمی جنوری 1935 میں اِنڈیا میں قائم کی گئی ۔ جس کا اہم مقصد انڈیا میں سائنس کو فروغ اور انسانیت اور قومی فلاح و بہود ہے اس اکیڈیمی کو پہلے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا کے نام سے جانا جاتا تھا ۔ جو کئی افراد اور تنظیموں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ تھی ۔ اور اِنڈیا کانگریس ایسوسی ایشن اس سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کرتے تھے۔

5) Homi Bhabha Centre for Science Education (HBCSE)

اس کے وسیع مقاصد ۔ پرائمری اسکول سے انڈر گریجویٹ کالج کی سطح تک سائنس اور ریاضی کی تعلیم میں مساوات اور عمدہ فروغ دینا ہے اور ساتھ ساتھ سائنس کی ترقی اور حوصلہ افزائی بھی کرنا ہے۔

سرگرمیاں :

- تحقیق و ترقی
- معلم کی تعلیم اور سائنس کی مقبولیت
- اولمپکس، این آئی اور دیگر تعلیمی پروگرام

6) The National University of Education Planning & Administration (NUEPA)

قومی یونیورسٹی برائے تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظامیہ، (این یو ای پی اے / نیو پا) یہ انسانی وسائل کی ترقی کے وزرات کے تحت قائم کی گئی ۔ یہ اِنڈیا

حکومت ایک ایسی تنظیم ہے جو نہ صرف مُلک میں بلکہ جنوبی ایشیاء میں تعلیم کی منصوبہ اور تعلیمی انتظامیہ میں تحقیق کے مواقع فراہم کرتی ہے تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظامیہ کے میدان میں تنظیم کی طرف سے کئے گئے اہم کام کی شاخت میں ،حکومت نے اسے اگست 2006 میں (Deemed University) یونیورسٹی کی حیثیت سے نوازا اور اُسے ڈگری کا اہل قرار دیا ہے۔ اور مرکزی یونیورسٹی (نیوپا) کو پوری طرح حکومت نے قائم کر رکھا ہے۔

9.6 ٹیچر بطور سیکھنے والوں کی جماعت Teacher as a Community of Learner

متعلم کی کامیابی کا دارومدار معلم کے تشکیل کردہ اکتسابی ماحول پر منحصر ہوتا ہے۔ جب یہ ماحول سرگرم جامعیت سے پُر ومرغوب ودلکش انداز میں دعوت دینے والا ہو تو معلم اس ماحول میں خود کو ایک قابل قدر ممبر محسوس کرتا ہے اور اس لحاظ سے وہ کمرہ جماعت میں ہم کلام بھی ہوتا ہے۔ کمرۂ جماعت کی جمعیت کا ایک متحرک فرد ثابت ہوتا ہے برانسفورڈ ، براؤن اور کوکینگ (2000) (Bransford , Brown & Cocking) نے اپنی کتاب How people Learn میں بیان کیا ہے کہ سیکھنے والے افراد کے اطرف جو اکتسابی ماحول کو ڈیزائن کیا جاتا ہے وہ معلم مرکوز ،تعین قدر مرکوز معلومات مرکوز ہو اور وہ افراد سیکھنے والی جماعت کہلاتے ہیں۔

اگر اس شکل کی وضاحت کرے تو اکتسابی ماحول سب سے پہلے معلم کو مدنظر رکھ کر تیار کیا جانا چاہیے۔یعنی معلم کی جماعت جو کہ انفرادی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے اور سیکھنے والے کی جماعت کہلاتی ہے۔یعنی انفرادو گروہی ضروریات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔یعنی سب سے بڑا دائرہ کمیونٹی مرکزویت کا ہو اور اُس میں ذیلی دائرے متعلم ،علوم و تعین قدر مرکوز ہو۔

اصلاح اکتساب مرکوز یا سیکھنے والے کے مرکوز ایسے اکتسابی ماحول کی تخلیق کرتی ہے جو کہ کمرہ جماعت میں آئے ہوئے متعلم کی صلاحیتوں (علم ،فہم ، رویہ ،عقیدہ ،رجحان) وغیرہ پر اپنا دھیان دیتی ہے۔اگر اکتسابی ماحول صرف لرنر سنٹرڈ ہو تو گہرا فہم جو کہ انکوائری لرننگ ماحول سے حاصل ہوتا ہے کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔مندرجہ ذیل شکل آپ کو انکوائری لرننگ کمیونٹی وُ سکے اکتساب کے انداز پر روشنی ڈالے گی۔

اس طرح سے کمرہ جماعت ایک زندہ جاوید، سائنس لیتی ہوئی اور حرکی قوت رکھنے والی جگہ ہے جو مسلسل اپنے آپ کی تشکیل کرتی رہتی ہے اور یہ تخلیق اس لحاظ سے ایک مضبوط بندش کا نتیجہ ہے۔ جو والدین ،معلم اور متعلم کے درمیان تیار ہوتا ہے یہ بندش معلم کی ضرورت کے لحاظ سے تیار ہوتی ہے اور اس طرح کے کمیونسٹی آف لرنرز کی تخلیق کے لیے ضروری ہیکہ موثر ٹیچرس (Effective Teachers) کی بھی تشکیل ہو۔

اس ذیلی اکائی میں ہم معلم کو بطور متعلم کے مطالعہ کرینگے چونکہ معلم کو چاہیے کہ تاحیات وہ سیکھتا رہے۔

کمیونسٹی طلبا کی خصوصیات:

1) تعلقات پیدا کرنا Building relationship

2) خوش آمدید کہنا/ مصافہ کرنا۔ Say Hello

3) ٹیم کی تشکیل کی سرگرمیاں کرنا Team Building Activities

4) خود احتساب کرنا Self Introspection

5) خود توخیری پیدا کرنا Sefl esteem

6) متحرک اکتسابی ماحول کی تشکیل کرنا اور شامل ہونا An engaging & Active Learning environment

7) خود کی جانچ Self Evaluation

8) کامیابی کا جشن Celebration Sucess

9) آگے کی طرف قدم Moving forward

ان خصوصیات کے لحاظ سے ایک معلم (متعلم کی جگہ) اپنے آپ کو ہمیشہ نکھارتے رہنا پسند کرتا ہے۔ معلم یا تو پیدا (Born) ہوتے ہیں یا بنائے (Made) جاتے ہیں۔ لیکن دونوں جگہ اپنے پیشہ کو بہتر طور پر انجام دینے کے لیے انھیں ایک موثر معلم کی شکل میں ہمیشہ کارگر رہنا ہوتا ہے یعنی ان میں تدریسی (Pedagogical) صلاحیتیں، مواد کا علم انعکاسی (Reflective) صلاحیتیں ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے تعاون کی صلاحیت، مثبت تعلقات بنانے کی صلاحیت موثر انتظامی وٹکنالوجیکل صلاحتیں، رجحان ورویہ میں مثبت انداز وغیرہ اپنے عروج پر ہونی چاہیے ان سب کے لیے معلم پیشہ وارانہ ٹریننگ حاصل کرتا ہے اور اس کا ایک حصہ کسی تنظیم یا سوسائٹی کی ممبر شپ حاصل کرنا بھی ہے۔ یہ تنظیمیں ان کی پیشہ ورانہ مہارتوں وصلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی ان کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے۔

ٹیچر بطور کمیونٹی لرنر کو مندرجہ ذیل ذرائع سے بہتر اکتساب دیا جاسکتا ہے۔

☆ نئی معلومات کو ورکشاپ، کانفرنس، سیمنار کے ذریعے پہچانا۔

☆ سمر اسکول (Summer School) کے ذریعے

☆ درسیات ودرسی کتابوں کی تشکیل میں شامل کرنا

☆ غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت (اسپورٹس، ڈرامہ، آرٹ وغیرہ)

☆ ذمہ داری دینا تا کہ وہ جوابدہی کے لیے تیار رہے۔

☆ اکتساب کے ہر طرح کے مواقع فراہم کرنا۔

☆ سرگرمیوں وعملی کام میں معروف کروانا۔

☆ کئے گئے کاموں کا مظاہرہ، نمائش کا اہتمام کرنا۔ انعامات، ایوارڈ نوازنا۔

☆ تبدیلی کے لئے تیار رکھنا

☆ صحیح اور وقت پر تعین قدر کرنا۔

☆ معلم اور پیشہ معلم کو اہمیت وعزت دینا۔

☆ اپنی کامیابی کو Reflect کرنے کے مواقع فراہم کروانا۔

''اسکول سماج کا سب سے بڑا وسائل ہے اور سماج اسکول کا''

اس بناء پر لرننگ کمیونٹی ہی نہیں بن جاتی بلکہ اُسے بامقصد انداز میں تعمیر تشکیل کرنا ہوتا ہے یہ کام ہر سطح پر ہو۔ چاہے وہ پرائمری سطح ہو یا اعلیٰ تعلیم کی سطح ہوں۔ اس کے لیے نہایت فکرمندی کے ساتھ لائحہ عملیاں تیار کی جانی چاہیے۔ یہاں اقداری قدروں کو بھی اہم مقام حاصل ہے ساتھ ہی اسکول اور اسکا تنظیمی ڈھانچہ کلاس روم کی سرگرمیاں، کمیونٹی مٹینگس وغیرہ بھی اہمیت کے حامل ہیں۔

''وہ چراغ دوسروں کو کیا روشنی دے گا جو خود نہ جلے'' بالکل یہی حال اساتذہ اور طلباء کا ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے طلباء زندگی بھر سیکھتے رہیں، گود سے گور (قبر) تک علم حاصل کرتے رہیں تو آپ کو بحیثیت معلم ان کے سامنے اپنا نمونہ (Role model) پیش کرنا ہوگا۔ آپ نے کتابی علم حاصل کرلیا ہو اور کتنی ہی تربیت پالی ہو یہ آپ کو مزید علم حاصل کرنے سے باز نہ رکھے بلکہ سیکھنے کے معاملے میں معلم میں تو حریص ہونا چاہیے۔ جتنا علم بڑھے گا

اتنا ہی اپنے کم علم ہونے کا احساس بڑھتا جائے گا۔ سائنس کے معلم کو اپنے مضمون اور بطور خاص وہ نصاب جو وہ پڑھا رہا ہے اس کے بارے میں جدید ترین معلومات سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح اسے سائنس کی تدریس کے نت نئے طریقوں کو بھی معلوم کرتے رہنا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ ''ایک اچھا معلم وہ ہے جو ایک اچھا طالب علم ہے'' معلم کو چاہیے کہ وہ اپنی اس طالب علمانہ حیثیت کو طلباء کے سامنے واضح کرتا رہے تاکہ طلباء بھی اس سے سبق سیکھیں۔ اس طرح سے طلباء بھی ہمیشہ سیکھتے رہنے کے لیے معلم سے تحریک (motivation) پاتے ہیں۔

معلمین کو چاہیے کہ وہ تدریس، جانچ اور اکتساب کے نت نئے طریقوں کو اپنائیں۔ سائنس کی تدریس میں سماج کے وسائل اور آئی ٹی سی (ITC) کے آلات کا بہترین استعمال کریں۔

معلم کا اپنے مضمون کے لیے یہ عشق طلباء میں بھی منتقل ہوسکتا ہے اور وہ بھی تاعمر سیکھنے والے (life long learner) بنتے ہیں۔ جس طرح سماج میں مختلف گروہ ہوتے ہیں جن کی اپنی مخصوص شناخت ہوتی ہے۔ یہ گروہ متعینہ مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے سماج میں اساتذہ کی جماعت ہوتی ہے جو آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس جماعت کی شناخت یہ ہو کہ وہ اپنے حاصل شدہ علم فن اور مہارت سے مطمئن نہیں ہے۔ مزید علم اور مہارتوں کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ گویا وہ مستقل سیکھتے رہتے ہیں۔ اس جماعت کی افراد آپس میں ایک دوسرے کو اس پہلو سے مدد کرتے ہیں اور بحیثیت مجموعی پوری جماعت کا فائدہ ہوتا ہے اور یہ فائدہ ان کی ذات سے زیادہ ان طلباء کو پہنچتا ہے جو ان سے اکتساب علم کرتے ہیں۔

بجا طور پر کہا گیا ہے کہ ''کوئی قوم اپنے اساتذہ کے معیار سے بلند نہیں ہوسکتی'' اس اساتذہ اس سیکھنے والی جماعت (learning community) کے ممبر بن کر ہر وقت اپنے معیار کو بلند سے بلند کرنے کے لیے جدوجہد کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ طلباء جو ان سے اکتساب کریں ان کی افادیت مسلم ہو سکے۔

اساتذہ کی یہ جماعت وقت اور سماج کا نبض شناس ہوتی ہے۔ سماج کی تعمیر میں اسکول کے کردار سے بخوبی واقف ہوتی ہے۔ سائنس کے اساتذہ، سائنسی اور تکنیکی ترقیوں سے پوری طرح واقف رہتے ہیں اور انھیں سماج اور انسانیت کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنانے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

سائنس کے اساتذہ کی یہ جماعت اپنے طلباء کے لیے ایک سہولت کار (facilatator) کا کردار ادا کرتی ہے۔ وہ اسکول کے زمانے میں ہی طلباء میں سائنسی رجحان پیدا کرتے ہیں۔ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے سماج پر واقع ہونے والے مضر اثرات کا مطالعہ کر کے اسے درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اساتذہ کی یہ سیکھنے والی جماعت اپنی تدریس کو موثر سے موثر ترین بناتی ہے۔ سماجی تبدیلیوں سے تعلیم کو ہم آہنگ کرتا ہے اور مسلسل درسیات اور نصاب کو وقت کے مطابق یا وقت کے مطالبے کے تحت سدھارتا اور تبدیل کرتا ہے تاکہ اس سے فارغ ہونے والے طلباء ذاتی اور سماجی ضرورتوں کو بحسن وخوبی پورا کرنے کے قابل ہوسکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. کمیونسٹی طلبا کی خصوصیات بیان کیجیے۔
2. معلم ہمیشہ ایک طالب علم ہی ہوتا ہے۔ واضح کیجیے۔

9.7 سائنس کے معلم کا انعکاسی عمل:

انعکاسی اعمال سے مُراد تدریسی اعمال جو ایک معلم اپنے کمرے جماعت میں کرتا ہے اُس کا جائزہ لینا اور یہ جاننا کہ یہ عمل کیوں کیا گیا؟ عمل کسطرح کیا گیا؟ کیا یہ متوقع نتائج دے رہا ہے؟ یا یوں کہیئے خود مشاہدہ یا خود احتساب کرنا۔

اس طرح سے ہم اس عمل کو کمرہ جمات کا Flash back کہہ سکتے ہیں جس میں کلاس روم کی سرگرمیاں، مشقیں و تجربات شامل ہیں۔ اور اس عمل سے معلم کی پیشہ ورانہ نشوونما بھی ہوتی ہے۔

(1999) کے مطابق پیشہ ورانہ ارتقاء کی اوّل اور بنیادی جُز معلم کا اپنے کمرہ جماعت کی معمول سرگرمیوں کا جائزہ لینا ہے۔"

معلم اس بناء پر اپنی ذاتی ترقی پر زور دیتا ہے اور یہ انعکاسی اعمال کے بناء پر ہی ممکن ہے۔ اس کے عوض اس کی افزائش اور ہمہ جہت ترقی ہوگی۔

"Reflection is a threefold process comprising direct experience analysis of our beliefs, values or knowledge about the experience, and consideration of the option which lead to action as a result of the analysis ." (Whitton Ctal 2004)

یہ بیان اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ معلم کے پیشہ ورانہ نشوونما کے لیئے ضروری ہے کہ انعکاسی کرے اور اپنے کارکردگی کا تجزیہ کرے، جس کے نتیجہ میں وہ بہتر تدریسی انداز (Teaching Styles) یا برتاؤ (behaviour) میں تبدیلی لا سکے۔

"Reflection is one's own perception, beliefs, experiences and practices is a core activity for all the teachers pre-service and in-service, in schools and universities."(Walkington 2005)

معلم کی ذاتی ترقی اُس کی موثر تدریس کے لیے مشروط ہے چاہے وہ ماقبل ملازمت کا دور ہو یا دوران ملازمت کا موثر تدریس کے لیئے ضروری ہے کہ معلم وقت کے تقاضوں پر پورا اُترے، بدلتے ہوئے تعلیمی اُصولوں، نظریات کو اپنے ذات میں ضم کر سکے۔ اس کی مثال کچھ اس طرح کی ہے کہ آپ جس طرح کا خام مال مشین میں دوگے اُسی کے معیار کا تیار مال آپ کو ملے گا اور بہتر input معلم کے انعکاسی اعمال سے ہی ممکن ہے۔

انعکاسی اعمال کے نظریئے کو Donald Schon نے 1987 میں متعارف کروایا۔ لیکن John Dewy نے (1923) میں ہی ٹیچرس کو انعکاسی اعمال کی ترغیب دی تھی۔ اُنھوں نے تین اہم اجزاء کی شناخت کی تھی جو آج بھی اساتذہ کے لیئے اُتنے ہی اہم ہے۔

1) کشادہ دلی — Open-Mindedness

2) ذمہ داری — Reoponsibility

3) مخلصانہ — Whole heartedness

کشادہ دلی سے مُراد کسی موضوع کو ایک پہلو میں نہ دیکھتے ہوئے یا کسی ایک بازو نہ سنتے ہوئے اُسکے دیگر پہلو یا متبادل حصّے کو زیرِغور لانا چاہیئے۔ جبکہ ذمہ داری ایک معلم کو باخبر کرتی ہے کہ یہ قدم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مخلصانہ روّیہ اس بات کی تائید کرواتا ہے کہ معلم کو کسی مشکل سے گھبرانا نہیں چاہیئے وہ ہر خوف پر حاوی ہوسکتا ہے کیونکہ وہ اپنے ہر عمل کا گہرائی سے جائزہ و تجزیہ کرتا ہے اور اپنی ذات میں پُر معنی تبدیلی لاتا ہے۔

تعمیریت (Constructivisiom) نے انعکاسی اعمال کو جلا بخشی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق سیکھنے والا اپنے علم کو خود تعمیر دیتا ہے جو کہ مواد و ماحول کے باہمی تعاون سے وجود میں آتا ہے۔ (Piaget-1932, Vygotsky, 1982) اس نظریہ کے تحت انعکاس تدریس کا مرکزی خیال ہے۔

انعکاسی اعمال کے ذریعہ ایک معلم اپنی شخصیت، اپنے اعمال، اپنی تدریس، طلباء کے ساتھ برتاؤ، ساتھیوں اور ذمہ داران کے ساتھ معاملات، غرض ہر عمل پر غور کرتا ہے اور تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔ خوبیوں کو مزید بہتر بناتا ہے اور کمزوریوں پر توجہ کرکے انھیں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شخصیت کے ارتقاء میں انسان کا اپنی خوبیوں، خامیوں، مواقع اور چیلنجس (challenges) کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح پیشہ وارانہ ترقی کا بھی معاملہ ہے۔ سائنس کا معلم اپنے کلاس روم، تجربہ گاہ اور دیگر مقامات پر اپنی کارکردگی کو مسلسل جانچتا رہتا ہے۔

اس طرح سے اس کے اندر ایک بصیرت (insight) پیدا ہوتی ہے انعکاسی اعمال کے تجربات معلم کے لیے سیکھنے اور اکتساب کا ایک سنہرا موقع ثابت ہوتے ہیں۔ انعکاسی اعمال معلم کے پیشہ وارانہ ترقی کا ایک اہم وسیلہ بھی ہے اور آلہ (tool) بھی یعنی:

- انعکاسی عمل کے ذریعہ معلم کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے نظریات، سوچ اور منصوبہ بندی پر عمل آوری کے درمیان رشتہ تلاش کرے اور ان کی تعین قدر کرے۔

❖ ایک کامیاب معلم زندگی بھر اپنے اعمال جو کہ ماضی بن چکے ہوتے ہیں ان پر نہایت ہی ہوش مندی اور شعوری طور پر جذبات، تجربات، حرکات اور ردعمل پر نظر ڈالتا ہے اور یہ علم اسے ترقی کی بلندیوں پر لے جاتا ہے۔

انعکاسی عمل ایک معلم کو عرفان ذات (self awarness) سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے ذریعے معلم کی کارکردگی میں سدھار آتا ہے۔ معلم اپنے برتاؤ میں ضروری تبدیلی کرتا ہے۔ انسان کو تبدیلی کے لیے اپنی کمزوریوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے اور انعکاسی اعمال یہی کام کرتے ہیں۔

انسانی تجربہ اس کا بڑا معلم ہوتا ہے۔ اس طرح سائنس کا معلم اپنے تجربات سے ہر وقت فائدہ اٹھا کر اپنی پیشہ وارانہ زندگی کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھ سکتا ہے۔ عملی زندگی میں ہم بہت سارے ایسے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں جو ہمیں سوچ وفکر کا نیا زاویہ دیتے ہیں۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہمیں اپنی غلطیوں سے ڈرنے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مثبت طریقے سے ان کا جائزہ لے کر انھیں دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سائنس کا معلم تعلیم وتدریس اور طلباء کے اکتسابی عمل کے بارے میں صحیح انتخاب کے قابل بنتا ہے۔

انعکاسی عمل ایک دوری عمل (Cyclic process) ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس دور کا پہلا کام منصوبہ بندی ہوتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں منصوبہ بندی پر عمل آوری ہوتی ہے۔ بعد کے مرحلے میں ہم منصوبہ، عمل اور متوقع نتائج اور حقیقی نتائج پر غور کرتے ہیں یعنی ہم اپنی جانچ کرتے ہیں کہ بحیثیت معلم میری کارکردگی کیسی رہی، طلباء کی کارکردگی کیسی رہی اور تدریس کے مقاصد کس حد تک حاصل ہوئے۔ گویا ایک انعکاسی معلم (Reflective teachers) اپنے طلباء کے اکتساب اور اس کی کوششوں پر مستقل غور وفکر کرتا ہے اور اپنے اعمال پر تنقیدی نگاہ ڈالتا رہتا ہے۔ گویا وہ اپنے ذاتی احتساب میں مصروف رہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ دوبارہ نئے جوش کے ساتھ نئی منصوبہ اور عمل آوری کے لیے تیار ہوتا ہے پھر جانچ اور تعین قدر کے ذریعے دوبارہ نئے سفر کی شروعات کرتا ہے۔ یعنی یہ کبھی نہ ختم ہونے والا عمل ہے۔

مناسب ہوگا کہ سائنس کا معلم ہر پیریڈ کے بعد ہفتہ میں ماہانہ ششماہی اور سالانہ اپنے ذاتی احتساب اور جائزے کے عمل کو اپنے اوپر لازم کرلے۔ اس کے ساتھ اساتذہ اور طلباء بھی اس انعکاسی کام میں اس کی بہترین مدد کر سکتے ہیں۔ اس پورے عمل کے بعد توقع کی جاسکتی ہے کہ سائنس کا معلم اپنے علمی اور پیشہ وارانہ ترقی کے راستے پر گامزن رہے گا۔ انعکاسی اعمال کے لیے ہم دیگر ذرائع مثلاً سوالنامہ اور پورٹ فولیو کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. سائنس کے معلم کے انعکاسی عمل پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

9.8 معلم بطور ایک محقق:

ایک کامیاب معلم بننے کے لیئے معلم کو اپنی تدریس اور طلباء کے ساتھ تعاملات (Inter-actions) کو ہمیشہ اصلاح کرنے اور انھیں موثر بنانے کے لئے مسلسل غور وفکر اور نتائج اخذ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک کامیاب معلم کو اپنے تدریسی اور طلباء کے اکتسابی مسائل کا گہرا شعور ہوتا ہے۔ معلم ہر مسائل پر غور وفکر کے بعد کچھ حل تلاش کرتا ہے۔ اور انھیں کلاس روم میں استعمال کر کے سیکھنے سکھانے کے عمل کو حرکی (Dynamic) بنا سکتا ہے وہ اپنے انعکاسی اعمال (Reflective Practices) کے ذریعے طلباء کی شخصیت کا بہتر فہم حاصل کرتا ہے اسطرح کلاس روم کے تجربات، مسائل اور حل کے نتیجے میں طلباء کے اکتساب میں بہتری معلم کی خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے۔

یادرکھیئے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی میدان میں ترقی اس میدان میں کی جانے والی تحقیقات کی مرہون منت ہوتی ہے ہم ترقی اور تحقیق کو الگ نہیں کر سکتے کسی بھی میدان میں ترقی کا دارومدار اس میدان کی تحقیق کے معیار کے تناسب میں ہوتا ہے۔ تعلیم وتربیت کے میدان میں بھی ترقی کی بنیاد تحقیقات ہی ہوتی ہیں۔ معلم اپنے کریئر (Career) سے پہلے اور دوران آنے والے مخصوص مسائل کو سائنسی طریقے سے حل کرنے کے قابل ہو۔ اس لحاظ سے ایک معلم

کو تحقیق کے طریقوں سے واقفیت ہونا ضروری ہے۔ معلم کو کلاس روم میں آئے دن مختلف مسائل کے حل لیئے عملی تحقیق (Action Research) کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو اُسے اپنی کمزوریوں کی شاخت کرواکر اُسے دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

9.8.1 عملی تحقیق:

عملی تحقیق نصف صدی کے غوروفکر کا نتیجہ ہے۔اس کا آغاز ٹیچرز کالج کے چند اساتذہ جان ڈیوی (John Dewey) کرٹ لیون (Kurt Lewein)' اور لیز کورے(Les Corey) نے کیا۔ ماضی قریب اس شعبے میں ڈونالڈ شان (Donald Suhon)، کرس آرگائرس (Cris Argyris) نے بہت کام کیا ہے۔

یہ تعلیمی تحقیق کی ایک قسم ہے جس کا مقصد عام تعلیمی تحقیق کی بہ نسبت محدود ہوتا ہے۔اس میں تحقیق کا مسئلہ مقامی نوعیت کا ہوتا ہے۔مثلاً اگر کوئی معلم یہ محسوس کرے کہ اسکے طلباء نظم وضبط کی پابندی نہیں کرتے ہیں تو اسکی وجوہات جاننے کے لیے وہ تحقیق کے جس طریقہ کا استعمال کریں گے وہ عملی تحقیق کہلائے گی۔عملی تحقیق میں چونکہ مسئلہ محدود اور مقامی نوعیت کا حامل ہوتا ہے اس لیے اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے اور اس کا اطلاق بھی فوری ممکن ہوسکتا ہے۔اس لیے اس حل کے عمومی اطلاق کی صلاحیت کا جائزہ نہیں لیا جاتا ہے گویا کہ نتائج تعیم کرنا عملی تحقیق کا مقصد نہیں ہوتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں کسی خاص صورتحال میں سائنسی اصولوں کا سطحی اطلاق عملی تحقیق کہلاتا ہے۔کمرہ جماعت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے یہ تحقیق معاون ومددگار ثابت ہوتی ہے اس میں اُستاد بطور محقق جماعت کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔مثلاً ذہانت کے اعتبار سے طلباء کی درجہ بندی کرنا، کمرہ جماعت میں بچوں پر سزا انعام کے اثرات دیکھنا یا طلباء کی غیر حاضری کی وجوہات تلاش کرنا وغیرہ۔

کسی بھی تدریس کے لیے یہ لازم وملزوم ہے کہ استاد اپنے تجربے اور مطالعے سے حاصل شدہ علم اور معلومات پر مکمل عبور حاصل کرے۔عملی تحقیق استاد کو پڑھانے کے لیے نئے نئے طریقے اختیار کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔جن پر عمل کر کے کوئی بھی استاد اسکول اور کمرہ جماعت کے ماحول کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے۔تو آیئے اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک استاد اچھا محقق بھی ہوسکتا ہے اور اپنی تحقیق کی بنیاد پر وہ نہ صرف اپنی تدریسی صلاحیت کو بہتر بنا سکتا بلکہ اپنے کمرہ جماعت کے ماحول کو بہتر وموثر بھی بنا سکتا ہے۔

کئی حوالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح دیگر تحقیق کا م سوال وجواب پر مبنی ہوتا ہے جس کا مقصد سوالوں کا درست آسان اور حقیقت پسندانہ جواب حاصل کرنا ہے تا کہ حاصل شدہ جوابوں کی بنیاد پر نتائج حاصل کیے جاسکیں۔لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ تحقیق دیگر کاموں سے ذرا سا مختلف ہے کیونکہ اس کا اصل مقصد ایسی فوری اور قابل قبول معلومات حاصل کرنا ہے جو استاد اور طالب علموں پر یکساں طور پر لاگو ہو سکے اور دونوں کے مابین تعلق کو اور مضبوط بنائے۔ استاد کے لیے عملی تحقیق ایسا کام ہے جسکا مقصد ایسی معلومات حاصل کرنا ہے جو مستقبل میں استاد کو موثر تدریس کا بہتر شعور عطا کرے۔

9.8.2 پیشہ ورانہ نشوونما کے لئے عملی تحقیق کی اہمیت:

کسی بھی کام کے آغاز کے لیے سب سے بڑا جواز یہ ہوتا ہے کہ اسے کام کرنا کیوں ضروری ہے کسی بھی شعبے میں استاد اور تحقیق کا رشتہ بہت قدیم ضرور ہے لیکن اتنا مضبوط اور مربوط نہیں ہے۔موجودہ دور میں عملی تحقیق کا نظریہ بہت تیزی سے فروغ پارہا ہے اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اس نظریے کو تسلیم کیا جاچکا ہے۔مختلف ملکوں میں اس پر بہت سارا کام بھی کیا جارہا ہے اور یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اسکے ذریعے کمرہ جماعت میں بہتر تدریسی نظام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔

ہر اُستاد کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے خود آگے آنا چاہیے اور اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ موثر وبہتر تدریس کے لیے کون سے اقدامات کرنے چاہیے اور اس کے ذریعے طلباء کو کون سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔اسٹین ہاؤس کے مطابق ایک استاد کو اچھا استاد بننے کے لیے خود مختار ہونا

چاہیے اور دوسرے محققین کو بتائے ہوئے اُصولوں پر عمل کرنے کے بجائے خود سے کچھ اقدامات کرے۔ اور اچھے نظریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انھیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بقول اسٹین ہاؤس کے خود مختار استاد وہ ہوتا ہے جو اپنی پڑھائی جاری رکھے اور اپنے مضمون سے متعلق زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے اور اس پر عبور حاصل کرے اس میں کوئی شک نہیں کہ تدریس کے حوالے سے یہ ایک انقلابی نظریہ ہے۔

استاد کو خود مختار پروفیشنل ہونا چاہیے۔ اس نظریے کے حوالے سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کی تحقیق اُن مسائل پر کی جاتی ہے۔ جنہیں حل کرنے کے لیے قابل قبول معلومات درکار ہوتی ہے جس کی بنیاد پر ایک استاد کمرہ جماعت اور اسکول کے ماحول کو بہتر بنا سکتا ہے۔ کسی بھی شخصی یا ادارہ میں اسی وقت بہتری اور ترقی ممکن ہوسکتی ہے جب پہلے سے موجود حقائق اور نظریات کی جگہ نئے حقائق اور نظریات کو قبول کیا جائے۔ یہ حقائق اور نظریات اسی حاصل کردہ معلومات کی بناء پر نمایاں ہوتے ہیں۔ نئی سوچ، نظریات موجودہ حقائق کو چیلنج کر کے انھیں رد کر دیتی ہے۔ لہٰذا عملی تحقیق آگے چل کر کسی بھی اُستاد کی تدریس میں حقائق پیدا کرسکتی ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے اُستاد کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔

- کمرہ جماعت کے بارے میں قابل قبول معلومات کو حصول۔
- حاصل کردہ معلومات کی بناء پر تدریس کے لیے نئی حکمتِ عملی اور اکتساب کے عمل کو واضع کیا جاسکتا ہے۔
- طلباء کی کوششوں، فطری رجحانات اور نئی سوچ و نظریات کو جاننے کے لیے طلباء کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرنا تاکہ بہتر اور موثر تدریس کے لیے واضح حکمتِ عملی تیار کی جاسکے۔

عملی تحقیق کی اہمیت وافادیت :

عملی تحقیق تعلیمی شعبہ میں بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ عملی تحقیق کا دائرہ کار کمرہ جماعت کی تدریسی سرگرمیوں سے لے کر اسکول کے نظم و نسق تک ہے اور مقاصد تعلیم کے تعین سے لے کر تدوین نصاب اور اس کے عملِ اطلاق تک ہے۔ یہ تعلیمی نظام کے تمام کارکنان کو اپنے فرائض بہتر انداز میں ادا کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔

1) روزمرّہ کے مسائل کا حل تلاش کرنا:

استاد کے پیشہ ورانہ فرائض اُسے ہر وقت مشغول رکھنے کا تقاضہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف تعلیمی تحقیق بھی بہت زیادہ وقت، وسائل تکنیکی صلاحیت کا تقاضہ کرتی ہے۔ استاد بیک دونوں کام مہارت کے ساتھ نہیں کرسکتا لیکن وہ ان روزمرہ کے مسائل کو جو کارکردگی کے نتائج پر بُرا اثر ڈالنے والے ہوں، سائنسی انداز سے حل کرنے کی کوشش تو ضرور کرسکتا ہے۔ اس ضمن میں عملی تحقیق بے حد مددگار ثابت ہوتی ہے۔

2) اسکول کی روزمرّہ کی کارکردگی :

جب کوئی بھی استاد عملی تحقیق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے روزانہ کے مسائل حل کرنا چاہتا ہے تو وہ ماہر تحقیق کی مدد و مشورے لے کر تحقیق منصوبہ بند کرتا ہے اور اس طرح استاد کی کارکردگی مثبت و بہترین نتائج کی طرف پیش قدمی کرتی ہے۔

3) اچھے استاد کی خصوصیات :

عملی تحقیق کے ذریعے استاد میں غور و فکر کی عادت، تحقیق کے طریقوں کی مہارت، مصروفیات، مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت اور پیشہ ورانہ تقاضوں کی بہتر تفہیم جیسی اعلیٰ خصوصیات پیدا کر دیتی ہے جو ایک اچھے بہتر استاد کا وصف ہے۔ ساتھ ہی یہ انعکاسی اعمال کی کنجی ہے۔

4) نصاب سے متعلق مسائل:

نصاب سازی، نصابی کتب کی تیاری اور دیگر تعلیمی امور کے فیصلے جو کہ تدریس سے منسلک نہیں ہوتے لیکن یہ استاد کا وقت لے لیتے ہیں۔ ان

کے فیصلے عملی طور پر بہترین ثابت نہیں ہوتے بلکہ کئی مسائل کھڑے کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے استاد کو عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اس سے تین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

- جیسا کہ استاد کے ذریعے ہی معاشرے کے انداز واطوار بہترین انداز میں چھلکتے ہیں اسے عملی تحقیق میں مشغول ہونے سے اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔
- استاد کی فیصلہ سازی کی صلاحیت کو فروغ ملتا ہے۔
- استاد ماہرین کو حسبِ ضرورت مشورہ دے کر تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی کوشش میں اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔

9.8.3 عملی تحقیق کی خوبیاں:

1) مقامی نوعیت :

عملی تحقیق عموماً مقامی نوعیت پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک جماعت کے کچھ طلباء کو سائنس کے ضابطے جدول وغیرہ یاد کرنے میں پریشانی درپیش آتی ہے تو اس صورتحال میں معلم اُن طلباء کے مسائل کو حل کرنے کے لیے جو اقدامات کرتا ہے اُنھیں عملی تحقیق کہیں گے۔

اکثر اساتذہ اس سلسلے میں کیس اسٹڈی، سوال نامے وغیرہ کے ذریعے نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2) بروقت اطلاق :

چونکہ عملی تحقیق عموماً مقامی ہوتا ہے اس لیے مسئلے یا موضوع کا حل سائنسی انداز میں اس نوعیت سے ڈھونڈا جاتا ہے جس کا فوراً اطلاق کیا جاسکے۔

3) گروہی تعامل :

اگر مدرسے کے تمام معلمین ایک دوسرے کا بھرپور تعاون کریں گے مسائل کے حل تلاش کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے تو عملی تحقیق کا ایک پہلو گروہی تعامل کی صورت میں پیدا ہوگا۔ عملی تحقیق کا اصل مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ معلمین کے مابین باہمی تعاون اور اشتراکیت کا جذبہ پیدا کر کے مدرسے کے ماحول کو مثالی بنایا جائے لہٰذا گروہی تعاون اور تعامل عملی تحقیق کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ جو کہ معلم کے پیشہ ورانہ ارتقاء کو مضبوطی دیتی ہے۔

4) مواد پر اعتماد :

عملی تحقیق سائنسی طریقہ کار کی بنیاد پر مشاہدہ کرتی ہے یا تجربے اس لیئے کسی منصوبے پر عمل کرنے سے قبل معلومات جمع کی جاتی ہے اور اس پر بحث ومباحثہ کر کے معلومات کی پڑتال کی جاتی ہے اور مکمل تجزیے کے منصوبے کو قابلِ عمل قرار دیا جاتا ہے۔ اور اسکے سائنسی ہونے کی وجہ سے اس تحقیق میں مشاہدات تجربات، مفروضات، معلومات اور اصولوں پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرنا پڑتا ہے۔

5) سائنٹیفک طریقہ کار :

اس تحقیق میں سائنٹیفک طریقہ کار کو استعمال کیا جاتا ہے جس سے عملی تحقیق کرنے والا اس قابل ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے مدِ مقابل کو موقع دے کر اُس پر بھرپور تنقید کرسکے۔

6) نظریے کا استعمال :

عام قسم کے تعلیمی مسائل کو حل کرنے کے لئے نظریے کو دو مختلف شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

- سائنسی طرز پر نیا نظریہ قائم کر کے اس کو پرکھا جاتا ہے۔

- پہلے سے وضع کردہ نظریے کو وسیع پیمانے پر عمل میں لایا جاتا ہے۔نظریے کو عملی تحقیق میں اپنایا جاتا ہے مگر یہاں صرف یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ جس معاملے پر چھان بین کی جارہی ہے یا جس مسئلہ کا حل تلاش کیا جارہا ہے وہ مخصوص نظریہ وہاں کیا کردار ادا کرسکتا ہے۔

7) استاد کو تحریک فراہم کرنا:

یہ استاد کو اپنی تدریس کو بہتر بنانے میں محرّک کا کام انجام دیتی ہے۔مثلاً استاد اپنی تدریس کو موثر و بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

8) تحقیق میں شمولیت کے باعث اساتذہ کے علم میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوتا ہے کیونکہ وہ زیادہ سے زیادہ کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔

9) عملی تحقیق اساتذہ کو تجربات مہیا کرتی ہے اور نتائج اخذ کرنے کے قابل بناتی ہے۔

10) اساتذہ اپنی تدریسی حکمتِ عملیوں کو زیادہ منظّم انداز میں ترتیب دیتے ہیں۔جس کی وجہ سے تدریس زیادہ معتبر اور موثر ہو جاتی ہے۔

11) اس کے ذریعے طلباء میں سائنسی فکر و انداز پیدا ہوتے ہیں۔اور طلباء اپنے ماحول کے مطابق مسائل کا حل سائنسی انداز میں دریافت کرنے کے قابل بنتے ہیں۔

9.8.4 عملی تحقیق کی خامیاں :

- عملی تحقیق کا نمونہ نہایت ہی مختصر اور کمزور ہوتا ہے اس لئے اس سے حاصل شدہ نتائج اس قابل نہیں ہوتے ہیں کہ انھیں کسی اصولوں، قاعدہ یا کُلیوں کے نام سے موسوم کیا جاسکے۔
- کئی اساتذہ سائنسی اندازِ فکر اپنانے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ وہ اس معاملے میں غیر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔
- عملی تحقیق کے نتائج کو ہم کسی دوسرے اسکول یا کمرہ جماعت کے لیے استعمال نہیں کرسکتے ہیں۔کیونکہ یہ تحقیق مکمل طور پر مقامی ہوتی ہے۔

اس کی وجہ سے اساتذہ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

- عام طور پر اسکولی نصاب عملی تحقیق کی اجازت نہیں دیتا۔
- عملی تحقیق کے لیے اضافی وقت درکار رہتا ہے جس کی وجہ اساتذہ کو تعلیمی سرگرمیاں مکمل کرنے دشواریاں پیش آتی ہیں۔

9.8.5 عملی تحقیق کے مراحل :

عملی تحقیق کا آغاز کلاس روم کے ماحول سے ہوتا ہے جس کا سامنا اُستاد کو کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنے لیئے غیر تسلی بخش سمجھتا ہے۔اور اس ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے مسئلے کو سمجھ لینے کے بعد استاد اس پر بنیادی کام کرتا ہے اور معلومات جمع کرتا ہے کہ مسئلے کی اصل وجہ کیا ہے؟

1) مسئلے کی شناخت :(Indentification of the Problem)

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ مسئلہ کے مختلف پہلو کیا ہے۔جیسے اسکول کے مختلف مضامین کی تدریس مثلاً انگریزی، اُردو، سائنس ریاضی، تاریخ و جغرافیہ وغیرہ کی تدریس کے مسائل طلباء کے نظم وضبط کا مسئلہ وغیرہ۔

2) مسئلے کا انتخاب :(Selection of the Problem)

استاد جب مسئلے کی شناخت کر لیتا ہے تو اُسے زیادہ مخصوص قسم کے مسئلے کو منتخب کرنا چاہیئے۔

3) عملی مفروضہ(Action Hypothesis)

ان ممکنہ وجوہات میں سے اسکول کے حالات کے مطابق ملتی جلتی وجوہات کو منتخب کرنا چاہیئے۔

4) مسئلے کا تجزیہ : (Problem Analysis)

عملی تحقیق میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ مسئلے کا تجزیہ کیا جائے اور اسکے لیے ممکنہ وجوہات کی فہرست بنائی جاتی ہے۔

5) تجربہ/عمل :(Experiment / Action)

عملی مفروضہ تیار کرنے کے بعد استاد تجربے کے لیے نمونہ تیار کرتا ہے اس مرحلے پر معطیات جمع کرنے کے ذرائع اور معطیات کی نوعیت بھی طے کی جاتی ہے۔

6) آلات جو استعمال کیے جائیں گے۔ (Tools to be Used)

تحقیق میں استعمال ہونیوالے آلات کا تعین کیا جاتا ہے۔

7) عملی پروگرام:(Action Programme)

استاد تعلیمی تجربے کے لیے پروگرام پر کام شروع کرتا ہے۔

8) جانچ :(Evaluation)

استاد نتائج میں فرق جاننے کے لیے جائزہ لیتا ہے۔

عملی تحقیق کی ایک مثال کو معلم کے فہم کے لیے مندرجہ ذیل پیش کیا جارہا ہے۔

مسئلہ کا عنوان :

''جماعت ششم کے طلبہ کو حیوانات کی درجہ بندی کو سمجھنے میں آنیوالی دشواریوں کا مطالعہ کرنا۔''

مسئلہ کا بیان :

''مانو ماڈل اُردو ہائی اسکول کے جماعت ششم کے طلباء کو حیوانات کی درجہ بندی سمجھنے میں آنیوالی دشواریوں کا مطالعہ کرنا۔''

مسئلے کی اہمیت وضرورت :

مسئلے کی اہمیت وضرورت کو اپنے لفظوں میں بیان کرنا۔

تحقیق کے مقاصد :

1) طلباء کو حیوانات کی درجہ بندی سے واقف کروانا۔
2) طلباء کو حیوانات کی درجہ بندی کی مختلف تصورات کی معلومات دینا۔
3) حیوانات کی درجہ بندی کو تصّور کی نقشہ کشی (Mind Mapping) کے ذریعے بتلانا۔

تحقیق کے مفروضات :

1) طلباء کو حیوانات کی درجہ بندی سے واقفیت ہوگی۔
2) طلباء کو حیوانات کی درجہ بندی کے مختلف تصورّات کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔
3) حیوانات کی درجہ بندی کے بارے طلباء میں Mind Mapping کے ذریعے تصورات کی تشکیل ہوگی۔

تحقیق کے متعلق اصطلاحات کی عملی تعریف :

تحقیق مسئلہ میں استعمال ہونے والے اصطلاحات کے معنی کو بیان کیا جاتا ہے جیسے کہ۔

1) مانو/MANUU :مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی۔

2) مانو ماڈل اسکول : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے تحت چلایا جانے والا اسکول۔

3) اُردو اسکول : ایسا تعلیمی ادارہ جہاں اُردو میں تدریس کی جاتی ہے

4) جماعت ششم : پرائمری اسکول کی تحتانوی سطح کی چھٹی جماعت کو جماعت ششم کہتے ہیں۔

5) حیوانات کی درجہ بندی : حیوانات کو اُن کے خواص، جسمانی بناوٹ، رہنے کی جگہ وغیرہ کے مطابق مختلف زمروں میں قلمبند کرنا۔

6) دشواریاں : درپیش مسائل یا پریشانیاں۔

معلومات جمع کرنا :

جیسے ہی مسئلہ کی نشاندہی ہو جائے تو اسکے فوری بعد استاد کو اسی مسئلے کے حوالے سے معلومات جمع کرنے ضرورت ہوتی ہے۔ معلومات جمع کرنے کے بہت سے طریقے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں کسی ''ایک'' طریقے یا زائد کا انتخاب درپیش مسئلے کو مدِ نظر رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

1) سوالنامہ :

جب کسی استاد کو کمرۂ جماعت میں اپنی کارکردگی یا طلباء کے رجحانات اور خیالات جاننا ہوں تو سب سے آسان اور سستا طریقہ یہ ہے کہ استاد ایک ''سوال نامہ'' تیار کرے اور طلباء میں تقسیم کر کے انھیں کہیں وہ ان سوالوں کے جواب دیں سوالنامہ عام طور پر سوالات یا بیانات پر مشتمل ہوتا ہے اور جواب دینے والا یا تو ان سے اتفاق کرتا ہے یا انکار۔

مثلاً۔ جب آپ کسی مسئلے کا شکار ہوں تو آپ کا استاد آپکی مدد کرتا ہے؟

☆ ہمیشہ ☆ اکثر ☆ کبھی کبھی ☆ کبھی نہیں۔

سوالات ترتیب دیتے وقت ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سوالات سادہ اور براہِ راست ہوں تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جواب دینے والا ہر سوال کا جواب دے گا۔ کبھی اُستاد چاہے کہ پوچھے گئے سوالوں کے جواب وضاحت کے ساتھ دیئے جائیں تو اس قسم کے سوالات بھی کئے جا سکتے ہیں۔

پڑھائے جانے والے سبق میں آپ کی دلچسپی کی کیا چیز ہے؟ یا

پڑھائے جانے والا سبق میں آپ کونسی چیز اچھی نہیں لگ رہی ہے؟

اس قسم کے سوالات سے وضاحت اور تفصیلی معلومات دستیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اس قسم کے سوالنامہ ''ہاں'' یا ''نا'' میں پوچھے گئے سوالات زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں کیونکہ اس قسم کے سوالنامے کے ذریعے حاصل کردہ معلومات کی تشریح کرنا مشکل ہوتا ہے اور اسکے بعد دیئے گئے جوابات کی بناء پر کسی نتیجے پر پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔

2) انٹرویو :

انٹرویو کے ذریعے استاد اچھی اور قابلِ اعتماد معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ انٹرویو کے ذریعے طلباء سے انفرادی طور پر یا پھر گروہ کی شکل میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہے جیسا کہ سوالنامے کے لیے سوالات تیار کئے جاتے ہیں بالکل اسی طرح انٹرویو کے لئے بھی سوالات تیار کرنے ہوں گے۔ یہ سوالات بھی سادہ اور براہِ راست ہونا چاہیئے تا کہ طالب علم بھی صرف پوچھے گئے سوالوں کے جواب دے سکے۔ انٹرویو کے وقت طلبہ کو یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ انٹرویو کے بعد اُنھیں کسی قسم کی سزا نہیں دی جائی گی۔ لہٰذا وہ سوالات کو غور سے سنیں اور سوالات کے اعتماد کے ساتھ جواب دیں۔ طلباء کو یہ بھی بتائیں کہ پوچھے گئے سوالات کے جوابات استاد کے لیے نہایت ہی اہم ہوں گے۔

انٹرویو کا نقصان یہ ہے کہ اسکے لیے بہت وقت درکار رہتا ہے۔ طلبہ کو انٹرویو کے لیے تیار کرنا بھی مشکل ہوتا ہے مزید یہ کہ انٹرویو کے دوران طلباء کے جذبات کیا ہیں اور وہ کس طرح سوچتے ہیں اسکا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

3) مشاہدات :

چندسوالات میں طلبہ کےعلم کے برتاؤ براہِ راست مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔مشاہدے کےطریقے اورمشاہدےکوریکارڈ کرنے کے لیے آلات پوچھے گئےسوالات کی اقسام کے ساتھ ہر بار مختلف ہوسکتے ہیں۔اگرمخصوص اورواضح قسم کے آلات استعمال کیے جائیں گےتو عام طور پر بہتر نتائج اور معلومات حاصل ہوگی۔عام طور پر مشاہدے کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں۔یہاں بھی ان میں سے کسی ایک کا انتخاب وقت اور حالات کو دیکھ کر کرنا ہوگا۔پہلا یہ کہ استاد اپنے کسی ساتھی استاد سے کہے کہ وہ کلاس روم میں پڑھائی کے دوران میں خاموشی سے بیٹھ کر طلباء اوراستاد کے درمیان ہونیوالی بحث کو دیکھےاوراس کے حوالے سے مجوزہ معلومات مکمل کرے۔اس طریقے کواختیار کرنے سے پہلےاس بات کا یقین کرلیں کہ اس کام کے لیے جس استاد کا انتخاب کیا گیا ہےان میں وصلاحیت موجود ہے کہ وہ مشاہداتی آلہ بنا سکےاور مطلوب شدہ معلومات حاصل کرسکے بہتر ہوگا کہ کلاس روم میں جاری پڑھائی کی سمعی یا بصری ریکارڈنگ کرلیں اورکلاس روم کے بعد اُنھیں سنایا جائے یا دیکھ کر طلبہ کے مخصوص رجحانات کا جائزہ لیا جائے۔

4) نوٹس،ڈائیریاں اورروزنامچے :

کلاس روم کے حالات استاد اور طلبہ کو دیکھتے ہوئے تمام معاملات کو مستعدی کے ساتھ ضابطہ تحریر میں لائیں۔

ڈائری لکھنا یا روزنامچہ لکھنا معلومات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔جیسے ہی کوئی خاص بات نظر آئے یا کوئی واقعہ پیش آئے تو بغیر وقت ضائع کیے نوٹ کرلیں۔اگرممکن ہوتوان حالات اورواقعات کو بنیاد بنا کر مستقبل میں سوالنامہ تیار کرلیا جائے کیونکہ اس کے ذریعے سے حاصل شدہ معلومات ذہن کے کئی دریچے کھول دیتی ہے۔نوٹس اورروزنامچے اس وقت انتہائی مددگار ثابت ہوتے ہیں جب مشاہدے کا مرکز ومحدد کوئی خاص طالبِ علم ہوتا ہے۔

تجرباتی طریقہ :

طلباء کے برتاؤ میں کس بھی قسم کے تبدیلی لانے کا بہترین طریقہ تجرباتی طریقہ ہے۔اس طریقے سے طلباء کے مستقبل کوسنوارا جاسکتا ہے۔اس طریقے سے جومعلومات حاصل کی جاتی ہیں۔اس کی بنیاد پر اساتذہ،طلباء کے مستقبل کی قیاس آرائی بھی کرسکتے ہیں۔

یہ طریقہ کار دوسرے طریقوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔اس میں استاد کوخود کمرۂ جماعت میں جاکر تجربہ کرنا ہوتا ہے۔اس طریقہ میں استاد تدریس کے پہلے طلباء کےعلم یا برتاؤ کا ایک ٹیسٹ لیتا ہے۔اور پھر ایک مخصوص عرصے تک تدریس کے بعد پھر طلباء کا ٹیسٹ لیا جاتا ہےاور حاصل شدہ معلومات کی بناء پر نتائج میں فرق کیا جاتا ہے۔

مسئلے کونوعیت کے اعتبار سے استاد کو چاہیئے کہ وہ کسی ایک طریقے یا آلے کا استعمال مطلوب شدہ معلومات حاصل کرلے۔

عملی تحقیق کے ذریعے سے حاصل شدہ معلومات کی تشریح اوراستعمال :

معلومات حاصل ہونے کے بعدسب سے اہم کام اس کی تشریح اوراس کی بنیاد پر نتائج مرتب کرنا اوراسے دوسروں کے ساتھ شیر (Share) کرنا ہے۔کچھ اساتذہ ان نتائج کواپنے رُفقاء کے ساتھ شیر (Share) کرتے ہیں اور حاصل شدہ اعداد وشمار کو سامنے رکھ کر تدریس کے مختلف پہلوؤں کو بہتر بناتے ہیں۔چند اساتذہ عملی تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والی معلومات کواپنے طلبہ کے ساتھ بھی شیر (Share) کرتے ہیں۔اوران سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔کئی پروجیکٹ کے ذریعے سے حاصل شدہ معلومات طلباء اوراساتذہ کو کلاس روم کی اندرونی صورتحال سے آگہی دیتے ہیں۔غرض یہ کہ ان اعداد وشمار کو بنیاد بنا کر استاد اپنے پڑھانے کے طریقوں کے بارے میں آگہی حاصل کرتا ہےاوراُن میں درستگی/ بہتری لانے کی کوشش کرتا ہے۔اسطرح معلم اپنے پیشہ ورانہ ارتقاء کو قوت فراہم کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. عملی تحقیق کے معنی ومفہوم بتاتے ہوئے اسکی خوبیوں وخامیوں پر روشنی ڈالیے۔
2. عملی تحقیق کے مراحل تحریر کیجیے۔

9.9 خلاصہ واہم نکات:

☆ زمانے کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ چلنے کے لیے سائنس کے معلم کو تاعمر طالب علم بننا ناگزیر ہے۔

☆ علم کی وسعت سائنس کے معلم سے مسلسل پیشہ وارانہ ارتقاء کا مطالبہ کرتی ہے۔

☆ سائنس کے معلم کو اپنے مضمون یعنی سائنس میں جدید ترین معلومات سے واقف ہونا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اسے فن تدریس کے جدید تقاضوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

☆ بجا طور پر کہا گیا ہے کہ درس وتدریس تمام پیشوں کی ماں ہے۔

☆ اساتذہ کی پیشہ وارانہ تربیت کے لیے قبل از ملازمت اور دوران ملازمت ہر دو طرح کی تربیت کا نظم کیا گیا ہے۔

☆ دوران ملازمت سائنس کا معلم سیمینار، کانفرنس اور ورکشاپ میں شریک ہو کر اپنے پیشہ وارانہ ارتقاء کا سامان کرسکتا ہے۔

☆ پیشہ وارانہ ارتقاء کے دیگر ذرائع میں لائبریری (وسیع مطالعہ) ہم عصر ساتھیوں سے استفادہ، اساتذہ کی پیشہ وارانہ تنظیموں کی ممبر شپ بھی کافی فائدہ مند ہوتی ہے۔

☆ اساتذہ کو اپنے آپ کو ایک سیکھنے والے گروہ کے ممبر بن کر رہنا چاہیے۔

☆ انعکاسی اعمال کے ذریعے بھی سائنس کا معلم اپنی ترقی کا سامان کرسکتا ہے۔

☆ سائنس کے معلم سے بالخصوص یہ توقع ہے کہ وہ ایک محقق (Researcher) کا کردار بھی ادا کرے گا۔ اس لیے اسے عملی تحقیق (Action research) کا کام کرتے رہنا چاہیے۔

9.10 فرہنگ Glossary

Professional Development	:	پیشہ ورانہ ارتقا
Knowledge explosion	:	علمی دھماکہ۔ علم/معلومات کی بہتات
feed back	:	بازرسی۔ اپنی کارکردگی کے بارے میں متعلقہ افراد سے معلومات حاصل کرنا
Researcher	:	محقق۔ تحقیق کا کام انجام دینے والا
Code of Conduct	:	ضابطۂ اخلاق۔ اصول وضوابط جس کے تحت کارکردگی مطلوب ہوتی ہے
Source of Information	:	معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ
Resource Person	:	اصحاب وسائل۔ اپنے میدان کے ماہرین
Community of Learner	:	سیکھنے والوں کی جمعیت/گروہ
Facilitator	:	سہولت کار/سہولت فراہم کرنے والا
Reflective Practices	:	انعکاسی اعمال

Insight	:	بصیرت
Self awareness	:	عرفان ذات۔ اپنی ذاتی صلاحیتوں، خوبیوں، کمزوریوں سے واقف ہونا
Action Research	:	عملی تحقیق۔ کلاس روم کی سطح کے مسائل کے حل کے لیے کی جانے والی تحقیقی کوشش
Learning outcome	:	اکتسابی نتائج۔ تدریس کے بعد طالب علم میں واقع ہونے والی تبدیلیاں

9.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

(الف) :درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1) سائنس کے معلم کے لیے پیشہ وارانہ ترقی کی ضرورت بیان کیجئے۔

2) دوران ملازمت پیشہ وارانہ ارتقاء کے کون کون سے ذرائع میسر ہیں؟

3) اساتذہ بحیثیت سیکھنے والا گروہ سے کیا مراد ہے؟

4) سائنس کے معلم کے پیشہ وارانہ ارتقاء میں انعکاسی اعمال کی اہمیت بیان کرو۔

5) سائنس کے معلم کا محققانہ روپ بیان کیجئے۔

(ب) :ذیل کے سوالات کا تفصیلی جواب مطلوب ہے۔

1) پیشے کی تعریف بیان کرتے ہوئے سائنس کے معلم پر اس کا انطباق (application) کیجئے۔

2) سیمینار، کانفرنس اور ورکشاپ پر مختصر نوٹ لکھئے اور ان کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

3) سائنس کے معلم کے لیے عملی تحقیق کیوں ضروری ہے؟

4) عملی تحقیق کے مراحل بیان کیجئے۔

5) کسی ایک عنوان پر عملی تحقیق کا خاکہ بنایئے۔

(ج) معروضی سوالات

1. موجودہ دور...........کا زمانہ کہلاتا ہے۔

(1) ICT (2) جمہوریت (3) علمی دھماکہ (4) جدید دور

2. پیشہ...........اور...........کے ساتھ اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

(1) مخصوص علم، مخصوص تربیت (2) معلومات، انطباق

(3) پیسہ، مہارت (4) علم، عمل

3. ہر پیشے کا ایک...........ہوتا ہے۔

(1) سربراہ (2) ضابطۂ اخلاق (3) دستور (4) بائی لاز

4. پیشۂ تدریس تمام پیشوں کی...........ہے۔

(1) باپ (2) سردار (3) ماں (4) قائد

5. معلم کو اب صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے .... بننا ہے۔

(1) مددگار (2) سہولت کار (3) قائد (4) رہنما

6. .... میں پیش کش کے بعد سوال، جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔

(1) سمینار (2) ورکشاپ (3) مذاکرہ (4) سمپوزیم

7. .... سے .... تک علم حاصل کرتے رہو۔

(1) اسکول، کالج (2) کالج، یونیورسٹی (3) مدرسہ، مسجد (4) گود، گور

8. انعکاسی عمل معلم کو .... عطا کرتا ہے۔

(1) خوداحتسابی (2) عرفان ذات (3) ترقی (4) تنخواہ میں اضافہ

9. معلم روزمرہ کے تعلیمی مسائل حل کرنے کے لیے .... کا استعمال کرتا ہے۔

(1) سزا (2) لالچ (3) عملی تحقیق (4) کتاب

10. معلم کو .... پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ اس کو مؤثر بنایا جاسکے۔

(1) درسیات (2) عمل (3) علم (4)

9.12 سفارش کردہ کتابیں :

1. Vaidya, Narendra (1989). The Impact of Science Teaching, New Delhi: Oxford and IBH Publishing Co. Pvt. Ltd.
2. Sharma, R.C. (1987). Modern Science Teaching, New Delhi: Dhanpat Rai and Sons.
3. Vanaja, M. (2004). Methods of Teaching Phydical Sciences, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
4. Das, R.C. (1990). Science Teaching in Schools, New Delhi: Sterling Publications Pvt. Ltd.
5. sharma, D.C. and Sharma R.C. (2011). Science ki Tadrees, New Delhi: National Council for Promotion of urdu Language.
6. Syed Asghar Hussain.+( ). Methods of Teaching Biological Scienece forBed. Hyderabad: Educational Publishers
7. Kalaimathi, Hemalatha., Julius, Asir. (2012). Teaching of Biology. Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt.Ltd.
8. Vodod ul haq siddiqui, (2007). Science ki Tadrees. Aligadh: Educational Book House.
9. Arends, R.I. (1994): Learning to Teach, McGraw-Hill inc., New York.
10. Gerlach, V.S. and Ely, D.P. (1980): Teaching an Media: A systematic Approach, Printice Hall Inc., New York.
11. Quina, J. (1984): Effective Secondary Teaching: Going Beyond the Bell Curve, Harper and Row Publishers Inc., New York.
12. Dunhill, J. (1961): A Teacher Training Manual, University of London Press Ltd., London.

اکائی 10: حیاتیاتی سائنس میں تعین قدر

Evaluation in Biological Sciences

ساخت(Structure)

10.1 تمہید (Introduction)

10.2 مقاصد (Objectives)

10.3 تعین قدر (Evaluation)

10.3.1 معنی اور ضرورت (Meaning and Need)

10.3.2 تشکیلی اور تجمیعی تعین قدر (Formative and Summative Evaluation)

10.3.3 تشخیصی تعین قدر اور اصلاحی تدریس (Diagnostic Evaluation and Remedial Teaching)

10.4 مسلسل اور جامع تعین قدر Continuous and Comprehensive Evaluation (CCE)

10.4.1 تعلیمی اندازۂ قدر اور تعلیمی تعین قدر (Educational Assessment and Educational Evaluation)

10.4.2 کارکردگی کی بنیاد پر تشخیص (Performance based Assessment)

10.5 تشخیصی ڈھانچہ (Assessment Framework)

10.5.1 اندازۂ قدر کے مقاصد (Purpose of Assessment)

10.5.2 اکتسابی اشارے (Learning Indicators)

10.5.3 اکتسابی اشارات کے اقسام (Types of Indicators)

10.5.4 اسسمنٹ ریوبرکس (Assessment Rubrics)

10.6 اندازۂ قدر کے آلات اور طریقہ کار (Tools and Techniques of Assessment)

10.6.1 تحریری امتحان/جانچ (Written Test)

10.6.2 پروجیکٹ (Project Work)

10.6.3 فیلڈ ٹرپ اور فیلڈ ڈائری(Field Trips and Field Dairy)

10.6.4 تجرباتی سرگرمی/عمل(Laboratory Work)

10.6.5 تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

10.7 ریکارڈنگ اور رپورٹنگ (Recording and Reporting)

10.7.1 طلبہ کی تحصیل کی پیمائش (Measurement of Students Achievement)

10.7.2 درجہ بندی کا نظام (Grading System)

10.7.3 سائنسی عملی مہارات کی پیمائش (Measurement of Science Process Skills)

10.7.4 رویّوں کی پیمائش (Measurement of Attitudes)

10.8 فرہنگ (Glossary)

10.9 یادرکھنے کے نکات (Points to Remember)

10.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

10.11 سفارش کردہ کتب (Suggested Readings)

10.1 تمہید:

تعین قدر (Evaluation)، تدریس و اکتساب کے عمل کا ایک اہم رکن اور اس کا جزو لازم ہے۔ ’’تعین قدر‘‘ تدریس و اکتساب کے عمل کو بہتر بنانے میں معلم اور متعلم دونوں کے لیے ہی معاون ثابت ہوتا ہے۔ تعین قدر کوئی وقتی عمل نہیں بلکہ مسلسل عمل کا نام ہے۔ یہ طلبا کی تعلیمی کامیابیوں، تعلیمی حیثیت اور فیصلہ لینے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کی تشکیل و تعمیر میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ عمل درس و تدریس میں تعین قدر کو ایک ناگزیر اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیے بہتر بات یہ ہے کہ اساتذہ کو تعین قدر کے مختلف پہلوؤں اور کلاس میں ان سے استفادہ کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہیے اور اس بارے میں مکمل ادراک بھی۔

اس اکائی میں تعین قدر کے معنی، ضرورت اور خصوصیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس کے علاوہ مسلسل اور جامع جانچ سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے گی۔ اندازۂ قدر کے آلات اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیل سے بات کی جائے گی۔ ساتھ ہی ساتھ طلبا کی تحصیل کی پیمائش کو درج اور بیان کرنے پر روشنی ڈالی جائے گی۔

10.2 مقاصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1) تعین قدر کے معنی اور ضرورت کو سمجھا سکیں۔
2) مسلسل اور جامع جانچ پر بحث کر سکیں۔
3) اکتسابی اشارات اور اس کے اقسام کی وضاحت کر سکیں۔
4) حیاتیاتی سائنس میں اندازۂ قدر کے آلات اور طریقہ کار کی تنظیم و تشریح کر سکیں۔
5) طلباء کی تحصیل کی پیمائش کو درج کر سکیں۔

10.3 تعین قدر:

10.3.1 تعین قدر کے معنی اور ضرورت

تعین قدر ایک جدید اور وسیع اصطلاح ہے۔ یہ جانچ اور ناپ تول سے وسیع تر تصور ہے۔ تعین قدر ایک مسلسل اور جامع عمل ہے جو اسکول کے اندر اور باہر دونوں جگہ جاری رہتا ہے۔ اور طلبہ، و اساتذہ، والدین اور سماج سب اس میں شریک ہوتے ہیں تاکہ بچے اور تعلیمی عمل کو بہتر بنایا جا سکے۔

تعین قدر کی تعریف:۔

مختلف ماہرین نے تعین قدر کے متعلق مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔ان میں سب سے زیادہ وسیع مفہوم کی حامل تعین قدر کی تعریف C.E.Beeby (1977) نے کی ہے جو درج ذیل ہے:۔

"Evaluation is the systematic collection and interpretation of evidence leading, as a part of process to a judgement of value with a view to action"

''تعین قدر ان شواہد (معلومات) کی منظّم فراہمی اور تشریح ہے جو عمل (Process) کا ایک حصہ ہونے کے بنا پر عملی نقطہ نظر سے قضاوت قدر کی طرف رہنمائی کرے۔اس تعریف کے چار کلیدی عناصر ہیں۔

1۔ منظّم فراہمی 2۔ معلومات کی تشریح 3۔ قضاوت کی قدر 4۔ عملی نقطہ نظر

اب ہم ان چاروں عناصر پر مختصر روشنی ڈالیں گے۔

منظّم فراہمی: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو معلومات اکٹھا کی جائیں وہ باقاعدہ، منظّم اور منصوبہ بند طریقے سے ہوں اور اس میں معلومات کی صحت اور درستگی کا خیال رکھا جائے۔

معلومات کی تشریح: یہ تعین قدر کے عمل کا بڑا اہم پہلو ہے۔معلومات یا شواہد کی صرف فراہمی تعین قدر کا کام انجام نہیں دے سکتی۔کسی تعلیمی پروگرام میں تعین قدر کے لئے حاصل شدہ شواہد کی محتاط ہو کر تشریح کی ضرورت پڑتی ہے۔بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ غیر واضح معلومات کو کسی تعلیمی منصوبہ میں یہ بتانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں کوالٹی ہے یا نہیں۔مثلاً اکثر و بیشتر یہ کہا جاتا ہے کہ بچوں کے اسکول چھوڑنے کی بڑھتی ہوئی شرح تعلیمی پروگرام کی ناکامی کی علامت ہے۔چند معاملات میں یہ ناکامی کی جانب ضرور اشارہ کرتا ہے لیکن ہر جگہ ایسا نہیں ہے۔

قضاوت قدر تعین قدر کی سطح کی بلندی اس عنصر کی شمولیت سے ہوتی ہے۔یہ صرف کسی بھی تعلیمی پروگرام حالات و واقعات کے بیان کرنے کا نام نہیں رہ جاتا بلکہ تعلیمی عمل میں جو کاوشیں ہوتی ہیں اس کی قیمت کا تعین بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے۔اسطرح تعین قدر میں معلومات کی فراہمی اور وضاحت و تشریح ہی نہیں بلکہ وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کیا پیش رفت کر رہا ہے بلکہ خود منزل مقصود تک پہنچنے میں کس طرح معاون ہے اس میں شامل ہیں۔

عملی نقطہ نظر: کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جس کا نتیجہ صرف قضاوت قدر پر نکل آتا ہے اور اس میں مستقبل کے عمل کا کوئی خصوصی حوالہ نہیں ہوتا۔اس کو نتیجہ رخی قضاوت (conclusion oriented judgement) کہتے ہیں۔جبکہ چند کام ایسے ہوتے ہیں جن کو مستقبل کے لئے مزید اقدامات کے تحت شروع کیا جانا ضروری ہے اسے عزم رخی قضاوت (decision-oriented judgement) کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں میں سے آخر الذکر ہی سے تعلیمی تعین قدر کا تعلق ہوتا ہے اور یہ اس عزم سے شروع کیا جاتا ہے کہ انجام کار کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا تعلیم میں بہتر پالیسوں اور بہتر کارگزاریوں کے لئے یہ عنصر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تعین قدر کی ضرورت:

اسکولوں میں طلبہ کی بہتر رہنمائی اور موثر تعلیم کے لئے تعین قدر اہم کردار ادا کرتا ہے۔اسکول میں جب تعلیمی پروگرام باقاعدہ طور پر چل رہا ہو تو اس کے کامیاب اور موثر ہونے کا اندازہ لگانے کے لئے تعین قدر کی ضرورت ہوتی ہے تعلیم کے تمام منازل میں طلبہ کی رغبت و قابلیت، حصولیابی، دلچسپی، ماحولیاتی پس منظر کا اندازہ لگانے میں تعین قدر نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔تعین قدر کی ضرورت اور تدریس و اکتساب ایک دوسرے سے الگ نہیں کئے جاسکتے کیونکہ اس کے بغیر تعلیمی حصولیابیوں کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

تعین قدر کی ضرورت کو مندرجہ ذیل نکات سے سمجھا جا سکتا ہے۔

طلبہ کی درجہ بندی کرنے میں معاون:

تعین قدر کی بنیاد پر ہم طلبہ کی حصولیابی کی درجہ بندی کر سکتے ہیں۔اسی طرح ہم فطین (اعلیٰ ذہانت کے حامل) اور پسماندہ ذہانت کے حامل طلبہ نیز کند ذہن طلبہ کی شناخت کر سکتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہم ان طلبہ کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

تعین قدر ہدایات کو فروغ دینے میں مددگار:

مختلف تعلیمی مقاصد کے حصول میں تعین قدر مدد کرتا ہے۔اور یہ واضح کرتا ہے کہ مقاصد کا حصول کہاں تک ممکن ہوا۔ یہ ہماری قوت اور کمزوریوں یعنی خوبیوں اور خامیوں کو بتاتا ہے۔

بہتر اکتساب کو فروغ دیتا ہے:

روایتی طریقہ امتحان سے طلبہ کی توجہ تعلیم کی جانب مبذول کی جاتی ہے جس میں زیادہ تر علمی مقاصد کی جانچ کی جاتی ہے لیکن جب طلبہ کو یہ پتہ چلتا ہے کہ مختلف مقاصد کی جانچ کی جائے گی تو وہ تعلیم کی جانب زیادہ توجہ دیں گے اور تعین قدر کے عمل سے گذرنے کے لئے تیار رہیں گے۔

رہنمائی کے لئے بنیاد فراہم کرتا ہے:

تعین قدر ایک معلم کی اس صورت میں مدد کرتا ہے کہ وہ انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے علم فراہم کرے۔اس کی بنیاد پر ہم طلبہ کی کمزوریوں اور خامیوں کو جان سکتے ہیں اور بہ وقت ضرورت ان کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

درسیات کی تبدیلی میں رہنمائی کرتی ہے:

تعین قدر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ درسیات یا نصاب فرد اور سماج کی ضرورتوں کے عین مطابق ہونا چاہیے۔لہذا جس طرح سماج جامد نہیں ہوتا یعنی اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے اسی طرح نصاب یا درسیات میں بھی لچک ہونی چاہیے۔

تعین قدر کی چند دیگر ضروریات

(i) طلبہ کی پریشانیوں اور مشکلات کی شناخت میں معاون و مددگار رہوتا ہے۔

(ii) طریقہ تدریس کے موثریت کو جانچنے میں معاون ہے

(iii) اس کے ذریعہ طلبہ میں تحریک اور جوش و ولولہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(iv) ذہن و دماغ اور جسمانی اعضاء کے منظّم کرنے میں مدد کرتا ہے

(v) تدریس کی وضاحت کرتا ہے۔

10.3.2 تشکیلی اور تجمیعی تعین قدر

1 ۔ تشکیلی تعین قدر:

یہ تعین قدر کی وہ قسم ہے جسے سبق کی درس و تدریس کی عمل آوری کے درمیان انجام دیا جاتا ہے۔اس کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو مسلسل باز رسی (feed back) کی فراہمی ہے۔جس کی بنیاد پر وہ اپنے سبق اور طریقہ درس و تدریس میں مناسب تبدیلی کرتا ہے۔ تشکیلی تعین قدر میں وہ سب ٹیسٹ، کوئز، ہوم ورک، کلاس ورک، پروجیکٹ ورک، Slip test اور زبانی سوالات ہو سکتے ہیں جو کسی پڑھائے گئے جزء کے بارے میں تیار کئے گئے ہوں۔ یہ ٹیسٹ عام طور پر تدریس شدہ مواد کے حوالے سے طلبہ کی صلاحیت اور مہارت کو پرکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔

تشکیلی تعین قدر کے لئے جو ٹیسٹ لئے جاتے ہیں وہ اکثر اساتذہ کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔طلبہ کی پیش رفت کو جانچنے کے لئے مشاہداتی

(Observation) تکنیکس استعمال کی جاتی ہیں اور ان سے اکتسابی اور تدریس کی کمزوریوں اور غلطیوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ چونکہ تشکیلی تعین قدر کا استعمال دوران تدریس طلبہ کی اکتسابی پیش رفت کو جانچنے پرکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان ٹیسٹوں کو نشانات اور گریڈ دینے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تشکیلی تعین قدر میں خاص طور پر چار قسم کے آلات استعمال کیئے جا سکے۔

1۔ بچوں کی شراکت۔ ردّعمل ۔10 نشانات

2۔ تحریر نوٹ بکس، گھر کا کام وغیرہ ۔10 نشانات

3۔ منصوبہ عمل (Project Work) ۔10 نشانات

4۔ مختصر امتحانات (Slip Tests) ۔10 نشانات

2۔ تجمیعی تعین قدر:

یہ تعین قدر کی وہ قسم ہے جسے تدریسی اکتسابی پروگرام کے مکمل ہونے کے بعد انجام دیا جاتا ہے۔ اس تعین قدر کے ذریعے تدریسی نتائج کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ خارجی (External) اور داخلی (Internal) امتحانات اس نوعیت کی تعین قدر ہیں۔ اس تعین قدر کی بدولت یہ معلوم ہوتا ہے کہ تدریسی مقاصد کی کس حد تک تکمیل ہوئی اور تدریس کہاں تک موثر رہی ہے۔

تجمیعی تعین قدر نوعیت کے لحاظ سے فیصلہ کن ہوتا ہے۔ اس کا مقصد عمل تدریس واکتساب کی جانچ پرکھ بھی ہے اور تشکیلی تعین قدر سے اس کو ممتاز کرنا بھی ہے۔ یہ کورس کا اختتام بھی ہے اور کورس کے قابل لحاظ حصہ کے وسیع تر تدریسی مقاصد کی انداز قدر (assessment) بھی ہے۔

ہمارے پبلک امتحانات، سالانہ امتحانات یا ٹرم ٹیسٹ سب کے سب تجمیعی (Summative) ٹیسٹ کے دائرے میں آتے ہیں جس کو مجموعی تعین قدر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طلبہ کی کارکردگی کی پیمائش ہے، ان کی ہر روز کی پیش رفت نہیں ہے۔ یہ ان کی تعلیمی حالات کا تعین قدر ہے اور اس کا خاص کام ان کی کامیابی یا پیش رفت کے مطابق ان کو گریڈ، پروموشن یا سٹرٹیفکیٹ دینا ہے۔ تجمیعی تعین قدر، اکائی کے اختتام پر ٹرم کے پورا ہونے پر یا پھر کورس کے مکمل ہونے پر انجام پذیر ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا زیادہ زور ادراکی طرز عمل (Cognitive behaviour)، کبھی کبھی نفسی حرکی (Psychomotor) یا جذباتی طرز عمل (Affective behaviour) کی پیمائش پر ہوتا ہے۔

گریڈ کا تعین کرتے وقت طالب علم کے جملہ محصلہ نشانات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ذیل کے جدول کے مطابق نشانات کے فیصد کے اعتبار سے گریڈ دیا جاتا ہے۔

فیصد	گریڈ
91-100	A+
71-90	A
51-70	B+
41-50	B
0-40	C

10.3.3 تشخیصی تعین قدر اور اصلاحی تدریس

تشخیصی تعین قدر (Diagnostic Evaluation)

یہ تعین قدر کی وہ قسم ہے جسے تدریس سے قبل اختیار کیا جاتا ہے۔ اس میں طلبہ کے سابقہ معلومات (Previous Knowledge)، برتاؤ (behaviour) اور دلچسپیوں (interests) کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کی صلاحیت بھی معلوم کی جاتی ہے۔ اس کی بدولت طلباء کی

ضروریات اور صلاحیتوں (capabilities) کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

تشخیصی تعین قدر کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔طلباء کی جماعت بندی کے لئے اور طلباء کی کمزرویاں جانچنے کے لئے۔ لہذا طلباء کے متعلق خیال کئے گئے مسائل کی اصلاح کے لئے یہ جائزہ مفید معلومات دیتا ہے۔

یہ تعین قدر (Evaluation) ان طلباء کی حصولیابی اور دشواریوں دونوں کے لئے رہنما کے طور پر کارگر ہیں جن کی حصولیابی سطح ان کی صلاحیت یا مطلوبہ سطح کے مطابق نہیں ہے۔اس کے علاوہ یہ انفرادی دوشواریوں کو علیحدہ کرنے اور خصوصی تدریسی یا اصلاحی تدریس کے لئے طلباء کو گروپوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھی مفید ہیں۔

اصلاحی تدریس (Remedial Teaching)

ابتدا میں جانچیں زیادہ تر بے اثر رہی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ تعلیمی حصولیابی کے ایسے عام اور غیر واضح مراحل کی جانچ کی جاتی تھی جہاں اگر چہ قابل اعتماد نتائج پہلے ہی حاصل ہوتے تھے۔لیکن صورتحال کے بارے میں کچھ خاص نہیں کیا جاتا تھا۔اس کے علاوہ کلاس میں اس وقت جانچوں کا استعمال محض تجسس کو دور کرنے کے لئے کیا جاتا تھا۔مدرسین کو یہ امید کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کی جانچ میں لگے وقت کے بدلے میں ان کو کوئی خاطر خواہ بدل ضرور دیں۔دراصل یہ ایک طرح کی تربیت ہے جوان کے پیشے کے تئیں ایک رویہ ہے اور طلباء کو درپیش مشکلات کے سلسلے میں ایک واضح بصیرت عطا کرتی ہے جوان کو کسی دوسرے طریقے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔طالب علم کے نتائج ،موجودہ صورتحال میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے مخصوص تجاویز کی اصطلاح کی اہلیتوں اور حدود سے متعلق اس طرح تدریس کی اطلاع حاصل ہونی چاہیے جس کی بنیاد پر انسدادی اور اصلاحی تدریس کے پروگرام کو شروع کیا جاسکے۔

اصلاح کاری میں اٹھائے جانے والے اقدامات:۔

طلبا کی اصلاحی تدریس کے لیے درجہ ذیل اقدام کرنے کی ضرورت ہے:۔

1۔ پڑھانا 2۔ مشق کرانا

3۔ جہاں بھی کمزوری دکھائی دے اس کی جانچ کرنا اور

4۔ جانچ کے ذریعے آشکارہ مخصوص کمزوریوں کے سلسلے میں اصلاحی مشق اکائیوں کی تعمیل کرنا۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. تعین قدر سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ حیاتیاتی سائنس کی تدریس میں تعین قدر کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔
2. تشکیلی و تجمیعی تعین قدر کے درمیان فرق بتائیے۔

10.4 مسلسل اور جامع تعین قدر:

اسکولوں میں تعین قدر کے تحت طلباء کی شخصیت کی نشونما سے متعلق تقریباً سبھی میدانوں کو شامل کیا جاتا ہے۔اس میں تعلیمی، غیر تعلیمی میدانوں کو شامل کیا جانا چاہیے یعنی اسے فطری طور پر زیادہ جامع ہونا چاہیے۔یہ تعین قدر تعلیم کے مقاصد یا ہدف کے مطابق عمل کرتا ہے۔تعین قدر ایک مسلسل عمل ہے اور طلباء کی صلاحیت اور ان کی خامیوں کی بار بار نشاندہی کرتا ہے۔تا کہ انہیں اپنے آپ کو سمجھنے اور اصلاح کا بہتر موقع ملے۔اس کے ذریعے مدرسین کو بھی فیڈ بیک (بازرسائی) فراہم ہوتی ہے۔اس طرح وہ اپنی تدریسی حکمت عملی میں بہتری پیدا کرسکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں اسکولوں میں مسلسل جامع جانچ کو عمل میں لایا گیا ہے تا کہ طلبہ کی تمام سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تعین قدر کیا جائے۔

جامع تعین قدر: Comprehensive Evaluation

تعلیم مختلف مقاصد پر مبنی ہوتی ہے اور تعلیمی نتائج کے بارے میں مقاصد کی حصولیابی کی اصلاح کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ہر تعلیمی پروگرام کا ہدف طالب

علم کی شخصیت کی ہمہ گیرنشونما ہونا چاہیے۔ اس لیے اسکول میں فراہم کیے جانے والے آموزشی تجربات سے مطلوبہ اہداف کے حصول میں مدد ملنی چاہیے۔ کسی بھی مدرس یا تعلیمی منصوبہ ساز کو کسی تعلیمی پروگرام کے لیے مناسب مواد اور متعلقہ آموزشی تجربات کے بارے میں فیصلہ لیتے وقت عالمانہ یا غیر عالمانہ یا غیر تعلیمی نتائج کو اسی پروگرام کے مطلوبہ کردار کے طور پر بیان کرنا چاہیے۔

درسی وغیر درسی میدان:

وہ مطلوبہ کردار جس کا تعلق مضامین میں علم وفہم اور کسی ناواقف صورتحال میں استعمال کرنے سے متعلق صلاحیت سے ہے۔ اسے درسی میدان کے مقاصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

وہ مطلوبہ کردار جس کا تعلق طلبہ کے رویوں، دلچسپیوں اور سماجی صفات اور جسمانی صحت سے ہے اسے غیر درسی مقاصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

درسی اور غیر درسی میدانوں سے متعلق مقاصد کے حصول کے لیے طالب علم کی پیش رفت کے تعین قدر یا جائزہ لینے کے عمل کو جامع تعین قدر کہا جاتا ہے۔ عموماً تعلیمی اداروں میں مضامین اور فکری مہارتوں کے حقائق، تصورات، نظریات وغیرہ کے علم وفہم جیسے تعلیمی عناصر کا ہی تعین قدر کیا جاتا ہے اور غیر تعلیمی سرگرمیوں کو مجموعی طور پر تعین قدر کے عمل سے یا تو خارج کر دیا جاتا ہے یا ان پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ تعین قدر کو جامع بنانے کیلیے ضروری ہے درسی اور غیر درسی دونوں میدانوں کو یکساں اہمیت دی جانی چاہیے۔

قومی تعلیمی پالیسی (1986)، 1992 میں ترمیم شدہ دستاویز میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ اس تعین قدر کی اسکیم میں درسی اور غیر درسی میدانوں کے سبھی آموزشی تجربات شامل ہونے چاہیے۔

مسلسل تعین قدر: Continuous Evaluation

ایک معلم کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ ان کی تدریسی مقاصد کی حصولیابی کس حد تک ہو پاتی ہے۔ مقاصد کے حصول کی پیش رفت کا جائزہ اور تعین قدر تو لازمی طور پر کیا جانا چاہیے ورنہ ایک معلم کو یہ علم بھی نہیں ہوگا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

اسکول کے مرحلے پر تعین قدر کے مقاصد میں ایک اہم مقصد تعلیمی مضامین میں طلباء کی حصولیابی میں بہتری پیدا کرنا ہے اور اسکولی تعلیم کے مقاصد کے لحاظ سے اس میں صحیح عادتوں اور رویوں کو فروغ دینا ہے۔ تعلیمی تعین قدر اسکول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ تعلیمی پروگرام کا ایک لازمی جزو ہے اور یہ ایسی معلومات فراہم کرتا ہے جو مختلف تعلیمی فیصلوں کے لیے ایک بنیاد کے طور پر عمل کرتی ہے۔ بہر حال تعلیمی تعین قدر میں خاص زور طالب علم اور اس کی آموزشی پیش رفت پر دیا جاتا ہے۔ طالب علم کہاں ہے اور وہ کس طرح پیش رفت کر رہا ہے یہ معلومات مدرس کے مؤثر تدریس اور طالب علم کے لیے مؤثر آموزش کی بنیاد ہے۔

تعلیمی مقاصد کے مسلسل تعین قدر کے ذریعے مقاصد کے حصول کی موجودہ سطح اور پیش رفت کی سمت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے مسلسل تعین قدر تعلیمی مقاصد کے لحاظ سے طلباء میں واقع ہونے والی مطلوبہ تبدیلی کو آنے کی مستقل کوششوں کا ایک عمل ہے۔

اگر مدرس سے یہ مطلوب ہے کہ وہ آموزشی تجربات میں اصلاح کے لیے اپنی تدریسی حکمت عملی میں تبدیلی پیدا کرے تو اس کے لیے مسلسل تعین قدر ضروری ہے۔ تعلیمی یا تدریسی مقاصد کے حوالے سے طالب علم کی پیش رفت کا تعین کرنے کے لحاظ سے ان کے جوابی عمل کا ریکارڈ رکھنا اہم اور مفید ہوگا۔

مسلسل اور جامع تعین قدر کے افعال:

تعلیم وتعلم میں قدر شناشی کے تحت درسی اور غیر درسی پہلوؤں پر توجہ دیے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ اگر طالب علم کسی میدان میں کمزور ہے تو تشخیص، تعین قدر اور اصلاح کی کوششیں کی جانی چاہیے۔ متواتر اور جامع تعین قدر کے تحت آنے والے کچھ افعال یا مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ مسلسل تعین قدر کے ذریعے طالب علم کی پیش رفت یعنی درسی اور غیر درسی شعبوں کے حوالے سے اہلیت اور حصولیابی کی حد اور سطح کا باقاعدہ جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔

2۔ مسلسل تعین قدر سے کمزوریوں کی تشخیص ہوتی ہے اوراس کی مدد سے مدرس کوکسی منفرد طالب علم کی استعداد، کمزوریوں اورضرورتوں کو طے کرنے میں مدد ملتی ہے۔جس کی بنیاد پر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی مخصوص اکائی یا تصور کے بارے میں پوری کلاس کو دوبارہ درس دینے کی ضرورت ہے۔یا کچھ طلبہ کے لیے اصلاحی تدریس کی ضرورت ہے۔

3۔ اس سے مدرس کو متواتر تدریسی حکمت عملی تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ اس سے کسی فرد کو یہ مدد ملتی ہے کہ وہ تدریس یا تعلیم کے ان میدانوں میں تعین قدر کرے جن پر زیادہ زور دیے جانے کی ضرورت ہے۔

5۔ مسلسل اور جامع تعین قدر سے استعداد اور دلچسپی کے میدانوں میں یقین پیدا ہوتی ہے۔اس سے رویے یا کردار اور انداز میں تبدیلیوں کی شناخت کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔

6۔ اس سے مضامین،کورس اور پیشوں کے انتخاب کے سلسلے میں مستقبل کے لیے فیصلہ سازی میں مدد ملتی ہے۔

سائنس کی تدریس اور CCE پر عمل آوری:۔

مذکورہ بالا باتوں سے یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ تعین قدر ایک حتمی فیصلہ کے مانند ہوتا ہے جو کسی ایسی چیز کے متعلق ہمارے آراء کو ظاہر کرتا ہے ۔جس کا تعین قدر کیا جارہا ہو۔اور چند اہم مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حتمی فیصلہ لیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر ہم بازار سے کوئی شئے، کپڑا یا کھانے کی چیز خریدتے ہیں تو اس میں ذہن میں یہ بات ضرور رکھی جاتی ہے کہ کن مقاصد کے تحت ان اشیاء کو خرید رہے ہیں۔ہم ان اشیاء میں مختلف معیارات کو دیکھتے ہیں جیسے، رنگ، ڈیزائن، خصوصیات، قیمت وغیرہ ہم ان میں سے کسی شئے کو صرف اس لیے نہیں خریدتے ہیں کہ ان کا رنگ اچھا ہے یا قیمت کم ہے۔ بلکہ ہم اس شئے میں تمام خصوصیات مثلاً رنگ، ڈیزائن، قیمت کے علاوہ ضرورت کے مطابق ہے یا نہیں، بھی دیکھتے ہیں۔اسی طرح کھانے کے اشیاء میں اس کی مجموعی کوالٹی اور عمدگی کو دیکھ کر خریدتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح جب ایک معلم کسی مخصوص طالب علم کے متعلق یہ فیصلہ لے کہ وہ سائنس کے مضمون میں کتنا اچھا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام پیمانوں کو سامنے رکھے اور اس کے بعد وہ فیصلہ لے۔اس میں مختلف مہارتیں شامل ہوسکتیں ہیں۔

سائنس کے اصولوں کو سمجھنا

مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت

سائنسی آلات اور تجربات کی مہارت

منطقی فکر کا حامل ہونا

سائنسی کھوج میں دلچسپی لینا وغیرہ۔

لہٰذا جس طرح ہم صرف رنگ کی بنیاد پر بازار سے کپڑے نہیں خرید سکتے اسی طرح جب تک ہم کسی طالب علم کو مکمل پیمانہ پر نہ جانچ لیں اس کے متعلق فیصلہ نہیں کرسکتے۔اسی جانچ !امتحان کو تعین قدر کہا جاتا ہے،۔

سائنس کے معلم کو طلباء کے تعین قدر کی ضرورت صرف اس کی سائنسی تصورات اور سائنسی مہارتوں کی بنیاد پر نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کی تنقیدی فکر، تخلیقیت ،تجسس، رویہ اور رجحان کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

سائنس کے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہم جانتے ہیں کہ جب کبھی ہم پیائش کرتے ہیں تو ہم مختلف پہلوؤں کا مشاہدہ کرتے ہیں کیونکہ اس سے پیائش قابل بھروسہ ہوجاتا ہے۔لہٰذا طلباء کے اکتسابی اشارات کا تعین قدر کرتے وقت ہمیں لازمی طور پر مختلف اوقات میں مختلف پہلوؤں سے اس کی جانچ کرنی چاہیے تاکہ کسی بھروسے مند نتیجہ تک پہنچ سکے جو ہمارے تعین قدر کے لیے ایک بنیاد فراہم کرے گا۔

اس لیے طالب علم کی کارکردگی کو مکمل طور پر کامیابی کے ساتھ جانچنے یا تعین قدر کرنے کے لیے ضروری ہے اس میں تسلسل اور جامعیت ہو۔

مسلسل اور جامع تعین قدر کی خصوصیات

1۔ اسکول میں درس وتدریس کا عمل چونکہ مسلسل عمل ہے۔اور اندازہ قدر اس کا ایک لازمی جز ہے اس لیے CCE ایک School- Based تعین قدر ہے۔

2۔ اساتذہ تعین قدر کے لیے مختلف آلات اور تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں

3۔ اساتذہ مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر بازرفت دیتے ہیں جس سے طلباء میں مزید اکتساب کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے۔

4۔ CCE پر عمل آوری نہ صرف ہمارے پیمائش کے عمل کو یقینی بناتا ہے بلکہ ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم طلبہ کے تصوراتی فروغ کی شناخت کرسکیں۔ یہ طلباء کی موجودہ تصورات کا مشاہدہ کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے اور ان کے غلط تصورات، غلط فہمی سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔

5۔ تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے ایک مخصوص کارکردگی یا اشارتی اکتساب کے پیمانے کے ذریعے سبق کے ابتدا میں ہی اندازہ لگانا چاہیے۔

10.4.1 تعلیمی اندازۂ قدر اور تعلیمی تعین قدر

تعلیمی تعین قدر ایک وسیع مفہوم ہے اور اس کا دائرہ اندازہ قدر (assessment) سے وسیع تر ہے۔جبکہ assessment تعین قدر کا ایک حصہ ہے۔

"تعلیمی تعین قدر طلباء، معلم، تعلیمی پروگرام اور درس وتدریس سے متعلق دستیاب معلومات کو مسلسل جانچتے رہنے کا نام ہے"۔ نیز طلبہ کی علمی لیاقت کو مختلف پہلوؤں سے جانچنے کا عمل ہے۔مثال کے طور پر کسی ایسے طالب علم کے انگریزی اور سائنس کا امتحان لیا جائے جس کی انگریزی اچھی ہے لیکن سائنس کے مضمون میں وہ انگریزی کے مقابلے زیادہ ماہر ہے تو کیا ہم ان دونوں مضامین میں حاصل شدہ نمبرات کو جوڑ کر کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں؟ آپ کا جواب یقیناً نہیں میں ہوگا کیونکہ ہم صرف یکساں اندراج (entries) کو ہی جوڑ سکتے ہیں۔مزید برآں اگر ہم اس کی انگلش کا امتحان مجموعی طور پر لیں تو اس کی عبارت خوانی (Reading) کی صلاحیت، الفاظ ومعنی (Vocabulrary)، تلفظ (Spelling) اور گرامر پر اس کی مہارت کی جانچ کریں گے۔لیکن کیا اس کو گریڈ کے لئے ہم ان تمام محصولہ نمبرات کو ایک ساتھ جوڑ کر گریڈ دے سکتے ہیں؟ آپ کا مطلوبہ جواب یہی ہوگا کہ ہم اس امتحان سے یہ فیصلہ نہیں کرسکتے کہ وہ انگلش میں مجموعی طور پر ماہر (Perfect) ہے البتہ ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اس کی vocabulary بہت اچھی ہے۔گرامر پر بھی اچھی گرفت ہے یا کمزور ہے اور عبارت خوانی (Reading) کی لیاقت قابل قبول ہے یا ٹھیک ہے۔اس طرح کے فیصلہ سے طلبہ کو اپنی خوبیوں، خامیوں اور کمزوریوں کو جاننے کا موقع ملے گا اور وہ جس میدان میں کمزور ہیں اس میں محنت کر کے اپنی لیاقت وصلاحیت کو بڑھائیں گے۔وہیں دوسری جانب اگر ہم اس کو ایک مجموعی گریڈ دے دیں تو اس سے طالب علم کے نقصان کا اندیشہ ہے کہ وہ خوش ہو کر بیٹھ جائے گا کہ مجھے تو اس مضمون میں اچھے نمبرات حاصل ہوئے ہیں اور میری انگریزی بہت اچھی ہے لہذا مجھے محنت کی ضرورت نہیں ہے۔مجموعی گریڈ نہ دینے کی وجہ یہ بھی ہے کہ مثلاً دو طلبہ کو کسی مضمون میں A-2، کسی میں 3B اور کسی میں 1C ملے لیکن علیحدہ مضامین میں ان لوگوں کو یکساں گریڈ دینے سے یہ معلوم ہوگا کہ دونوں نے یکساں طور پر محنت کی ہے لیکن ان کو مناسب Feedback نہیں دیا گیا۔لہذا بہتر یہ گا کہ ہم جامع جانچ پر زیادہ توجہ دیں اور درج ذیل باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

1۔ مذکورہ حلقوں میں طالب علم کے کارکردگی (Performance) کے مختلف پہلوؤں کی شناخت کی جائے۔

2۔ مسلسل ان میں سے ہر پہلو کی جانچ کی جائے اور اسی کی بنیاد پر ہر طالب علم کو گریڈ دیا جائے۔کارکردگی کے مختلف پہلو کی حیثیت ایک پیمانہ یا اکتساب کے اشارات (Learning Indicators) کی ہوتی ہے۔

حیاتیاتی سائنس میں تعین قدر تمام تدریسی نتائج اور حاصل کا تجزیہ، جملہ برتاؤ کی تبدیلیوں جو سائنس کے مواد (حقائق، تصورات، قوانین، اصول، نظریات وغیرہ) کے تعلق سے پیدا ہوں اور سائنسی عمل (مشاہدہ، اعداد کے ذریعے درجہ بندی، پیمائش، قیاس آرائی، تفہیم، تغیرات پر قابو اور تجربات) کے حوالے سے کی جاتی ہے۔تعین قدر نہ صرف مطلوبہ سائنس کی معلومات کا جائزہ لیتی ہے بلکہ موضوع کے ادراک، انطباق، تجزیے، قدر یابی کو بھی پرکھتی ہے۔تعین قدر

صرف ادراکی (Cognitive Objectives) اندازۂ قدر ہی نہیں بلکہ تاثری مقاصد (Affective Objectives) مثلاً سماعت، ردعمل، قدر یابی، تنظیم، رویہ اور اقداری الجھاؤ (Value complex) کا اندازۂ قدر بھی کرتا ہے۔ تعین قدر سائنس کی نصابی اہلیت کے ساتھ ساتھ طالب علم کی سائنس پر مبنی ہم نصابی قابلیتوں کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ اس طرح تعین قدر کے ذریعے اندازہ قدر کا عمل مسلسل اور ہمہ پہلو بن جاتا ہے۔ لہذا ہمیں اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ تعین قدر کا مقصد بچے کی ہمہ گیر نشو ونما کرنا ہے۔

حیاتیاتی سائنس میں اندازۂ قدر کے ذریعے عموماً اس بات کی پیائش کی جاتی ہے کہ بچے نے کسی مخصوص کلاس کے متعینہ مواد میں سائنس کا کتنا حصہ جذب کرلیا ہے یہی طالب علم کا اکتساب ہے۔

10.4.2 کارکردگی کی بنیاد پر اندازہ قدر:

علم نفسیات کے میدان میں ہوئی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ہر طالب علم کے سیکھنے کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔ لہذا امتحان ہال یا کاغذی امتحان سے ہٹ کر جانچ کے دیگر ذرائع کا بھی استعمال کیا جانا چاہیے۔ یکے بعد دیگرے مختلف مضامین میں تمام طلبہ کا یکساں طور پر امتحان لینا غیر مناسب ہے خصوصاً ان طلبہ کے لئے جن کی زبانی لیاقت تحریری لیاقت سے زیادہ بہتر ہے نیز ان طلباء کے لئے بھی جو کسی کام کو انجام دینے کے لئے وقت زیادہ لیتے ہیں لیکن پوری گہرائی میں جاکر سمندر سے موتی نکال لاتے ہیں اسی طرح ان طلباء کے لئے بھی نقصان کا باعث ہے جو انفرادی طور پر کسی کام کو بہتر انداز میں انجام نہیں دے سکتے لیکن گروپ میں کسی بھی کام کو بہت ہی اچھے انداز میں انجام دیتے ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جانچ کے عمل میں تبدیلی لانی چاہیے۔

ذیل کے جدول سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جانچ کے عمل میں کتنی بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

To	From
طالب علم مرکوز	معلم مرکوز
طالب علم کو ایک متحرک شے کی حیثیت	طالب علم کی حیثیت ایک جامد اور غیر متحرک شے
اکتسابی عمل اور تجربات پر توجہ	اکتسابی مواد اور نتائج پر توجہ
طالب علم کی لیاقت وصلاحیت اور ضرورت پر توجہ	طالب علم کی اکتسابی کمی پر توجہ
مسلسل اور جامع رسائی	غیر مسلسل رسائی
مسلسل اور جامع جانچ	ایک خصوصیت کی جانچ
اکتساب کے لئے جانچ	اکتساب کی جانچ

طالب علم مرکوز رسائی میں جانچ کے لئے طالب علم کی انفرادی کارکردگی پر زیادہ توجہ دی جانی چاہیے اور ایک طالب علم کی کارکردگی کو دوسرے سے موازنہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ طالب علم کے اندر موجودہ تصورات، غلط فہمیوں، ان کے معصوم سوالات وتصورات اور افکار نیز ان کی کارکردگی سے ان کو واقف کرانا چاہیے تاکہ وہ اپنی خامیوں کو دور کرسکیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ زور طالب علم کی انفرادی ترقی پر دی جانی چاہیے جس کی بنیاد پر اس کی مہارت، رویہ، رسائی اور لیاقت پر ہو جس میں اکتسابی سرگرمیوں کے دوران تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

طلبہ کو فوری طور پر امتحان اور تعین قدر کے بغیر ایسے تاثرات فراہم کئے جانے چاہیے جو انہیں اپنی کارکردگی میں اصلاح کی جانب رہنمائی کرے۔

مختلف طلباء کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور امتحانی نظام میں لچک پیدا کرنے کے لئے نیشنل فوکس گروپ برائے اصلاح امتحانات (NCERT 2006) نے اپنے پوزیشن پیپر میں وسیع پیمانے پر امتحانات میں اصلاح کے لئے درجہ ذیل مشورے دیئے ہیں۔

1۔ جانچ کے مختلف طریقوں کا استعمال جس میں زبانی امتحان اور اجتماعی کام کی جانچ بھی شامل ہو۔
2۔ ہر مضمون میں تمام طلباء سے یکساں توقع نہ رکھی جائے۔
3۔ جب امتحان لیا جائے تو وقت میں ڈھیل دی جائے۔
4۔ کارکردگی کی رپورٹ۔

جن کاموں میں زیادہ تقابل ہو اور جو آزادنہ سوچنے اور مختلف طریقے سے ان کو حل کرنے کے لئے غور وفکر کرنے پر طلبہ کو مجبور کرے اس سے طلبہ کی کارکردگی، تخلیقیت اور خود پر کنٹرول کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔ سوالات کے فوری جوابات حاصل کرنے اور ہمیشہ صحیح جواب جاننے کے بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم طلباء کو یہ موقع فراہم کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ اوقات گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنے اور مفید اکتساب میں صرف کریں۔ اس اعتبار سے کارکردگی پر مبنی جانچ، اسکولی تعلیم پر مبنی جانچ کا ایک طریقہ ہوسکتا ہے۔ اساتذہ ایسے داخلی امتحان کو قابل بھروسہ بنانے کے لئے کئی راستے نکال سکتے ہیں۔

کارکردگی پر مبنی جانچ سے طلبہ کو حاصل ہونے والے مواقع درج ذیل ہیں:۔

1۔ درس وتدریس کے عمل میں متحرک ہو کر شامل ہوتے ہیں۔
2۔ ان کی تنقیدی سوچ اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ ملتا ہے۔
3۔ طلباء کو سیکھنے اور اپنے کام میں فوقیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جبکہ وہ اپنے خیالات کو منظم کرتے ہیں اور ان کا استعمال کرتے ہیں۔

کارکردگی پر مبنی جانچ کے دو حصے ہیں

1۔ غیر محدود کام　　　2۔ جانچ کیلیے اکتسابی اشارات کا مجموعہ

جانچ کے لئے یہ دونوں حصے کارکردگی کے عمل اور اس کے دورانیہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ کام کوئی کارکردگی یا کسی سوال کا تحریری جواب بھی ہوسکتا ہے جس میں طالب علم کو اپنے تخلیقی سوچ کو بروئے کار لانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک بہترین منصوبہ بند کارکردگی پر مبنی جانچ وہ ہوتا ہے جس میں طلبہ کی ان لیاقتوں اور صلاحیتوں پر توجہ دی جاتی ہے جو انہوں نے تخلیقی طور پر سیکھا ہے نیز جس میں ان کی اجتماعی کام کرنے کی صلاحیت، تحریری اور زبانی مہارتوں کی جانچ کی جائے۔ موجودہ کمرہ جماعت کی درس وتدریس کی سرگرمیوں میں چند مناسب اکتسابی اشارات کو جوڑ کر ایک کارکردگی پر مبنی جانچ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ جانچ میں موضوعیت (Subjectivity) کا دخل ہو جائے اس لئے بہتر ہے کہ معلم کے ذریعہ مختلف اکتسابی اشارات یا علامتوں کی شکل میں ایک باقاعدہ معیار متعین کیا جائے۔ یہ معیار مواد کو مدنظر رکھ کر بنانا چاہیے نیز اس میں معلم وطلبہ کی مخصوص ضروریات، خصوصیات، نظم وضبط، عنوان اور سیاق وسباق کو بھی مدنظر رکھا جائے یعنی جو عنوان کسی جماعت یا سیاق وسباق میں پڑھایا جائے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ دوسری جماعت یا سیاق وسباق میں بھی کام کرے۔ وہ کام جو ان اشارات کے لئے مخصوص ہیں معلم کی طلبہ سے رابطہ کرنے میں مدد کرتے ہیں جو سائنسی تصورات کی فہم پیدا کرتے ہیں اور ان میں اپنے کام کو جانچنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں نیز معلم کی اس منصوبہ بندی میں مدد کرتا ہے کہ طلبہ کیسے کسی چیز کو سیکھیں۔

جانچ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلبہ درس وتدریس کے مواد کو محنت سے پڑھیں۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ اسی وقت کارآمد ہوسکتا ہے جبکہ معلم نہ صرف جانچ کی تکنیک اور وسائل سے واقفیت رکھتا ہو بلکہ اکتسابی اشارات سے بھی واقف ہو۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. مسلسل جامع جانچ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ سائنس کی تدریس میں اسکی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔
2. مسلسل جامع جانچ کی خصوصیات بیان کیجیے۔

10.5 تشخیصی ڈھانچہ (Assessment Framework)

سیکھنے اور سکھانے کے عمل کے دوران ایک مدرس کو کئی فیصلے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ان فیصلوں کی بدولت اول تو طالب علم کی صلاحیت، رویہ، ادراک اور موجودہ نظریات کی آگاہی کا اندازہ ہوتا ہے۔دوم اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تدریسی اہداف کو حاصل کرنے کے لئے کون سا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔سوم سیکھنے اور سکھانے کے مواد کے بارے میں جانکاری حاصل ہوتی ہے۔چہارم سیکھنے کے عمل کا ادارک ہوتا ہے۔پانچواں تدریس کے حوالے سے شواہد جمع کرنا۔چھٹا تشخیص کے لیے درکار آلات اور تکنیک۔اور ساتواں ریکارڈنگ اور رپورٹنگ۔بعض اوقات معلم کو کچھ مخصوص کام کے لئے صحیح طالب علم کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔جیسے کہ ایک سائنسی نمائش کے لئے، اسکول کی طرف سے ایک نمائندہ طالب کا انتخاب۔معلم ہمیشہ اس بات میں دلچسپی لیتا ہے کہ کس طرح اس کے طالب علم ترقی کرر ہے ہیں۔کیا انھیں سیکھنے کے عمل کے دوران کسی پریشانی کا سامنا تو نہیں ہے اگر ہے تو کون سی پریشانی درپیش ہے۔کیا کوئی مخصوص طالب علم کسی مخصوص پریشانی میں مبتلا ہے اگر ہے تو کون سے اقدامات اس کی پریشانی کا ازالہ کرسکتے ہیں جو مواد سیکھنے سکھانے کے لئے طالب علموں کو دیا جارہا ہے کیا وہ موثر نتائج اخذ کر پا رہا ہے۔کیا مجوزہ تعلیمی اہداف حاصل ہو رہے ہیں۔تعلیمی مواد کو بہتر بنانے اور مجوزہ اہداف حاصل کرنے کے لیے کون سی حکمت عملی اپنائی جائے۔مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے معلم کو تشخیص کی ضرورت ہوتی ہے۔اسلئے معلم پر یہ لازم ہے کہ وہ ایک لائحہ عمل ترتیب دے تاکہ تشخیص شدہ نتائج کے بارے میں فیصلہ سازی کی جاسکے جس کی مدد سے مستقبل میں بہتر تدریسی عمل مرتب کیا جاسکے۔

ہمیں اب اندازہ ہو چکا ہے کہ تشخیص سیکھنے اور سکھانے کے لئے ایک جزو لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ پورے تعلیمی سال کو اپنے احاطے میں لیتی ہے۔اس تشخیصی عمل کا یہی مقصد ہے کہ ایک وسیع لائحہ عمل تجویز کیا جاسکے۔اس لائحہ عمل میں اکتسابی اشارے (Learning Indicators)، تشخیص کی نوعیت، کس طرح طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جائے، کس طرح باز رسائی (Feedback) کو ایک مخصوص وقت پر حاصل کیا جاسکے، کس طرح سیکھنے کے عمل کو درج کیا جائے۔تشخیصی ڈھانچہ مرتب کرنے کے بعد ہی ان تمام امور کے حوالے سے ایک وسیع لائحہ عمل ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

تشخیصی ڈھانچہ مرتب کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمیں فیصلہ لینے میں مدد کرتا ہے کہ کون سے آلات اور ترکیبات موثر تشخیص کے لئے ناگزیر ہیں۔ تشخیصی ڈھانچہ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوتا ہے۔

1۔ تشخیص کے مقاصد
2۔ اکتسابی اشارے
3۔ تشخیص کے لئے درکار ترکیبات اور آلات
4۔ ریکارڈنگ اور رپورٹنگ
5۔ عکاسی کا عمل (Reflecting Process)

10.5.1 تشخیص کے مقاصد:

i۔ طلباء کے سیکھنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لئے شواہد کا حصول، تجزیہ اور نتائج اخذ کرنا۔

ii۔ طلباء کو ان کی کارکردگی کے بارے میں رائے دینا۔

iii۔ معلم کو رائے دینا کہ طلباء کے سیکھنے کے عمل کے دوران کونسے خلا رہ گئے ہیں اور طلباء کے نظریات میں کس حد تک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

iv۔ تدریس کے لئے مناسب حالات کی منصوبہ بندی کرنا۔

v۔ طلباء کی فکری ارتقاء کے لئے انھیں مناسب امداد پہنچانا۔

vi۔ والدین اور منتظمین کو طلباء کی تعلیمی پیش رفت کے حوالے سے جانکاری فراہم کرنا۔

vii۔ مختلف تدریسی طریقوں پر غور کرنا۔

تشخیص یا تقویم کے مقاصد میں درج ذیل شامل نہیں ہیں۔

i۔ طلباء کو خوف کے تحت مطالعہ کرنے پر مجبور کرنا۔

ii۔ سست رفتار سے سیکھنے والے، قابل طلباء یا مسائل پیدا کرنے والے طلباء کی نشاندہی کرنا۔ اس طرز کی شناخت (Labelling) بچوں کو الگ الگ کرتے ہیں اور تدریس کا جملہ بار طلباء پر ڈال دیتا ہے۔ اس طرح تدریس کا اصلی مقصد فوت ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

iii۔ ان طلباء کی شناخت کرنا جو تدریس کے حوالے سے خصوصی توجہ کے مستحق ہوں۔ ایسے طلباء کے لئے استاد کو چاہیئے کہ وہ ایسا تدریسی لائحہ عمل دریافت کرے کہ طالب علم تدریسی عمل کے دوران اپنے آپ کو دوسرے طلباء سے کم تر نہ سمجھنے لگے۔

iv۔ سیکھنے سکھانے کی دشواریوں کی تشخیص کرنا۔ حالانکہ تشخیصی اور رسمی جانچ کے ذریعے تصوراتی دشواریوں کی نشان دہی کی جاسکتی ہے۔

v۔ تشخیص کے عمل کو اختیار کرنے کے لئے خصوصی آلات اور ترتیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ تشخیص حساب دانی اور خواندگی کے لئے اثاثی دائرہ کار فراہم کرتی ہے اور اس کا اطلاق تحقیق کے وسیع میدانوں پر نہیں ہوتا۔

تشخیص کی رائے کون استعمال کرے گا۔ ہمیں بحث کرنے سے قبل تشخیص کا مقصد، اکتسابی اشارے اور تشخیص کے لئے استعمال کئے جانے والی ترکیبات اور آلات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہمیں اس بات کی بھی جانکاری ہونی چاہیے کہ کس طرح تشخیص کے دوران ریکارڈنگ کے فرائض انجام دئے گئے تھے۔

10.5.2 اکتسابی اشارے (Learning Indicators)

پچھلے سیکشن میں ہم نے مطالعہ کیا کہ جامع تشخیص میں طالب علم کی ہمہ جہت صلاحیتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اس کی قابلیت اور شخصیت کا جائزہ لیا جاتا ہے جو اصل میں مختلف عوامل پر منحصر ہوسکتی ہیں۔ مسلسل اور انفرادی طور پر طلباء کی کارکردگی کی تشخیص کے لئے کئی عوامل پر نظر ہونی چاہیے۔ ان عوامل کو ہم اکتسابی اشارے کہتے ہیں اور ان کی وجہ سے تشخیص کے عمل میں مدد لی جاتی ہے۔ ان اشاروں (Indicators) کی تشخیص سے طالب علم کی کارکردگی کا اندازہ ایک مخصوص وقت میں لگایا جاسکتا ہے۔ بہتر طور پر ترتیب شدہ اکتسابی اشارے کی مدد سے ایک وسیع رینج (Range) کے تعلیمی صلاحیت کے شواہد بہم پہنچائے جاسکتے ہیں۔ اس سیکشن میں ہم اکتسابی اشارے کو مناسب مثالوں کی مدد سے واضح کریں گے۔

اکتسابی اشارے ہمیں مندرجہ ذیل طریقوں سے مدد کرتے ہیں۔

☆ یہ ہمیں طالب علم کے حوالے سے سیکھنے کے شواہد (Learning Evidences) کے لئے عمل میں لائے جانے والے عوامل کے بارے میں جانکاری فراہم کرتے ہیں۔ یہ عوامل تدریس کے دوران سائنسی علوم میں مہارت حاصل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

☆ تدریس کی مختلف جہات کو سمجھنے کے لئے یہ طالب علم کی ذہنی صلاحیتوں پر نظر رکھنے میں معلم کی مدد کرتے ہیں۔

☆ سیکھنے سکھانے کے عمل کے دوران یہ معلم کو باز رفت فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

☆ یہ معلم کو طلباء کی سائنسی سوجھ بوجھ کا اندازہ لگانے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

10.5.3 اکتسابی اشاروں کے اقسام (Types of Learning Indicators)

اس سیکشن میں ہم سائنسی علوم کے حوالے سے اکتسابی اشاروں کے ایک سیٹ کا جائزہ لیں گے جو معلم کو مسلسل جامع اور روز بروز کی تشخیصی کاروائی میں مدد کرتے ہیں۔ یہ اشارے ایک وسیع ڈھانچے کو ظاہر کرتے ہیں۔ معلم طلباء کی کارکردگی کو پیش نظر رکھ کر ان میں سے چند اشاروں کا انتخاب کرسکتا ہے۔ اس دوران معلم 4 تا 5 طلباء کا روزانہ مشاہدہ کرے اور اپنے مشاہدات کو نوٹ کرے۔ کچھ اشاروں کے اختلاط سے معلم تشخیص کو طلباء موافق نیز معلم موافق بھی بنا سکتا ہے۔ تعلیمی مصنوعات (Learning Products) کو ہی نہیں بلکہ تدریسی تجربات اور عوامل کی بھی تشخیص ہونی چاہیے۔

(a) مشاہدات اور تحقیقات:

☆ ایک واقعہ، رجحان یا مقصد کا مشاہدہ کرنا۔

☆ معلومات جمع کرنے کے لئے تمام حواس کا استعمال کرنا۔

☆ اشیاء یا واقعات کے درمیان مساوات اور اختلافات کی شناخت کرنا۔

☆ ترتیب کو تسلیم کرنا جو ایک واقعہ میں ہوتا ہے۔

☆ ایک تقریب کے مقاصد کی تفصیلات ملاحظہ کرنا۔

☆ اشیاء واقعات یا رجحان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالات کرنا۔

☆ ان سوالات کی نشاندہی کرنا جن کے جوابات تحقیق کے دوران تلاش کئے جاسکتے ہوں۔

☆ ایک گہرے تجزیے کے لئے اہم سوالات اٹھانا۔

☆ اپنے استدلال کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا۔

(b) درجہ بندی اور مشاہدہ:

☆ قابل مشاہدہ خصوصیات کے مطابق اشیاء کی تقسیم بندی۔

☆ اشیاء جماعتوں درجوں کے مابین مسابقتی شناخت کرنا۔

☆ اشیاء کے گروہوں کے مابین اختلافات کی شناخت کرنا۔

☆ ایک وقت میں ایک بنیادی خصوصیت کی بنیاد پر شناخت کرنا۔

☆ حفاظتی ہدایات کیلئے مدرس کے ساتھ بات چیت کرنا۔

☆ تجربہ گاہ میں کسی حادثے سے بچنے کے لئے دی گئی حفاظتی ہدایات پر عمل کرنا۔

☆ تجربہ گاہ میں اشیاء، آلات وغیرہ کو انفرادی اور اجتماعی طور پر احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا۔

☆ ایک منظم طریقے سے انفرادی اور اجتماعی طور پر عملی سرگرمیوں کو انجام دینا۔

☆ چیزوں کو بہتر بنانے کے لئے ان میں بہتری لانا یا از سر نو چیزوں کو اختراع کرنا۔

(c) اعداد وشمار / ریکارڈنگز اور محصلہ اعداد وشمار کی تشہیر کے طریقے:

☆ معلومات حاصل کرنے کے لئے دوسروں سے بحث کرنا۔

☆ تجربہ گاہ میں آلات کو قابل تجربہ بنانے کے لئے ان میں ترامیم کرنا۔

☆ جدول کا تجزیہ کرنا، تصاویر، گراف اور نقشوں کو جانچنا تاکہ پیچیدگیوں کو سمجھا جاسکیں اور بہتر نتائج حاصل ہوسکیں۔

☆ زبانی یا تحریری شکل میں اعداد وشمار اور واقعات کو بیان کرنا۔

(d) تبادلہ خیال کا ہنر:

☆ رائے، حق اور نظریات کے مابین فرق۔

☆ اپنے خیالات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

☆ ایک گروپ میں دوسروں کے خیالات کو سننا اور اپنی رائے دینا۔

☆ دوسروں کی رائے کی پزیرائی کرنا اور بہتر رائے کو قبول کرنا۔

☆ دوسروں کی رائے کے حوالے سے اپنے خیالات کا جائزہ لینا۔

☆ صورتحال/واقعہ کو اپنی زبان میں بیان کرنا۔

☆ اپنے خیالات کو مختلف طریقوں سے بیان کرنا جن میں فوری ٹیسٹ، ورک شیٹ، کوئز، پوسٹر، بحث اور ڈراما وغیرہ شامل ہیں۔

☆ اس اشارے کے تحت تشخیص کے لئے طالب علم کے لئے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو زبانی، تحریری یا اشکال کے ذریعہ واضح کر سکے۔

اس سے معلم یہ معلوم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے کہ طالب علم نے بات کو سمجھا ہے کہ نہیں اور کیا وہ اسے دوسروں کے سامنے واضح کرنے کے قابل ہوا ہے کہ نہیں۔

(e) وضاحت کرنا:

☆ آسان مفروضات وضع کرنا تا کہ مشاہدات اور تعلقات کی وضاحت کی جا سکے۔

☆ مفروضے کی وضاحت کے لئے مزید شواہد جمع کرنا تا کہ قائم شدہ رائے کو تقویت حاصل ہو۔

☆ مفروضے کی وضاحت کے لئے متعلقہ قوانین اصول اور تجربے وضع کرنا تا کہ نظریہ کو منطقی استحکام حاصل ہو۔

☆ عملیات اور تجربات کے لئے درست طریقہ کار وضع کرنا۔

☆ مشاہدات اور تجربے کی بنیاد پر سائنسی مظاہرے کی وضاحت کرنا۔

(f) نتائج نکالنا، استنباط:

☆ مشاہدات کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنا۔

☆ بہتر ثبوت ملنے پر نظریات کو تبدیل کرنا۔

☆ اخذ شدہ نتائج کو نئے ثبوت کے ذریعے چیلنج کرنا۔

☆ کسی بھی واقعہ /رجحان کی ممکنہ وجوہات کی شناخت یا پیشین گوئی کرنا۔

☆ مشاہدات کی بنیاد پر تسلی بخش ثبوت ملنے پر واقعات کی تطبیق کرنا تا کہ منطقی پیشین گوئی کی جا سکے۔

(g) روزمرہ کی زندگی میں استعمال:

☆ اردگرد کے ماحول کا باریکی سے مشاہدہ۔

☆ روزمرہ کے مشاہدات کی بنیاد پر اٹھنے والے سوالات۔

☆ سیکھے گئے مواد کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنا۔

☆ سائنسی تصورات کو نئی صورتحال میں استعمال کرنا۔

☆ نئے طریقوں سے مسائل کا حل تلاش کرنا۔

☆ اس بات کو واضح کرنا کہ کس طرح ٹیکنالوجی ہمارے کام کو آسان بنا دیتی ہے۔

(h) اہمیت:

☆ اجتماعی کام کو انجام دینے کی ذمہ داری لینا اور پہل کرنا۔

☆ دوسروں کے ساتھ اشتراک کے ساتھ کام انجام دینا، ذمہ داری لینا اور دوسروں کی مدد کرنا۔

☆ اپنی طاقت اور خامیوں سے واقف ہونا۔

☆ ماحول بشمول نباتات و جمادات کی اہمیت سے واقف ہونا۔

☆ مواد کو ضائع ہونے سے بچانا، چیزوں کو دوبارہ استعمال کیلئے کارآمد بنانا۔

☆ معذورین اور محرومین کے حوالے سے حساس ہونا۔

☆ خاندان اور معاشرے میں عدم مساوات سے متعلق ہوشیار رہنا۔عدم مساوات کے حوالے سے سوالات اٹھانے کے قابل ہونا۔

☆ غیر متعصّبانہ سوچ کو پروان چڑھانا۔

یہ تمام اشارے طالب علم کی شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کی تشخیص روزانہ کی سرگرمیوں اور طالب علم کے رویہ سے کی جاسکتی ہے۔ان اشاروں کو کسی مقداری سانچے میں نہیں بلکہ معیاری طور پر لیا جانا چاہیے۔کمرہ جماعت میں موجود طلباء ایک مخصوص طریقے سے نہیں سیکھتے اور نہ ایک طرح کی تعلیمی ترقی پیش کرتے ہیں۔تاہم کچھ مخصوص صورتوں پر غور کیا جاسکتا ہے جیسے طالب علم کی خامی کو نظر انداز کر کے اسے حوصلہ دینا اور والدین کو رائے فراہم کرنا۔مختلف اکتسابی اشارے دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ایک احتسابی کارروائی مختلف اکتسابی اشارے کی تشخیص کرسکتی ہے۔ایک اکتسابی اشارہ دوسرے سے متجاوز ہوسکتا ہے۔طلباء مشاہدہ کرتے ہیں، بحث کرتے ہیں، اظہار رائے کرتے ہیں، تجزیہ کرتے ہیں اور درجہ بندی کر کے وہ سوالات اٹھاتے ہیں، اور مشاہدہ بھی کرتے ہیں، وہ اقدام کرنے میں پہل کرتے ہیں، دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔کچھ کام اجتماعی طور پر انجام پاتے ہیں جہاں ایک طالب علم کو ایک مخصوص کام سونپا جاتا ہے تاکہ وہ گہرائی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرسکے۔اس طرح معلم کو چاہیے کہ وہ طلبا کی رو سے ایک مخصوص وقت میں اکتسابی اشارے کی تشخیص کرے۔

10.5.4 اسسمنٹ ریوبرک (Assessment Rubrics)

مشترکہ اکتساب کے تعین قدر اور اندازۂ قدر کے لیے سب سے زیادہ استعمال کیا جانے والا آلہ ویب پر مبنی Rubrics ہے۔ریوبرکس ایسے معیارات یا کسوٹی فراہم کرتا ہے جو کسی ایسے عمل کے اہم عناصر کی وضاحت کرتا ہے جس کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے یا جن میدانوں کا تعین قدر کیا جارہا ہے۔

Rubric ایک اسکورنگ گائیڈ ہے جس کا استعمال طلبا کی حصولیابیوں کو جانچنے کے لیے کیا جاتا ہے۔Rubric عموماً تعین قدر کی کسوٹی، خصوصیات اور معیارات کے تعارف پر مشتمل ہوتا ہے جن کا استعمال حصولیابی کی ایک مخصوص سطح کی جانچ یا تعین قدر میں کیا جاتا ہے نیز یہ ایک اسکورنگ تکنیک بھی ہے۔

بسا اوقات اس کو ایک ٹیبل کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے جس کا استعمال معلم نمبرات دیتے وقت کرتے ہیں اور طلبا اپنے کاموں کی منصوبہ بندی کرتے وقت کرتے ہیں اسکورنگ Rubric خود احتسابی اور ساتھی طلبا کے جائزہ کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔

Rubrics میں کسی بھی جائزہ لینے والے کے لیے واضح ہدایت ہونی چاہیے کہ کس طرح تعین قدر کے کام کو انجام دیا جائے اور کس طرح منصوباتی کام حوالے کیا جائے۔چونکہ گریڈنگ سسٹم میں اندازۂ قدر کی کسوٹی (نیچے سے اوپر تک) بالکل واضح ہوتی ہے جس کی وجہ سے مختلف جائزہ کار مختلف پیش کش کے تقابل کے وقت یکساں نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں۔

Rubrics طلبا کو ایک واضح ہدف فراہم کرتا ہے۔Rubric کی مدد سے وہ یہ جان سکتے ہیں کہ کون سی چیز منصوبہ کے پیش کش کو بہتر بناتا ہے۔

Rubrics کی خصوصیات:

☆ کارکردگی کے پیمانہ کے لیے ایک حد کا استعمال کرتا ہے۔

☆ خصوصی کارکردگی پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ بیان کردہ مقاصد کی پیمائش پر توجہ دیتا ہے۔

Rubrics کا استعمال اندازۂ قدر کے ایک آلہ کے طور پر:

☆ اساتذہ اس کا استعمال منصوبہ،طلبا کی اجتماعی اور انفرادی جانچ کے لیے کرسکتے ہیں۔

☆ طلبا اسی Rubric کا استعمال انفرادی طور پر خود کی جانچ کے لیے کرسکتے ہیں۔ نیز گروپ یا اپنے ساتھیوں کے اندازہ کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ والدین Rubrics کا استعمال اپنے بچوں کی کارکردگی کا انداہ لگانے کے لیے کرسکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. تشخیص کے مقاصد بیان کیجیے۔
2. اسسمنٹ ریوبرک پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

10.6 اندازۂ قدر کے آلات اور تکنیک Tools and Techniques of Assessment

اندازۂ قدر کی تکنیکیں (Techniques of Assesment)

اندازۂ قدر کا بہترین پروگرام ان مناسب اور درست شواہد پر منحصر ہے جو طالب علم کی ترقی کے بارے میں حاصل ہوئے ہیں۔ اندازۂ قدر کے مختلف قسم کے آلات سے ہی یہ بات ممکن ہے۔ ایسی بہت سی تکنیکیں اور طریقے موجود ہیں جو نظری اور عملی سائنس میں اندازۂ قدر کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

اندازۂ قدر کے آلات (Tools of Assessment)

اندازۂ قدر کے آلات دراصل ایسے آلات ہیں جو اندازۂ قدر کے کام کو سہل بناتے ہیں۔

یہاں ہم اندازۂ قدر کے حسب ذیل آلات اور تکنیک کے بارے میں جانیں گے جو مدرسہ (اسکول) کے اندر انجام دیا جاتا ہے۔

1۔ تحریری امتحان (Written Test)
2۔ منصوبائی کام (Project Work)
3۔ Field Trips and Field dairy
4۔ تجربہ گاہ کا کام (Laboratory Work)
5۔ تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

10.6.1 تحریری امتحان (Written Test)

اس ضمن میں دو طرح کے جانچ آتے ہیں۔

(i) موضوعی جانچ (ii) معروضی جانچ

جانچ کے یہ اقسام معلومات کے حصول، مسئلہ کی تنقیدی تبصرہ کی صلاحیت یا یاد کرنے اور بڑے پیمانہ پر مواد کی تنظیم کے لئے کارآمد ہوتے ہیں۔ یہ معیاری جانچ یا استاد کے ذریعہ منعقد کردہ جانچ ہوسکتے ہیں۔

تحریری جانچ کو ہم درج ذیل سطحوں پر منعقد کرسکتے ہیں:۔

1۔ استاد کمرہ جماعت میں اپنے ہی پیریڈ میں ٹسٹ لے لیتا ہے۔ یہ ٹسٹ ہفتہ وار، پندرہ روزہ یا ماہوار ہوسکتے ہیں۔ معلم اس قسم کی جانچ کیلئے سوالات طلباء کو یا تو زبانی طور پر دیتے ہیں یا تحریری طور پر ان کا باقاعدہ ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے۔ بعض اساتذہ طلباء کی کارکردگی کا چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ہر طالب علم کی کارکردگی سامنے رہتی ہے، اگر کوئی طالب علم اپنا معیار برقرار نہ رکھ سکے تو استاد فوراً اس کی طرف متوجہ ہو کر وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اس کے تدارک کا انتظام ہوتا ہے۔

2۔ ایک ساتھ پورے اسکول کے امتحانات ہوتے ہیں جس میں چھپے ہوئے پرچہ جات دئے جاتے ہیں۔ یہ امتحانات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(i) سہ ماہی امتحان (ii) ششماہی امتحان (iii) نو ماہی امتحان (iv) سالانہ امتحان

تحریری جانچ کے نقصانات:

1۔ یہ چھوٹے بچوں یا جسمانی طور پر معذور افراد کیلئے کبھی بھی موزوں نہیں ہوسکتا کیونکہ ان میں لکھنے کی مہارت نہیں ہوتی، اس کے علاوہ ممتحن کے صوابدید پر کچھ منتخبہ میدانوں میں گہرائی کے ساتھ امتحان لینے کا موقع بھی نہیں مل پاتا۔

2۔ شخصیت کی ترقی کے اہم پہلو مثلاً مزاج، دلچسپی، زاویہ نظر اور مہارتوں وغیرہ کی جانچ تحریری امتحان کے ذریعہ نہیں کی جاسکتی۔

3۔ تحریری امتحان کی وجہ سے اساتذہ کی ساری توجہ درسی کتب یعنی نصاب کو جلد از جلد ختم کرنے پر مرکوز رہتی ہے جس کی وجہ سے نصاب کے بعض حصے چھوٹ جاتے ہیں اس کا خراب اثر ان کی شخصیت پر بھی پڑتا ہے۔

تحریری جانچ کے فوائد:

اس طرح کے امتحان کا استعمال کر کے بہت سارے طلباء کی ایک ساتھ جانچ کی جاسکتی ہے۔ لہذا اس جانچ میں زبانی جانچ کی کئی کمزوریاں دور ہوجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس جانچ میں متعین وقت میں ہر ایک امیدوار سے زبانی جانچ کے مقابلہ میں زیادہ سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

ایسی تین صورتحال ہیں جہاں زبانی امتحان کے مقابلہ میں تحریری امتحان زیادہ موزوں ہوسکتے ہیں۔

1۔ جہاں جانچوں کی نقل تیار کرنے کیلئے ضروری وسائل کی کمی ہو۔

2۔ جہاں سمعی قوت فہم جانچ کا لازمی جزو ہیں۔

3۔ تعلیمی مقاصد کی پیمائش کیلئے آسانی سے پیمائش کی جاسکتی ہو۔ مثال کے طور پر معلم الفاظ کا تلفظ کر کے اور طلبا ان کو کاغذ پر لکھ کر ہجے (spelling) مہارتوں کی پیمائش کرسکتے ہیں۔

10.6.2 پروجکٹ کام:

پروجکٹ

پروجکٹ ایک بامقصد سرگرمی ہوسکتی ہے یہ کسی چارٹ کارگر یا ساکت ماڈل کی تیاری ہوسکتی ہے یا کسی تجربہ کی انجام دہی ہوسکتی ہے۔ چند اچھے سائنسی پروجکٹوں کی مثالیں، بیج سے پودے کا بننا، شمشی آلہ پکوان یا شمشی طاقت' بیجوں کا انکرت ہونا، نیوٹن کے تیسرے قانون حرکت کو ثابت کرنے والا عام آلہ' شمشی نظام کا کارگر ماڈل' گرتے ہوئے شئے کے وقت کو معلوم کرنا' ضائع ہو رہی میکانکی توانائی کو برقی توانائی میں تبدیل کرنے والا آلہ' گندے پانی کی صفائی' اور پانی کا دوبارہ استعمال' چاول کی بھوسی سے تیل کی نکاسی' ستار ریکارڈر پلیئر' عددی گھڑی، کچن فلاسک، دودھ کا پلانٹ، ہمہ مقصدی چرخہ، جسمانی معذورین کے لیے کھانا کھلانے والی مشین، معذور بچوں کے لیے کم قیمت سائیکل وغیرہ ہوسکتی ہیں۔

جب آپ کے طلبا کوئی منصوبہ بناتے ہیں یا کسی پروجکٹ پر کام کرتے ہیں تو وہ بہت زیادہ سائنسی معلومات کو حاصل کرتے ہیں، خود سیکھتے ہیں بحیثیت استاد آپ کو ان کو سہولتیں فراہم کرنا اور ان کی رہنمائی کرنی ہے۔ پروجکٹ طریقہ سائنس کی تدریس اور اکتساب کا بہترین ذریعہ ہے۔

تحقیقی پروجکٹ:

ایسا پروجکٹ جس میں تحقیق (دریافت) اور ایسی چیزوں کو تلاش کرنا شامل ہو جو نا معلوم ہوں تحقیقی پروجکٹ کہلاتا ہے۔ تحقیقی پروجکٹ کسی معیاری تجربہ کے دہرانے کا نام نہیں ہے۔ اس میں طالب علم کو خود ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کون سے تجربے ضروری ہیں اور انھیں کیسے انجام دینا ہے۔ اگر آلات تجربہ گاہ میں ستیاب نہ ہو تو اسے خود ہی اس کا خاکہ تیار کرنا پڑتا ہے۔ اسے مناسب اصولوں' کلیوں، ضابطوں، اعداد و شمار معلومات، اور آلات کو خود ہی تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور مسئلہ کا مناسب حل دریافت کرنا پڑتا ہے۔ گویا طالب علم ایک سائنس داں کا رویہ اختیار کر لیتا ہے۔

کسی تحقیقاتی پروجکٹ پر کام کر کے ایک طالب علم پروجکٹ کے طریقہ سے سائنس کا اکتساب کرتا ہے۔اس میں مسائل کے حل کے طرز رسائی یا سائنسی طریقہ کے چار مراحل شامل ہوتے ہیں۔

1) مسئلہ 2) مفروضہ

3) تجربہ 4) نتیجہ

اس طریقہ کو استعمال کرنے کے طریقہ:

اس طریقہ میں طلبا کی ایک جماعت ایک مسئلہ کو استاد کی مشاورت سے منتخب کرتا ہے اور مفروضہ قائم کرتا ہے۔مباحثہ اور مطالعہ کے ذریعہ لائحہ عمل تیار کرتا ہے۔مفروضہ کی تصدیق کے لیے تجربہ کرنے کی غرض سے درکار ضروری آلات ڈیزائن کرتا ہے۔اور صحیح نتیجہ تک پہونچنے کی سعی کرتا ہے۔

استاد کا کردار:

جب آپ کے طلبا تحقیقی طریقہ سے سائنس سیکھ رہے ہوں تو بحیثیت استاد آپ کو اپنا کردار معلوم ہونا چاہیے۔

1) جب طلبا کا کوئی گروہ مسئلہ کو لیکر استاد کے پاس آتا ہے تو وہ ضروری کتابوں کی طرف رہنمائی کر کے اور مسئلہ کے ضمن میں مناسب وسائل علمی کی نشاندہی کر کے ان کی ہمت افزائی کرتا ہے۔۔ یہ ممکن ہے کہ محض مطالعہ سے طلبا کی جماعت کو اپنے مسئلہ کا حل نہ ملے لیکن وہ مسئلہ سے متعلق ضروری معلومات جمع کرلیں گے۔استاد مزید مطالعہ کے لیے انھیں آمادہ کرتا ہے تا کہ طلبا متعلقہ موضوع پر دستیاب تمام معلومات سے روشناس ہو جائیں۔

2) استاد طلبا کی جماعت کو ایسے لائق لوگوں سے ربط قائم کرنے کے لیے بھی آمادہ کرتا ہے جو ان کے منصوبہ میں ان کی رہنمائی کرسکیں۔مثلا سائنس دانوں، کالج یونیورسٹی کے اساتذہ،میڈیکل تکنیکی افراد،نرس وغیرہ جو متعلقہ مسئلہ کے سلسلے میں عملی معلومات رکھتے ہوں۔

3) تحقیق کے ہر مرحلہ میں استاد طلبا کی رہنمائی کرتا ہے۔ان کے سوالات کے تیار جوابات نہیں دیتا۔یہ طلبا کی تحقیق ہے اور وہ خود اسے مکمل کرتے ہیں۔

4) تحقیقاتی پروجکٹ عموما طلبا خود ہی منتخب کرتے ہیں۔لیکن کبھی کبھار استاد بھی انھیں تفویض کرتا ہے۔اگر طلباء کی جماعت مسئلہ منتخب نہ کرسکے تو استاد خود ان کی دلچسپی اور استعداد کی پیش نظر مناسب مسئلہ تفویض کرتا ہے۔

تحقیق کا خاکہ:

مسئلہ کو جان لینے اور مفروضہ کو قائم کر لینے کے بعد تحقیق کا خاکہ بنانا بہت اہم ہے۔طلبا کی جماعت کو استاد کی نگرانی میں تحقیق ہر مرحلہ کی منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔اور انھیں مندرجہ یل امور کے سلسلہ میں بہت واضح رہنا پڑتا ہے۔

(الف) منحصر اور غیر منحصر متغیرات

(ب) راست و بالراست کنٹرول

(ج) کنٹرول کرنے والا اور تجرباتی جماعت

(د) تجرباتی ڈیزائننگ کے پیمانے،تجرباتی پیمانے کی صحت،قابل اعتبار جانچ اور آلات کی حفاظت

مسئلہ کے انتخاب کے لیے سادہ موضوعات

1۔ دیہی ترقی کے لیے تکنالوجی

2۔ انسان اور ماحول

3۔ توانائی اور ایندھن

4۔ تغذیہ اور صحت

5۔ آبادی اور غذا

6۔ خلائی سائنس

7۔ مواصلات اور ذرائع حمل ونقل

8۔ انسان اور مشین

9۔ سائنس کی تدریس میں اختراع

تحقیقی پروجکٹ کے فوائد اور نقصانات

فوائد:

1۔ اس سے سائنس میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

2۔ اس سے سائنس کے مختلف تصورات اور عام اصولوں کی فہم میں ارتقا ہوتا ہے۔

3۔ یہ خود اعتمادی، تعاون، قیادت اور جذباتی استقامت کو فروغ دیتا ہے۔

4۔ یہ تلخیص کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے اور اس کے ذریعہ مستحکم اور مضبوط سائنسی مہارتیں نشو ونما پاتی ہیں۔

5۔ یہ تجسس کو ابھارتا ہے اور سائنسی رجحان، دلچسپی اور حوصلہ افزائی کو فروغ دیتا ہے۔

6۔ اس سے سائنسی دلچسپیاں فروغ پاتی ہیں جس کے ذریعہ زندگی میں فارغ اوقات کا بہترین استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نقصانات:

1۔ اگر ایک ٹیچر کو اس طریقہ کے استعمال کی مناسب تربیت نہ دی گئی ہو تو یہ اس کے لیے سب سے زیادہ مشکل طریقہ ہوگا۔ نفاذ کے لیے اس طریقہ میں زیادہ منصوبہ بندی اور زیادہ جدوجہد درکار ہے۔

2۔ اس طریقہ میں زیادہ سامان اور آلات کی درکار ہوتی ہے۔

3۔ اس میں وقت کی بہت زیادہ طوالت درکار ہے۔

4۔ اس میں مناسب ربط پیدا کرتے رہنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اس لیے کہ طلبا مختلف گروپس مختلف پراجکٹس پر کام کرتے رہتے ہیں۔

5۔ جس کلاس میں زیادہ طلبا پائے جاتے ہیں وہاں ایک ٹیچر کو کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

دوسرے تمام طریقوں سے یہ طریقہ کس طرح مختلف ہے:

پروجیکٹ کے طریقہ کو تجربہ گاہ میں عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ پروجیکٹ بہ کا طریقہ اور تجربہ گاہ کا طریقہ دونوں ہی طالب علم مرکوز نوعیت کے حامل ہیں۔ پروجکٹ کے طریقہ میں زیادہ آلات اور دیگر سامان کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو کہ عموماً لیبارٹری میں موجود نہیں رہتا۔

پروجکٹ کا طریقہ اور لیکچر۔ مظاہراتی طریقہ ایک دوسرے سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ پہلا طریقہ طالب علم مرکوز ہے اور دوسرا ٹیچر مرکوز۔

اس طریقہ کو کب اور کہاں استعمال کیا جائے:

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے طلبا پروجکٹ کے طریقہ سے اکتساب کے قابل ہوں تو انھیں آپ کی رہنمائی اور ہدایات کے تحت ایک ساتھ چھوٹے چھوٹے گروپوں کی شکل میں کام کرنا ہوگا۔ یہ طریقہ انھیں نہ صرف مواد کو سیکھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ ان میں بعض خصوصیات مثلاً تعاون باہمی توجہ اور سنجیدگی کو فروغ دیتا ہے۔

10.6.3 فیلڈ ٹرپ اور فیلڈ ڈائری:

سائنس کی تدریس واکتساب اسی وقت موثر ہوتی ہے جب حقیقی اور قدرتی اشیاء اور واقعات کے ذریعہ براہ راست تجربات فراہم کئے جائیں۔ کمرہ جماعت کی چار دیواری میں سائنس کی تدریس کے فرائض انجام دینا ایک معلم کے لئے نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ معلم کمرہ جماعت میں طلباء کو مواد مضمون کے

موافق تجربات فراہم نہیں کرسکتا۔ تعلیمی تفریحی سفر سے طلباء کو براہ راست تجربات حاصل ہوتے ہیں اور یہ معلم کے لئے تدریس میں معاون ایک آلہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فیلڈ ٹرپ کی تعریف

''تفریحی سفر طلباء کے ایک گروپ کے ذریعہ معلم کی رہنمائی میں انجام دیا جاتا ہے جس میں دو طرح کے مقاصد شامل ہوتے ہیں۔

1) بازتخلیق 2) تفریح

فیلڈ ٹرپ معلم کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ طلباء کے اکتساب کو کمرہ جماعت کی چہار دیواری سے نکال کر بیرونی میں موجود وسیع دنیا میں لے جائیں۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ فیلڈ ٹرپ ایک زندہ تجربہ گاہ ہے جس میں اکتساب کا حصول براہ راست ہوتا ہے۔ فیلڈ ٹرپ میں عام طور پر درج ذیل مقامات میں لے جایا جاتا ہے۔

1۔ کارخانے	(Factories)	2۔ عجائب گھر	(Museum)
3۔ رصدگاہ/ جنتر منتر	(Observatory)	4۔ مرغی خانہ	(Poultry Farms)
5۔ صنعتی ادارے	(Agricultural Institutes)	6۔ حیاتیاتی تنوع	(Biodiversity)

چڑیا گھر فیلڈ ٹرپ کے فوائد:۔

i۔ تصورات کی وضاحت میں معاون ہوتا ہے۔
ii۔ مضمون میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔
iii۔ تفریح کے ساتھ اکتساب کا موقع فراہم کرتا ہے۔
iv۔ سائنسی رویہ کو فروغ دیتا ہے۔
v۔ تعاون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

فیلڈ ٹرپ کا انتظام

فیلڈ ٹرپ کو موثر بنانے اور طلبہ میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فیلڈ ٹرپ بہت ہی منظّم اور مرتب ہو۔ سائنس کے معلم کو چاہیے کہ وہ بذات خود پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا انتظام کرے۔ فیلڈ ٹرپ میں درجہ ذیل چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

سفر کے لئے مقام کا انتخاب

تفریحی سفر کے لئے جس مقام کا انتخاب کیا جائے اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ جگہ مواد مضمون کے موافق ہو۔ زرعی عمل کے بارے میں پڑھانے کیلئے ضروری ہے کہ کسی زرعی مقام تک طلباء کو لے جایا جائے۔

فیلڈ ٹرپ کی تیاری: فیلڈ ٹرپ کی تیاری کے دوران تکنیکی مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری ایک معلم کی ہوتی ہے۔

فیلڈ ٹرپ پر جانے سے قبل معلم کو درجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

i۔ معلم کو چاہیے کہ وہ متعلقہ مقام کے عہدیدار سے اور اپنے اسکول سے اجازت لے نیز طلباء کے والدین سے بھی اجازت لے لینی چاہیے۔
ii۔ سفر کے لئے گاڑی کا انتظام کرنا چاہیے۔
iii۔ فیلڈ ٹرپ کے اخراجات اسکول یا طلباء سے وصول کئے جانے چاہیے۔
iv۔ پروگرام کا مکمل نظام الاوقات طلبہ کو دے دینا چاہیے۔
v۔ طلبہ کو چھوٹے چھوٹے گروپ میں تقسیم کر دینا چاہیے اور انہیں میں سے ہر گروپ کا علیحدہ لیڈر منتخب کر لینا چاہیے۔
vi۔ سرگرمیوں اور ذمہ داریوں کو طلباء کے درمیان اس طرح تقسیم کرنا چاہیے کہ تمام طلبہ خواہ وہ اعلیٰ ذہانت کے حامل ہوں یا کمتر سب کو برابر اور مساوی مواقع حاصل ہوں۔ طلباء کو پہلے سے ہی مشکلات سے آگاہ کر دیا جائے اور یہ بھی بتا دیا جائے کہ وہ اپنے مشکلات کو خود ہی حل کریں۔
vii۔ طلباء کو مشورہ دینا چاہیے کہ وہ دوران ٹرپ وہ نوٹس اور ڈائیگرام وغیرہ بناتے رہیں۔

vii۔ مقاصد واضح ہونے چاہیے۔

فیلڈ ٹرپ پر عمل آوری:

- فیلڈ ٹرپ کے دوران طلباء اور معلم کو سرگرم رہنا چاہیے تا کہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہو۔
- طلباء پر معلم کو گہری نظر رکھنی چاہیے۔طلباء کا تحفظ اولین ترجیحات میں ہونا چاہیے۔
- نظام الاوقات کی سختی سے پابندی کرائی جانی چاہیے۔
- ہر طالب علم کے پاس ایک پاکٹ ڈائری ہونی چاہیے تا کہ وہ ان باتوں کو لکھ سکے جس میں انہیں دلچسپی ہو۔
- معلم کا کردار۔
- طلباء کی نگرانی کرنا اور وقت ضرورت ان کی مدد کرنا۔
- طلباء کی حصولیابیوں کی شناخت کرنا۔
- دوران ٹرپ لیکچر نہ دینا۔
- بلند آواز میں نہ ڈانٹنا۔
- ٹرپ کی سرگرمیوں کو انجام دینا۔
- طلباء کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- طلباء کو ضرورت کے مطابق وقت دینا تا کہ وہ کسی شے کو صحیح سے دیکھ سکیں۔

فیلڈ ڈائری:

فیلڈ ٹرپ کے دوران ہر طالب علم کے پاس ایک ڈائری لازمی طور پر ہونی چاہیے تا کہ جن چیزوں میں انھیں دلچسپی ہوا سے اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیں۔ نیز جو باتیں اہم لگیں یا کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنی ڈائری میں اس کو نوٹ کر لیں اور اپنے معلم سے دوران مباحثہ اس کے بارے میں پوچھ لیں۔

فیلڈ ڈائری کے فوائد:

1) طلبا کے تصورات کی وضاحت میں مدد کرتا ہے۔

2) اہم نکات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

3) معلومات اور مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے بشرط یہ کہ صحیح طور پر عمل کیا جائے۔

فیلڈ ٹرپ کے دوران مباحثہ:۔

اگر کسی فیکٹری، مل، جنتر منتر یا اسپتال کا مشاہدہ کرنے کے لئے طلبہ جائیں تو طلبہ نے جو کچھ سیکھا ہے اس کے بارے میں مباحثہ ہونا چاہئے۔ طلبہ کو ساحل سمندر، ہل اسٹیشن وغیرہ پر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ مختلف کیڑے مکوڑوں، نباتات اور حیوانات کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اگر فیلڈ ٹرپ کے دوران مباحثہ کا انعقاد کیا گیا تو ٹرپ کامیابی سے ہمکنار ہوسکتی ہے۔ اگر مناسب طور پر خیال نہیں رکھا گیا تو حاصل شدہ معلومات کا فائدہ مناسب طور پر نہیں اٹھایا جا سکتا ہے۔

10.6.4 تجربہ گاہ کی سرگرمیاں:

تجربہ گاہ کا عمل سائنس کی تدریس کے سلسلہ میں کافی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اس عمل میں طالب علم خود عملی طور پر کام کرتا اور سیکھتا ہے۔ یعنی اس عمل میں طالب علم تجربہ گاہ میں خود تجربہ کرتا ہے اور نتائج حاصل کرتا ہے جبکہ اس عمل میں معلم کی رہنمائی طالب علم کو حاصل ہوتی ہے۔ اس عمل میں لیکچر مع مظاہرے کے طریقہ اور طلبہ کا تجربہ گاہ میں انفرادی طور پر کام کرنے کے طریقہ کا مجموعہ ہے، اس لئے اس میں دونوں طریقے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ ہائی اسکول جماعتوں کے لئے موزوں ترین ہے بشرطیکہ کام کی منصوبہ بندی بہتر انداز سے کی گئی ہو جو طلبہ کے رجحانات اور ذہانت سے مطابقت رکھتے ہوں۔

جب تک طلباء خود تجربات نہ کریں، انہیں معلوم ہی نہ ہوگا کہ سائنس کیا ہے؟ اس عمل میں انہیں انفرادی طور پر یا چھوٹے گروہوں میں تجربات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ عموماً تجربہ گاہ کے عمل میں پانچ طرح کے تجربات کئے جاتے ہیں:۔

1۔ سائنسی اصولوں کی توضیح کے لئے تجربات
2۔ عددی نتائج معلوم کرنے کے تجربات
3۔ کسی چیز مثلاً گیس یا حیاتیاتی سلائیڈ کی تیاری کے تجربات
4۔ دوسرے سائنسدانوں کے کئے ہوئے تجربات کی تصدیق کے لئے تجربات مثلاً اوم کا قانون (Ohm's Law)
5۔ حقیقی کام مثلاً تحقیقی سائنسی پروجیکٹ یا ایسے تجربات جن کا نتیجہ معلوم نہیں۔

تجربہ گاہ کے عمل میں تدریس کے دوران درج ذیل مقاصد ملحوظ رکھے جانے چاہیں:۔

i۔ جوڑ توڑ کی مہارت کی نشوونما
ii۔ سائنس میں دلچسپی پیدا کرنا اور برقرار رکھنا
iii۔ درست مشاہدات اور توجہ کے ساتھ ریکارڈنگ کی ہمت افزائی کرنا
iv۔ حقیقی تجربے کے ذریعہ حیاتیاتی، کیمیائی اور طبعی مظاہرہ کو زیادہ سے زیادہ حقیقی بنانا
v۔ سائنسی عمل میں طلبہ کی تربیت کرنا۔
vi۔ مسئلہ کے حل کے لئے تربیت کرنا
vii۔ نظریاتی طریقہ سے تدریس شدہ حقائق اور اصولوں کی تصدیق کرنا
viii۔ ایسے تجربات کے لئے جن کے نتائج نامعلوم ہوں، سائنسی طریقوں اور تحقیقی سائنسی منصوبوں کے لئے طلبہ کی تربیت کرنا۔

تجربہ گاہ کے عمل کو انجام دینا

تجربہ گاہ کے عمل میں پہلا مرحلہ یہ ہے کہ طلباء کو گروپوں میں تقسیم کیا جائے اور تجربہ گاہ کے نظام الاوقات کی اس طرح تشکیل دی جائے کہ ہر گروہ کو عملی کام کو لئے مساوی تعداد میں پیریڈ ملیں۔ آپ کی تجربہ گاہ میں چاہے اچھی سہولتیں دستیاب ہوں یا نہ ہوں، آپ کو تجربہ گاہ کے طریقہ سے سائنس پڑھانے کے لئے اپنی تجربہ گاہ کے طریقہ میں ضروری تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ اس لئے تجربہ گاہ کے طریقہ سے سائنس کی تدریس میں دوسرا مرحلہ یہ ہوگا کہ اس عمل کو کامیاب بنانے کے لیے چند ضروری ہدایات پر عمل کیا جائے۔ مثلاً

1۔ جب بھی ضرورت ہو طلباء کے لئے آلات دستیاب ہوں۔
(الف) انتظار کا وقت کم سے کم ہو۔
(ب) اشیاء اس طرح رکھی جائیں کہ طلبہ انہیں آسانی سے حاصل کر سکیں۔
2۔ عملی کام کے لئے درکار آلات و اشیاء کی کبھی کمی نہ ہونے پائے۔

فوائد (Merits)

1۔ کام کرتے ہوئے سیکھنا۔
2۔ اشیاء کو خود اپنے ہاتھوں سے استعمال کرنے کا موقع۔
3۔ ہدایات پر توجہ دینا اور ان پر عمل کرنے کے لئے سیکھنا۔
4۔ تجربات کرنے، مشاہدات و نتائج نوٹ کرنے، معلومات اعداد و شمار کا خلاصہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے جیسی مہارتوں کا سیکھنا۔

5۔ تنقیدی سوچ، سائنسی مزاج اور سائنسی برتاؤ کے لئے موقع ملتا ہے۔

6۔ سائنسی طریقہ اور تحقیقی سائنسی منصوبوں میں تربیت کا موقع ملتا ہے۔

نقصانات (Demirits)

1۔ مہنگا ہے، کیونکہ ہر طالب علم کو علیحدہ آلات فراہم کرنے پڑتے ہیں۔

2۔ اسکول کے نظام الاوقات میں وقت کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر استاد کو دوہرے پیریڈ فراہم کرنے پڑینگے۔

3۔ لیکچر و مظاہرے کے مقابلے میں زیادہ وقت طلب ہے کیونکہ طلباء میں مہارت نہیں ہوتی اور آلات کے استعمال میں طلبہ اساتذہ کی طرح ماہر نہیں ہوتے۔

تجربہ گاہ کے عمل میں اختیار کردہ اقدامات

(A) منصوبہ سازی

(i) تجربہ کی ضرورت کی شناخت — (ii) تجربہ کی منصوبہ سازی

(iii) مقاصد کی تشکیل — (iv) تجربہ کا تعارف اور مظاہرہ

(B) عمل آوری

(i) تجربہ بذریعہ طلباء — (ii) مشاہدہ کے ریکارڈ

(iii) مشاہدہ کی فہرست — (iv) وضاحت اور تشریح کا تخمینہ

(C)

(i) تجربہ کی رپورٹ تیار کرنا — (ii) وضاحت اور تشریح کی قیاس آرائی

10.6.5 تصوراتی نقشہ:

دوران مطالعہ کبھی ہم زیر مطالعہ تصورات کی گراف نمائندگی (Graphical Representation) تیار کرتے ہیں۔ یہ گراف ایک تصوراتی نقشہ ہوتا ہے جو زیر مطالعہ مواد کی نمائندگی کرتا ہے۔ تصوراتی نقشہ ایک اکتسابی حکمت عملی ہے جس میں طلبہ مواد مضمون کے مرکزی حصے سے کلیدی تصورات کی شناخت کرتے ہیں اور انہیں بامعنی انداز میں نکتہ ارتکاز (focus point) کے اطراف ترتیب دیتے ہیں۔ تمام تصورات باہم منسلک ہوتے ہیں۔ اچھے تصوراتی نقشہ تیار کرنے کے لئے ناقدانہ سوچ درکار ہوتی ہے کیونکہ کون سے خاکے، الفاظ اور جزو جملہ بہتر طور پر ان معلومات کی بازیافت (Recall) کرنے میں ہمیں مدد کرسکتا ہے سے اس نقشے سے متعلق بصیرت آموز فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ یہاں ایک تکنیک درج کی جارہی ہے جسے ہمیں ضرور استعمال کرنا چاہیے۔

i۔ مطالعہ کے لئے معلومات کی مقدار متعین کرنا۔

ii۔ منتخب کردہ مواد کے مرکزی خیال کو دریافت کرنا۔

iii۔ ہر ایک پیراگراف میں مرکزی عنوان کی شناخت کے لئے ہر ایک پیراگراف کو دوبارہ پڑھنا۔

iv۔ باآسانی قابل رسائی (Easily accessible) انداز میں مطالعہ شدہ پیراگراف کے تصورات اور مرکزی خیال کو درج کرنا۔

تصوراتی نقشہ بنانے کے لئے کوئی ایک طریقہ نہیں ہے کیونکہ کوئی ایک طریقہ اگر کسی طالب علم کے لئے کارگر ہو تو ضروری نہیں کہ وہی طریقہ کسی دوسرے طالب علم کے لئے یکساں طور پر کارگر ہو۔ تصوراتی نقشہ صحیح ہے یا نہیں اس کی اس وقت جانچ ہوتی ہے جب طلبہ اسٹڈی کے مقصد سے اسے استعمال کرتے ہیں اور نقشہ تصور کی درستی کی جانچ اس وقت ہوتی ہے جب طلبا مطالعہ کے مقصد سے اسے استعمال کرتے ہیں اور یہ دریافت ہوتا ہے کہ یہ معلومات کے مخصوص حصے کے اکتساب کے سلسلے میں طلبا کے لئے مددگار ہیں یا نہیں۔

تصوراتی نقشہ سے ہمارے اطراف میں جو تبدیلیاں آتی ہیں اس کو تصوراتی نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

تصوراتی نقشہ کا استعمال اندازہ قدر کے ایک آلہ کے طور پر

تصوراتی نقشہ چند تعلیمی مقاصد کے حصولیابیوں کو بھروسہ کے ساتھ اندازہ قدر کرنے کا ایک موثر اور مفید آلہ ہے۔ اس میں طلبہ کو ایک غیر مربوط تصورات کا مجموعہ دے کر ان سے ایک خاکہ یا تصوراتی نقشہ بنانے کیلئے کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ معلم ان کی تصوراتی صلاحیت ولیاقت کو جانچنے سے پہلے کسی عنوان کے تحت ان کو معلومات فراہم کرے۔

اس میں نمبرات دینے کے لئے مختلف کسوٹیوں کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے مثلاً

- تصورات کو جوڑنے والے تجاویز اور رابطوں کا معتبر ہونا
- درجہ وار سطح کا صحیح ہونا
- طول وعرض میں پھیلی شاخوں کی حدود
- عام وخاص مثالوں کی مناسبت

تصوراتی نقشہ کا استعمال:

1۔ معلومات کی بازیافتگی میں آسانی ہوتی ہے۔
2۔ ذخائر الفاظ کو بڑھاتا ہے۔
3۔ طلباء کے اکتساب کی تفہیم کا جائزہ لیتا ہے۔
4۔ لسانی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔
5۔ معلومات کے حصول اور سیکھنے کے لئے ابتدائی تصوراتی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔
6۔ اکتسابی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے مددگار ہے۔
7۔ دوسرے گروپ کے ساتھ تفہیم اور نقطہ نظر کے اشتراک میں مددگار ہے۔
8۔ جدید علم کی تخلیق کرتا ہے۔
9۔ ادارتی علم کے تحفظ میں مدد کرتا ہے۔
10۔ باہمی تعاون کے ساتھ علم کی نمونہ بندی اور ماہرین کے علم کو منتقل کرنے میں مددگار ہے۔
11۔ تصوراتی نقشہ طلبہ میں منطقی سوچ اور مطالعہ کی مہارت کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔
12۔ اس کا استعمال سافٹ ویئر ڈیزائن کرنے میں ہوتا ہے جیسے Unified Modeling Language
13۔ تصوراتی نقشہ تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔
14۔ پیچیدہ مسائل کے حل میں مددگار ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. تحقیقی خاکہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ تحقیقی خاکہ کے مختلف مراحل کا جائزہ لیجیے۔
2. تصوراتی نقشہ کے افادیت پر روشنی ڈالیے۔

10.7 ریکارڈنگ اور رپورٹنگ:

سیکھنے کے شواہد کی ریکارڈنگ اور رپورٹنگ تشخیصی عمل کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کو کلی طور پر عمل میں لانا چاہئے تاکہ:۔

- طلباء کو انفرادی توجہ کا احساس پیدا ہو۔

- طلباء کی ذاتی کامیابی اور کارکردگی کا مظاہرہ ہو۔
- قابل ستائش بیانات تشخیص کے عمل کو معیاری بناتے ہیں۔

طلباء اوران کے والدین کو کارکردگی کے حوالے سے آگاہ کرنا طلباء کی بجا آوری میں مثبت کردار ادا کرتا ہے۔طلباء کی نشو ونما اور بالیدگی کی تشخیص اور ریکارڈنگ بہت اہمیت کی حامل ہے۔طلباء کی درجہ بندی کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔والدین کو طلباء کی کارکردگی سے آگاہ کرنے کے لئے نمبر دینے سے اور گریڈ دینے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح کی آگاہی سے طلباء کی خامیوں اور ان کی اصلاح کے بارے میں کوئی حتمی رائے نہیں دی جاسکتی۔ایک مضمون میں تسلسل کے ساتھ ہورہی پیش رفت کو معیاری طریقہ سے والدین تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

NCERT کی امتحانی اصلاحات (2006) کی سفارشات کے مطابق لفظ ''فیل'' کا ذکر مارکس شیٹ پر نہیں ہونا چاہیے۔اس لفظ کے بجائے ''غیر تسلی بخش''، ''بہتری کی گنجائش'' جیسے الفاظ استعمال کئے جانے چاہئے کیونکہ لفظ ''فیل'' ایک سماجی کلنک کی حیثیت رکھتا ہے اور بعض اوقات طلباء کے لئے ایذا رسانی کا سبب بنتا ہے۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ طلباء کو درسی کتابیں میسر نہ ہوں یا انتظامیہ اور مدرس غیر فعال ہو لیکن ان کی خامیوں کی سزا طلباء کو بھگتنی پڑتی ہے۔

آخر میں طلباء کی سائنسی بنیادوں پر سیکھنے کی صلاحیت کو رپورٹ کارڈ پر مجموعی طور پر درج کیا جانا چاہیے۔اس طرح ہر طالب علم رپورٹ کارڈ دیکھ کر اپنی صلاحیتوں کا تخمینہ لگا سکتا ہے۔سیکھنے کی مختلف جہات کا تجزیہ جیسے کہ سائنسی

ہنر اور سائنسی رویے کی پہچان، دلچسپی اور انکوائری کو رپورٹ کارڈ پر درج کیا جاسکتا ہے۔اس طرح طلباء کو مطالعہ کی مختلف جہات کا اندازہ ہوگا۔مزید برآں ان کے لئے نئے متبادل جہات پر توجہ مرکوز کرنے کے مواقع حاصل ہونگے۔

طلباء کی کارکردگی چاہے وہ کارکردگی کا تسلسل کا ہو یا کہ جامع تشخیص (comprehensive evaluation) ہو یا عمومی امتحان بہت ہی اہمیت کے حامل ہے۔جامع تشخیص کے بہت سے فوائد ہیں۔اس کی بروقت آگہی طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔طلباء کو ان کی کارکردگی کے بارے میں آگاہی دینے کے ساتھ ہی انھیں مثبت تجاویز بھی فراہم کی جانی چاہیے، تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہوسکے۔

10.7.1 طلبا کی تحصیل کی پیائش

عام طور پر طلباء کی کارکردگی جانچنے کے لئے انھیں نمبر دئے جاتے ہیں۔اس کے لئے ایک عددی اسکیل تشکیل دی گئی ہے جس میں طلباء کو ایک سے سو تک کے نمبر دئے جاتے ہیں۔اگر مضامین کو الگ الگ لیا جائے اور پھر ہر سال ہر مضمون کے نمبر لئے جائیں تو پھر طلباء کی کارکردگی کو مضمون کے حوالے سے نہیں جانچا جاسکتا۔کیونکہ نہ ہی صفر اور نہ ہی سو مطلق ہیں۔صفر کے معنی عدم واقفیت نہیں اور نہ ہی سو کے معنی مکمل مہارت لی جاسکتی ہے۔یہ حد بندی مختلف مضامین کیلئے متغیر نتائج برآمد کرتی ہے۔مزید پیائش کی غلطی مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہے اور اسطرح ایک دو نمبروں کی مطابقت جائز نہیں ہے۔اس طرح کی خامیوں کا ازالہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ طلباء کو مختلف گروہوں میں بانٹا جائے تاکہ احتساب کا ایک رینج قائم ہوسکے۔قومی تعلیمی پالیسی (1986) کی سفارشات کے مطابق طلباء کی تشخیصی اور احتسابی کاروائی میں ایک گریڈنگ سسٹم رائج کیا جائے۔

10.7.2 گریڈنگ سسٹم:

لفظ گریڈ (Grade) لاطینی لفظ گریڈس (grades) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں مرحلہ۔تعلیمی میدان میں گریڈنگ کو طلباء کی کامیابی کی سطح جانچنے کے لئے کچھ علامات کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

گریڈنگ کی اقسام:

(a) بلاواسطہ گریڈنگ (Direct grading)

بلاواسطہ گریڈنگ میں طلباء کی کارکردگی جانچنے کیلئے کچھ معیاری اصطلاحات کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ ممتحن طالب علم کی کارکردگی کو کچھ علاقائی درجہ

بندی میں منسلک کر سکے۔اس کا ایک فائدہ یہ ہے دو ممتحن درجہ بندی کے حوالے سے متفقہ فیصلہ لے سکتے ہیں۔اس کے علاوہ تقابلی جائزے کے لئے indirect grading میں تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن اس کی خامی یہ ہے کہ یہ شفاف طریقہ احتساب نہیں۔

(b) بالواسطہ گریڈنگ (Indirect grading)

اس طریقے میں امتحان دینے والے کی کارکردگی جانچنے کے لئے اعداد کا استعمال کیا جاتا ہے جن کو بعد میں مختلف طریقوں سے علاماتی درجہ بندی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔تبدیلی کے اس عمل کو مطلق گریڈنگ یا ریلیٹیو (relative) گریڈنگ کے ذریعہ انجام دیا جاسکتا ہے جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

(i) مطلق گریڈنگ (Absolute grading)

مطلق گریڈنگ پہلے سے طے شدہ معیار پر مبنی ہوتی ہے۔اس معیار کے تحت طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔اس میں مضامین کی نشاندہی کے برعکس نمبرات کو براہ راست گریڈ میں تبدیل کیا جاتا ہے۔اس کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ طلباء کو 5 مختلف گریڈوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔پہلا گریڈ امتیازی گریڈ (Distinction) 75 سے زائد فیصد۔ دوسرا گریڈ 'اول گریڈ (First grade) 60 سے 75 فیصد۔ تیسرا گریڈ 'دوم' (Second) 45 سے 60 فیصد تک۔ چوتھا گریڈ 'سوم (Third Grade)' 33 سے 45 فیصد تک اور پانچواں گریڈ 'غیر اطمینان بخش' (Unsatisfactory) 33 فیصد سے کم ہے۔مطلق قسم کی گریڈنگ کو مختلف درجہ بندیوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔اگر چہ مختلف مضامین میں حاصل شدہ نمبرات کا رینج یکساں ہوسکتا ہے لیکن جو گریڈ تفویض کئے۔

جاتے ہیں ان کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔مختلف زمروں میں رکھے گئے طلباء کے مضامین یکساں نہیں ہوتے ہیں اور سالانہ طور پر ان کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔مطلق گریڈنگ سسٹم کی ایک مثال ذیل میں دی گئی ہے۔

نمبر شمار	وضاحت	نمبرات کی رینج	گریڈ کی علامت
1	غیر معمولی	90% سے زائد	A
2	عمدہ	80% سے 89%	B
3	بہت اچھا	70% سے 79%	C
4	اچھا	60% سے 69%	D
5	اوسط سے زائد	50% سے 59%	E
6	اوسط	40% سے 49%	F
7	اوسط سے کم	30% سے 39%	G
8	کمزور	20% سے 29%	H
9	غیر اطمینان بخش	20% سے کم	I

یہ طریقہ سیدھا اور آسان ہے۔ہر گریڈ کا مطلب قابل فہم ہے۔چونکہ گریڈنگ سسٹم کو پہلے سے ہی اجراء کیا جاتا ہے اس لئے ہر طالب علم آزاد ہے کہ وہ اونچے گریڈ حاصل کرنے کیلئے محنت کرے۔اس گریڈنگ سسٹم کی ایک خامی یہ ہے کہ گریڈ علاماتی طور پر لیا جاتا ہے اور گریڈ سسٹم کی حد بندی کو قطع نظر کر کے من و عن لیا جاتا ہے۔

(ii) ریلیٹیو گریڈنگ (Relative Grading)

عام طور پر یہ ریلیٹیو گریڈنگ عوامی امتحان میں استعمال کی جاتی ہے۔اس نظام کے تحت طالب علم کو صرف انفرادی کارکردگی پر ہی نہیں بلکہ طلباء کے

ایک گروہ کوان کی اجتماعی کارکردگی پر گریڈ دیا جاتا ہے۔اسطرح کی گریڈوں کو

عموماً منحنی گریڈنگ سسٹم (Grading curve) کہتے ہیں۔یہ خط منحنی عام طور پر نارمل ڈسٹربیوشن کرو (Normal distribuation curve)یااس کامنظّم متغیرہ (Sysytematic Vairiable)ہوتا ہے۔

اس گریڈنگ سسٹم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ممتحن پیشگی طلباء کی کارکردگی اور گریڈ کا اندازہ گروپ کی کارکردگی کے حوالے سے لگا سکتا ہے۔ایک مخصوص گروپ کے تحت طلباء کو'A' 'B' یا'C' گریڈ دیا جاتا ہے۔اگر طے شدہ curve کو نارمل curve میں تبدیل کیا جائے تو ہم حاصل شدہ اسکور کو سائنسی بنیادوں پر مطلوبہ گریڈ سسٹم میں پیش کرسکتے ہیں۔اگر ہم (9) نقاط کے سسٹم(Nine point system) کو استعمال کرنا چاہیں ہمیں پیمائش کی اسکیل کو (7,5,9یا11) برابر حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

ریلیٹو گریڈنگ کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں؛-

۔طالب علم کی انفرادی کارکردگی گریڈ کی صورت میں پیش کی جاتی ہےاورکوئی بھی گریڈ طالب علم کی ناکامی کوظاہرنہیں کرتاہ۔اسطرح''پاس اورفیل' کے منفی اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔

- گریڈایک انفرادی طالب علم کواپنے گروپ کے حوالے سے گریڈ دیتا ہےاس طرح طالب علم کی کارکردگی کودوسرے طلباء کی کارکردگی سے موازنہ نہیں کیاجاتا۔
- امتحان کی مشکلات گریڈوں کی تقسیم کومتاثرنہیں کرتی۔

10.7.3 سائنسی عملی مہارات کی پیمائش:

طلباء کے تجزیاتی ہنر کی پیمائش کے لئے چک لسٹ(check list)اورریٹنگ اسکیلس (Rating scales) کواختراع کیا جاسکتا ہے۔مثال کےطور پراگرمندرجہ ذیل اکتسابی اشارے(Learning Indicators) کیلئے طلباء کے تجزیاتی ہنر کی تشخیص کرنی ہوتو ہم''ہاں یانہیں'' کانشان لگاسکتے ہیں۔

اکتسابی اشارے(Learning Indicators) کے لئے مخصوص کام

- آلات کوصحیح طریقے سے جمع کرسکتا ہے۔(ہاں/نہیں)
- آلات کودرست طریقے سے استعمال کرتا ہے(ہاں/نہیں)
- ضابطے کے تحت پیمائش کرتا ہے۔ (ہاں/نہیں)
- اعدادوشمار کودرست طریقے سے بیان کرتا ہے۔(ہاں/نہیں)

اگر ریٹنگ اسکیل کوعمل میں لایا جائے تو پانچ نقاطی اسکیل (اوسط سے کم،اوسط،بہتر،بہت بہتر،عمدہ) کو درپیش عمل کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔متعلقہ نقطہ پرٹک(Tick) لگائی جاسکتی ہے۔

عمل/کام

۔ آلات کی ترتیب	5	4	3	2	1
۔ تبدیلیوں کامشاہدہ	5	4	3	2	1
۔ اعدادوشمار کی رپورٹنگ	5	4	3	2	1

- اعداد و شمار کی تشریح 5 4 3 2 1

- نتیجہ اخذ کرنا 5 4 3 2 1

10.7.4 رویوں کی پیمائش (Measurement of Attitudes)

ایک ریٹنگ اسکیل یا عملی جانچ (practical test) کو اس کام کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ طالب علم کی ایمانداری، تعاون، معقولیت کو پہلے سے طے شدہ ریٹنگ اسکیل پر ناپا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جدول میں دئے گئے اعداد کو مختلف رویوں کے حوالے سے تفویض کیا جا سکتا ہے۔

جدول: رویوں کی پیمائش

ریٹنگ اسکیل نقطہ علامات	مثبت رویہ کی مد	منفی رویہ کی مد
شدت کا اتفاق	5	1
ہلکا اتفاق	4	2
غیر جانبدار / مبہم	3	3
ہلکا اختلاف	2	4
شدت کا اختلاف	1	5

اکثر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ نمبر دینا یا گریڈ دینا اصل میں کوئی خاص معنی نہیں رکھتے اس لئے ایک متبادل کے طور پر زبانی معیاری تشخیص کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ زبانی تشخیص جو خودی کی طاقت اور چیلنج کا سامنا کرنے کا حوصلہ طلباء اور والدین میں پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس طرح کی تشخیص اور احتساب کو اکتسابی اشارے کی بنیادوں پر عمل میں لایا جانا چاہیے۔ مقداری طریقوں کی کچھ حد بندیاں ہیں لیکن ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اختصار کے ساتھ بروقت مواصلت کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

1. گریڈنگ سسٹم پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

10.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to Remember)

☆ تعین قدر ایک مسلسل اور جامع عمل ہے جو اسکول کے اندر اور باہر دونوں جگہ جاری رہتا ہے۔ اور طلبہ، واساتذہ، والدین اور سماج سب اس میں شریک ہوتے ہیں تاکہ بچے اور تعلیمی عمل کو بہتر بنایا جا سکے۔

☆ تشکیلی تعین قدر، تعین قدر کی وہ قسم ہے جسے سبق کی درس و تدریس کی عمل آوری کے درمیان انجام دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو مسلسل بازرسی (feed back) کی فراہمی ہے۔ جس کی بنیاد پر وہ اپنے سبق اور طریقہ درس و تدریس میں مناسب تبدیلی کرتا ہے۔

☆ مجموعی تعین قدر، تعین قدر کی وہ قسم ہے جسے تدریسی اکتسابی پروگرام کے مکمل ہونے کے بعد انجام دیا جاتا ہے۔ اس تعین قدر کے ذریعے تدریسی نتائج کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ خارجی (External) اور داخلی (Internal) امتحانات اس نوعیت کی تعین قدر ہیں۔

☆ مسلسل تعین قدر کے ذریعے طالب علم کی پیش رفت (تعلیمی و غیر تعلیمی شعبوں کے حوالے سے اہلیت اور حصولیابی کی حد اور سطح کا باقاعدہ جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔

☆ مسلسل تعین قدر سے کمزوریوں کی تشخیص ہوتی ہے اور اس کی مدد سے مدرس کو کسی منفرد طالب علم کی استعداد، کمزوریوں اور ضرورتوں کو طے کرنے

میں مدد ملتی ہے۔جس کی بنیاد پر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی مخصوص اکائی یا تصور کے بارے میں پوری کلاس کو دوبارہ درس دینے کی ضرورت ہے۔یا کچھ طلبہ کے لیے اصلاحی تدریس کی ضرورت ہے۔

☆ تعلیمی تعین قدر ایک وسیع مفہوم ہے اور اس کا دائرہ جانچ (assessment) سے وسیع تر ہے۔جبکہ assessment تعین قدر کا ایک حصہ ہے۔

☆ تشخیص سیکھنے اور سکھانے کے لئے ایک جز ولا ینفک کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ پورے تعلیمی سال کو اپنے احاطے میں لیتی ہے۔اس تشخیصی عمل کا یہی مقصد ہے کہ ایک وسیع لائحہ عمل تجویز کیا جا سکے۔اس لائحہ عمل میں اکتسابی اشارے، تشخیص کی نوعیت، کس طرح طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جائے، کس طرح باز رسائی کو ایک مخصوص وقت پر حاصل کیا جا سکے، کس طرح سیکھنے کے عمل کو درج کیا جائے۔تشخیصی ڈھانچہ مرتب کرنے کے بعد ہی ان تمام امور کے حوالے سے ایک وسیع لائحہ عمل ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

☆ اکتسابی اشارے ہمیں طالب علم کے حوالے سے سیکھنے کے شواہد کے لئے عمل میں لائے جانے والے عوامل کے بارے میں جانکاری فراہم کرتے ہیں۔یہ عوامل تدریس کے دوران سائنسی علوم میں مہارت حاصل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

☆ Rubric ایک اسکورنگ گائیڈ ہے جس کا استعمال طلبا کی حصولیابیوں کو جانچنے کے لیے کیا جاتا ہے۔Rubric عموماً تعین قدر کی کسوٹی، خصوصیات اور معیارات کے تعارف پر مشتمل ہوتا ہے جن کا استعمال حصولیابی کی ایک مخصوص سطح کی جانچ یا تعین قدر میں کیا جاتا ہے نیز یہ ایک اسکورنگ تکنیک بھی ہے۔

☆ تحریری امتحان کے ذریعہ بہت سارے طلبہ کا ایک ساتھ جانچ کیا جا سکتا ہے۔لہذا اس جانچ میں زبانی جانچ کی کئی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔اس کے علاوہ اس جانچ میں متعین وقت میں ہر ایک امیدوار سے زبانی جانچ کے مقابلہ میں زیادہ سوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔

☆ فیلڈ ٹرپ کو موثر بنانے اور طلبہ میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فیلڈ ٹرپ بہت ہی منظم اور مرتب ہو۔سائنس کے معلم کو چاہیے کہ وہ بذات خود پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا انتظام کرے۔فیلڈ ٹرپ میں درجہ ذیل چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

☆ تصوراتی نقشہ ایک اکتسابی حکمت عملی ہے جس میں طلبہ مواد مضمون کے مرکزی حصے سے کلیدی تصورات کی شناخت کرتے ہیں اور انہیں بامعنی انداز میں نکتہ ارتکاز (focus point) کے اطراف ترتیب دیتے ہیں۔تمام تصورات باہم منسلک ہوتے ہیں۔

☆ لفظ گریڈ (Grade) لاطینی لفظ گریڈس (grades) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں مرحلہ۔تعلیمی میدان میں گریڈنگ کو طلباء کی کامیابی کی سطح جانچنے کے لئے کچھ علامات کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

10.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں:

طویل جواب والے سوالات:

1) تشکیلی اور مجموعی تعین قدر کا تقابلی جائزہ پیش کیجیے؟۔

2) مسلسل اور جامع تعین قدر کا تفصیلی جائزہ پیش کیجیے۔

3) درجہ بندی کے اقسام بیان کیجیے۔مدرس کے طور پر آپ کس قسم کو ترجیح دینگے اور کیوں؟

مختصر جوابات والے سوالات

1) تعین قدر کے معنی اور ضرورت کی وضاحت کیجیے؟

2) اصلاحی تدریس میں کون کون سے اقدامات شامل ہیں

3) اکتسابی اشارات کے اقسام بیان کیجیے؟

4) منصوبہ عمل کے فائدے اور نقصانات پر روشنی ڈالیے؟

5) کارکردگی کی بنیاد پر تشخیص کو واضح کیجیے؟

10.10 فرہنگ

☆	تعین قدر	Evaluation
☆	تشکیلی تعین قدر	Formative Evaluation
☆	مجموعی تعین قدر	Summative Evaluation
☆	اصلاحی تدریس	Remedial Teaching
☆	مسلسل تعین قدر	Continuous Evaluation
☆	جامع تعین قدر	Comprehenssive Evaluation
☆	تعلیمی اندازۂ قدر	Educational Assessment
☆	کارکردگی	Performance
☆	اکتسابی اشارات	Learning Indicatcors
☆	منصوبہ عمل	Project Work
☆	تصوراتی خاکہ	Concept Mapping
☆	تحصیل	Achievement
☆	درجہ بندی	Grading
☆	رویہ	Attitude

10.11 سفارش کردہ کتب:

1۔ شرما، ڈی۔این اور شرما، آر۔سی (2003) سائنس کی تدریس، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔

2۔ حسین سعید اصغر (2010) طریقہ تدریس حیاتیاتی سائنس، حیدرآباد، ڈکن ٹریڈرس، ایجوکیشنل پبلیشرس۔

3۔ متعلم کا تعین قدر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور اگنو کورس مواد۔

4. Agrawal, D.D. (2001). Modern Methods of Teaching Biology, New Delhi: Sarup & Sons.

5. Ameeta, P. (2009). Methods of Teaching Biological Science, New Delhi: NeelKamal Publication Pvt. Ltd

6. Bhatt, Dipti, P. (2011). Teaching of Science. New Delhi: APH Publishing Corporation.

7. Kaur Kanwaljit. (2011). Modern Approches to teaching of Science, Ludhiana: Tandon Publications

8. Yadav, K. (2006). Teaching of Life Sciences, New Delhi: Anmol Publications Pvt. Ltd

9. Pedagogy of Science, Part I (2015) NCERT

10. Pedagogy of Science, Part II (2015) NCERT

11. Jasim Ahmed (2011) Teaching of Biological Science, PHI Learning Pvt. Ltd.